علامہ سید ذیشان حیدر جوادی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر : ادارہ نشر و حفظ آثار علامہ جوادی (INHAAJ)

بسمہ سبحانہ

مجموعۂ

احادیثِ قدسیہ

تالیف وترجمہ

علّامہ ذیشان حیدر جوادی (رہ)

ناشر:

ادارہ نشر وحفظ افکار علامہ جوادی (رہ)

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ادارہ

علامہ ذیشان حیدر جوادی (رہ) کی رحلت کو 20 سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر آپ کی زبان و قلم کا فیض عام اسی شان سے جاری ہے جس تیز رفتاری سے آپ کا قلم رواں دواں رہتا تھا آپ کے احباب بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی سرعت قلم کا ساتھ دینے سے ایک ساتھ کئی کئی کاتب قاصر تھے۔اسی لئے آپ کے اکثر قلمی شاہکار منظر عام پر آنے میں بسا اوقات کافی تاخیر ہو جاتی تھی جس کا آپ کو ملال رہتا تھا اور اس سے نجات کے لئے جب آپ نے مجبوراً کمپیوٹر کا سہارا لیا تو اس وقت کے کمپیوٹر کے اردو سافٹ ویئر سے بھی مایوسی ہی حاصل ہوئی مختصر یہ کہ جدید نستعلیق کے عمدہ پروگرام بازار میں آنے سے پہلے ہی علامہ جوادی (رہ) ہمارے درمیان سے رخصت ہوگئے۔ اسی لئے آپ کی زیادہ تر کتب کتابت شدہ طباعت کے نسخوں میں ہی دستیاب ہیں جن سے اس پیشرفتہ دور میں استفادہ بآسانی ممکن نہیں ہے۔

اس لیے ادارۂ نشر و حفظِ افکارِ علامہ جوادی (INHAAJ) نے آپ کے غیر مطبوعہ کلام کی اشاعت کے ساتھ مطبوعہ کتابوں کو جدید شکل میں پیش کرنے کا عزم بالجزم کیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں ایک مجموعہ گزشتہ سال "ہمارے اقتصادیات" منظر عام پر آچکی ہے اور اب "احادیث قدسیہ" کا نسخہ آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہے۔

امید ہے کہ اس سلسلے میں اپنے مفید مشوروں سے ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے اور علامہ جوادی (رہ) کی کتابوں کی اشاعت سے دلچسپی رکھنے والے اہل خیر سے بھی یہ توقع ہے کہ وہ اس مشن کو منزل تکمیل تک پہنچانے میں ہمیں اپنے تعاون سے نوازتے رہیں گے۔

والسلام

ادارۂ حفظ و نشر افکار علامہ جوادی

۱۵اپریل۲۰۲۰

روزِ وفاتِ علامہ جوادی (رہ)

بسمہ سبحانہ

حرف مؤلف

''ساحتِ قُدس'' پروردگار عالم کی بارگاہ کا نام ہے جو اپنے ذات و صفات کے اعتبار سے مکمل طور پر پاک و پاکیزہ اور ہر نقص و عیب سے منزّہ اور مبرّا ہے۔ اس کی پاکیزگی کا اعتراف زمین پر بشر کی خلقت سے پہلے آسمان کے ملائکہ نے کیا ہے اور اسی اعتراف کو اپنا طرّہ امتیاز قرار دیا ہے ''وَنَحنُ نُسَبِّحُ بِحَمدِکَ وَنُقَدِّسُ لکَ'' (ہم تیرے حمد کی تسبیح کرتے ہیں اور تیری ذاتِ اقدس کی پاکیزگی کا اقرار رکھتے ہیں)۔ بقرہ ۳۰

مالک کائنات کی اسی تسبیح و تقدیس کا کام ملائکہ کی تخلیق سے پہلے عالم انوار میں نورِ سرورِ عالمؐ نے انجام دیا ہے اور اس طرح کی تقدیس ایک جانی پہچانی حقیقت ہے اور اس کی پاکیزگی کا اقرار عالم فہم و ادراک کے لئے عظیم ترین نعمت و کرامت ہے۔ اس کی بارگاہ سے نکلے ہوئے ہر کلمہ کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے کہ اس کا صدور عالم قُدس سے ہوا ہے چاہے اس کا ذکر آیات قرآنی میں ہو یا نہ ہو۔

قرآن مجید اور حدیث قدسی کا بنیادی فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کے آیات کو بطور تحدّی پیش کیا گیا ہے اور ان کا جواب لانے کے لئے چیلنج کر کے اس کی اعجازی حیثیت کا اعلان کیا گیا ہے لیکن حدیث قدسی کی یہ حیثیت نہیں ہے۔

حدیث قدسی نہ آسمانی دستور حیات ہے اور نہ اس کے ذریعہ کسی قوم کو چیلنج کیا گیا ہے، بلکہ اس کے کلمات کا صدور عام طور سے آفاقی حقائق کے اظہار کے لئے ہوا ہے، جیسا کہ حدیث کساء میں دیکھنے میں آیا ہے کہ پروردگار نے کل کلائنات کو اہلبیتؑ طیّبین و طاہرین کے طفیل میں خلق کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یا ان کلمات کا تعلق اس کے نیک بندوں سے ہے کہ جنھیں کوئی خاص ہدایت دی گئی ہے یا کسی خاص نکتہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

''احادیث قدسیہ'' کی تعداد بیشمار ہے اور اس کا احصاء بشر کے امکان سے باہر ہے کہ مالک کی بارگاہ سے نکلنے والی ہر بات حدیث قدسی کا درجہ رکھتی ہے اور اس نے کم سے کم ایک لاکھ چوبیس (۲۴) ہزار انبیاء کرام سے گفتگو کی ہے۔اس کے کلمات کا شمار کرنا ناممکن ہے کہ جب انبیاء کرام کے نام تک کا علم نہیں ہے تو ان کی گفتگو کس کے حوالہ سے نقل کی جائے گی اور کس ماخذ و مدرک سے اسے حاصل کیا جائے گا۔؟

علماء اعلام نے کافی تحقیق اور تفتیش کے بعد ایک مختصر ذخیرہ فراہم کیا ہے۔لیکن عام طور سے یہ ذخیرہ عربی زبان میں نہیں تھا اور نہ جملہ انبیاء کرام کی زبان عربی تھی اور زبانوں کے اختلاف کی بناپر یہ خود ایک مسئلہ تھا کہ ان احادیث کا ترجمہ کون کرے گا اور وہ ترجمہ کون سا ہو گا جو صرف افہام و تفہیم کا ذریعہ نہ ہو بلکہ واقعاًرب العالمین کے مفاہیم اور مقاصد کی ترجمانی کر سکے۔

یہ امت اسلامیہ کی خوش قسمتی تھی کہ اس ذخیرہ کے ایک حصّہ کا ترجمہ امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب نے اپنی زبان حقیقت بیان سے کر دیا جسے بقول پیغمبر اسلامؐ ''لسان اللہ'' قرار دیا گیا تھا اور کھلی ہوئی بات ہے کہ اللہ کے بیانات کی ترجمانی لسان اللہ سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا ہے اور ان حقائق کا اظہار جس طرح ''ترجمان حقائق'' صاحب منبر سلونی کر سکتا ہے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ہے۔

سر دست آپ کے سامنے جن سوروں کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے --یہ قرآن مجید کے سورے نہیں ہیں اور نہ قرآن مجید کی طرف 114 سوروں کے علاوہ کسی ایک آیت کو منسوب کیا جا سکتا ہے۔

یہ توریت کے سورے ہیں جن کا خطاب جناب موسیٰؑ سے کیا گیا ہے اور ان کی ترجمانی کا فرض امیر المومنینؑ نے انجام دیا ہے۔اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جس طرح توریت کی ترجمانی لسان اللہ نے کی ہے،اس طرح لسان اللہ سے نکلے ہوئے کلمات کا ترجمہ کوئی دوسرا شخص نہیں کر سکتا ہے چاہے وہ ''برائے بیت''۔ ''کلیم'' ہی کیوں نہ کہا جاتا ہو۔

ان سوروں کا ایک ترجمہ مولانا سید شاہ نواز صاحب مرحوم ممتاز الافاضل کے قلم سے شائع ہوا تھا۔ لیکن زبان و بیان کے روز افزوں تحول اور تطور کے پیشِ نظر دوسرا ترجمہ عصری زبان میں اب پیش کیا جارہا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی دروازہ کُھل جائے اور مفاہیم الٰہیہ کی ترجمانی کا کام ہر دور میں انجام پاتا رہے۔

اس کے علاوہ میرے پیش نظر تین مجموعے اور ہیں:

ایک مجموعہ محدث حر عاملیؒ کا تیار کیا ہوا ہے جن کے علمی تبحر اور احادیث پر ان کی وسیع نظر کے بارے میں کوئی بیان دینا سورج کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے۔ دوسرا مختصر مجموعہ احادیث قدسیہ کی فارسی شرح کے طور پر شائع ہوا ہے، جس میں توریت کے سوروں کی شرح کے علاوہ بعض دوسرے کلمات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ تیسرا مجموعہ علامہ السید حسن الشیرازی طاب ثراہ کا ہے جو ''کلمتہ اللہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے اور یہ اس سلسلہ کا سب سے مفصّل مجموعہ ہے جو تہذیب و ترتیب کے اعتبار سے بھی انتہائی حسین اور دل کش ہے۔

حقیر نے ان تینوں مجموعوں کو نگاہ میں رکھ کر اردو کے قدیم مجموعہ پر خاطر خواہ حصہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ اور الٰہیات سے لے کر سماجیات تک ہر موضوع سے متعلق احادث قدسی کا تذکرہ کر دیا ہے جس کے بعد یہ اردو زبان کا غالباً سب سے پہلا مجموعہ ہے جو اس انداز سے آپ کے سامنے آ رہا ہے۔

رب کریم سے التماس ہے کہ وہ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے اور مومنین کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق کرامت فرمائے۔

و أخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

جوادی

6 صفر 1420ھ

بسمہ سبحانہ

الٰہیات

محبت اولاد

جناب موسیٰؑ نے سوال کیا کہ پروردگار سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟ فرمایا:

حُبُّ الْاَطْفَالِ، فَاِنِّیْ فَطَرْتُهُمْ عَلیٰ تَوْحِيْدِیْ فَاِنْ اَمَتُّهُمْ اَدْخَلْتُهُمْ بِرَحْمَتِیْ جَنَّتِیْ

بچوں کی محبت – کہ میں نے انھیں فطرت توحید پر پیدا کیا ہے اور انھیں موت بھی دے دیتا ہوں تو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔ (محاسن برقیؒ)

ریاکاری

پروردگار روز قیامت ریاکاری کرنے والوں کو حکم دے گا:

اِذْهَبُوْا اِلَی الَّذِيْنَ کُنْتُمْ تُرَاوُوْنَ فِی الدُّنْيَا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ ثَوَابَ اَعْمَالِکُمْ

ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کیلئے عمل کر رہے تھے۔ دیکھو وہاں اعمال کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ (عُدَّةُ الدّاعي)

تربیتِ اولاد

جناب عیسیٰؑ ایک قبر کے پاس سے گذر رہے تھے، دیکھا کہ صاحب قبر پر عذاب ہو رہا ہے۔ ایک سال کے بعد واپس ہوئے تو دیکھا کہ عذاب ختم ہو گیا ہے۔ عرض کی خدایا! یہ انقلاب کیسے آ گیا ہے؟ ارشاد ہوا:

يَا رُوْحَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَدْرَکَ لَهُ وَلَدٌ فَاَصْلَحَ طَرِيْقاً وَ اٰویٰ يَتِيْماً فَغَفَرْتُ لَهٗ بِمَا عَمِلَ اِبْنُهٗ

اے روح اللہ! اس کے فرزند نے بڑے ہو کر ایک راستہ کی اصلاح کر دی ہے اور ایک یتیم کو پناہ دیدی ہے تو میں نے بھی اس کے گناہ بخش دئے ہیں۔ (کافی)

انداز دعا

جناب داؤد عرفات کے میدان میں مجمع دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گئے تو جبرئیل یہ پیغام الٰہی لے کر وارد ہوئے:

لِمَا صَعَدْتَ الَجَبَلَ ظَنَنْتَ اَنَّهُ يَخْفىٰ عَلَيَّ صَوْتٌ مِنْ صَوْتٍ

تم پہاڑ پر کیوں چڑھ گئے۔ کیا تمھارا خیال یہ ہے کہ مجمع میں تمھاری آواز دب جائے گی اور میں نہ سن سکوں گا۔ (کافی)

حصول رضائے الہٰی

بنی اسرائیل نے جناب موسیٰؑ سے کہا کہ پروردگار سے کوئی ایسا عمل دریافت کرو جس سے وہ راضی ہو جائے؟ ارشاد ہوا:

قُلْ لَهُمْ – يَرْضَوْنَ عَنّی حَتّٰی اَرْضٰی عَنْهُمْ

موسیٰ**!** ان سے کہہ دو کہ یہ مجھ سے راضی ہو جائیں تا کہ میں ان سے راضی ہو جاؤں۔ (مُسَكِّنُ الفُوَاد)

رزق خدا

پیغمبر اکرمؐ نے شب معراج سدرۃ المنتہیٰ سے مختلف قسم کی نعمتوں کو برستے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ تو ارشاد ہوا:

یاَمُحَمَّدُاً هٰذِهٖ اَنْبَتُّهَا فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ الْاَرْفَعِ لِاَغْذُوْ بِهَابَنَاتِ الْمُوْمِنِيْنَ مِنْ اُمَّتِکَ وَ بَنِيْهِمْ

فَقُلْ لِاَبَاءِ الْبَنَاتِ لَا تَضِيْقُ صُدُوْرُكُمْ عَلٰى بَنَاتِكُمْ فَاِنِّیْ كَمَا خَلَقْتُهُنَّ اَرْزُقُهُنَّ۔

اے محمدؐ**!** میں نے اس درخت کو اتنی بلندی پر اس لئے اگایا ہے تاکہ مومنین کی لڑکیوں اور لڑکوں کی غذا برسا سکوں، لہٰذا لڑکی والوں سے کہہ دو کہ دل تنگ نہ ہوں، جس طرح میں نے انھیں پیدا کیا ہے اسی طرح رزق بھی دوں گا۔ (عیون اخبارالرضاؑ)

توریت میں ارشاد الہٰی ہے:

یٰابْنَ آدَمَ – خَلَقْتُکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ وَ لَمْ اَعَی بِخَلْقِکَ أَيُعْيِيْنِیْ رَغِيْفٌ اَسُوقُهُ اِلَيْکَ

فِیْ حِيْنِهٖ۔

اے فرزندِ آدمؑ**!** جب میں نے تجھے مٹی اور نطفہ سے بنایا تھا تو اس وقت عاجز نہیں تھا، تو کیا اب ایک روٹی پہنچانےسے عاجز ہو جاؤں گا۔ (عُدَّةُ الدَّاعي)

توبہ

یَا دَاوُدُ اِنَّ عَبدِیَ المُؤمِنَ اِذا اَذنَبَ ذَنباً ثُمَّ رَجَعَ وَ تابَ مِن ذٰلِکَ الذَّنبِ وَ اسْتَحْیٰی مِنِّیْ عِنْدَ ذِکْرِهِ غَفَرْتُ لَهٗ وَ اَنْسَیْتُهٗ الْحَفَظَةَ وَ اَبْدَلْتُهٗ حَسَنَةً وَ لَا اُبَالِیْ وَ اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

اے داؤد! جب بندہ مومن گناہ کرنے کے بعد توبہ کرلیتا ہے اور اسے یاد کر کے شرماتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور فرشتوں کو بھُلا کر اسے نیکی میں تبدیل کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ بھی نہیں ہے کہ میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ (ثواب الاعمال)

حسابِ قیامت

پیغمبرؐ اسلام نے دعا کی کہ خدایا! میری امت کا حساب روز قیامت ملائکہ اور مرسلین کے سامنے نہ کرنا تاکہ ان کا عیب ظاہر نہ ہونے پائے۔ تو ارشاد ہوا:

یَا حَبِیْبِیْ اَنَا اَرْأَفُ بِعِبَادِیْ مِنْکَ فَاِذَا کَرِهْتَ کَشْفَ عُیُوْبِهِمْ عِنْدَ غَیْرِکَ فَاَنَا اَکْرَهُ کَشْفَهَا عِنْدَکَ اَیْضاً فَاُحَاسِبُهُمْ وَحْدِیْ بِحَیْثُ لَا یَطَّلِعُ عَلٰی عَثَرَاتِهِمْ غَیْرِیْ

اے میرے حبیب! میں اپنے بندوں پر تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ اگر تمہیں پسند نہیں کہ ان کا حساب دوسروں کے سامنے ہو تو میں تمھارے سامنے بھی نہ کروں گا، تاکہ میرے بندگانِ مومنین کا معاملہ صرف مجھ تک محدود رہے۔ (جامع السعادات)

معیار محبت خدا

یَا دَاوُدُ مَنْ اَحَبَّ حَبِیْباً صَدَّقَ قَوْلَهٗ وَ مَنْ رَضِیَ بِحَبِیْبٍ رَضِیَ بَفِعْلِهِ وَمَنْ وَثِقَ بِحَبِیْبٍ اِعْتَمَدَ عَلَیْهِ وَمَنِ اشْتَاقَ اِلٰی حَبِیْبٍ جَدَّ فِی السَّیْرِ اِلَیْهِ

اے داؤد! جو کسی دوست سے محبت کرتا ہے اس کی بات کی تصدیق بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست سے راضی ہوتا ہے وہ اس کے فعل سے بھی راضی ہوتا ہے اور جو کسی دوست پر اعتماد کرتا ہے اس کا اعتبار بھی کرتا ہے اور جو کسی دوست کا مشتاق ہوتا ہے اس کی طرف تیز قدموں سے آگے بھی بڑھتا ہے۔ (عُدَّةُ الدَّاعِي)

ہلاکت فرعون

جناب امام رضاؑ سے سوال ہوا کہ فرعون کو ایمان کا اظہار کرنے کے بعد کیوں غرق کر دیا گیا؟ فرمایا کہ اس نے موسٰی سے فریاد کی تو ارشاد الٰہی ہوا:

يَا مُوْسٰی اِنَّکَ مَا اَغَثْتَ فِرْعَوْنَ لِاَنَّکَ لَمْ تَخْلُقْهُ وَلَوِاسْتَغَاثَ بِیْ **لَاَغَثْتُهٗ**

موسٰی! تم نے فرعون کی فریاد رسی نہیں کی کہ تم اس کے خالق نہیں تھے۔ اگر وہ مجھ سے فریاد کرتا تو میں ضرور سُن لیتا۔ (عیون اخبارالرضأ)

موت خلیل اللہ

ملک الموت جناب ابراہیمؑ کے پاس آئے تو خلیل اللہ نے کہا کہ کیا دوست اپنے دوست کو موت بھی دیتا ہے؟ ارشاد احدیت ہوا:

یَا مَلَکَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَیْهِ وَ قُلْ **لَهٗ** هَلْ رَأَیْتَ حَبِیْباً یَکْرَهُ لِقَاءَ حَبِیْبِهٖ اِنَّ الْحَبِیْبَ یُحِبُّ لِقَاءَ حَبِیْبِهٖ

ملک الموت! جا کر ابراہیمؑ سے کہہ دو کہ کیا کوئی دوست، دوست کی ملاقات سے بھی گھبراتا ہے، دوست تو دوست کی ملاقات کا مشتاق رہتا ہے۔ (امالی صدوقؒ)

ابتلاء مومن

اِذَا اَکْمَلْتُ لَهُ الْاِیْمَانَ **اِبْتَلَیْتُهٗ** بِضُعْفٍ فِیْ قُوَّتِهٖ وَ قِلَّةٍ فِیْ رِزْقِهٖ فَاِنْ هُوَ حَرَجَ اَعَدْتُ عَلَیْهِ وَ اِنْ صَبَرَ بَاهَیْتُ بِهٖ مَلَائِکَتِیْ

جب مومن کے ایمان کو کامل بنا دیتا ہوں تو بدن کی کمزوری اور رزق کی قلت سے امتحان کرتا ہوں۔ اگر دل تنگ ہوتا ہے تو دوبارہ دیدیتا ہوں اور صبر کر لیتا ہے تو ملائکہ پر فخر کرتا ہوں۔ (مجالس طوسیؒ)

موت مومن و کافر

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْداً مِنْ عِبَادِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ **اَرْحَمَهٗ** حَتّٰی اَسْتَوْفِیْ مِنْهُ کُلَّ خَطِیْئَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسُقْمٍ فِیْ جَسَدِهٖ وَ اِمَّا بِخَوْفٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ بَقِیَّةٌ شَدَدْتُ عَلَیْهِ الْمَوْتَ – وعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ عَبْداً مِنَ الدُّنْیَا وَ اَنَا اُرِیْدُ اَنْ **اُعَذِّبَهٗ** حَتّٰی اُوْفِیْهِ کُلَّ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا اِمَّا بِسَعَةٍ فِیْ رِزْقِهٖ وَ اِمَّا بِصِحَّةٍ فِیْ جِسْمِهٖ وَ اِمَّا بِاَمْنٍ فِیْ دُنْیَاهُ فَاِنْ بَقِیَتْ عَلَیْهِ هَوَّنْتُ عَلَیْهِ بِهَا الْمَوْتَ

میری عزت و جلال کی قسم! میں جب کسی بندہ پر رحم کرنا چاہتا ہوں تو اس کے گناہوں کا حساب یہیں کر دیتا ہوں، کبھی بیماری کے ذریعہ اور کبھی دہشت کے ذریعہ، اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت میں سختی کر دیتا ہوں۔ اور میری عزت و جلال کی قسم!جب کسی بندہ پر قیامت میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو دنیا میں ساری نیکیوں کا حساب کر دیتا ہوں، کبھی رزق میں وسعت دے کر، کبھی جسم میں صحت اور دنیا میں امن دیکر، اور اگر کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت کو آسان بنا دیتا ہوں۔ (کافی)

فضیلت قرائت قرآن

مَنْ شَغَلَهٗ قَرَائَةُ الْقُرْآنِ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ ثَوَابِ الشَّاکِرِیْنَ

جو شخص دعا کے بجائے تلاوت قرآن کرتا ہے میں اسے شکر گذاروں کا بہترین ثواب عنایت کر دیتا ہوں کہ وہ مزید مانگنے کے بجائے موجود ہی پر اکتفا کر کے ذکر خدا میں مشغول ہو گیا ہے۔ (عدۃ الداعی)

قبولیتِ اعمال

بنی اسرائیل میں ایک شخص نے اس قدر عبادت کی کہ تنکے کے مانند ہو گیا۔ تو اس دور کے نبی کے پاس وحی آئی کہ اس سے کہہ دو:

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجَبَرُوْتِیْ لَوْ اَنَّکَ عَبَدْتَنِیْ حَتّٰی تَذُوْبَ کَمَا تَذُوْبُ الْاَلْیَةُ فِی الْقِدْرِ مَا قَبِلْتُهٗ مِنْکَ حَتّٰی تَاتِیَنِیْ مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ اَمَرْتُکَ

میرے عزت و جلال و جبروت کی قسم! اگر تو اسقدر عبادت کرے کہ پتیلی میں چربی کی طرح پگھل جائے تو بھی میں تیری عبادت کو قبول نہیں کروں گا جب تک اس دروازہ سے نہ آئے جس سے میں نے حکم دیا ہے۔ (عقاب الاعمال صدوقؒ، محاسن برقیؒ)

منتخب بندے

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے باب جنت پر اس طرح لکھا دیکھا ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ – عَلِیٌّ حَبِیْبُ اللّٰهِ – اَلْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ صِفْوَةُ اللّٰهِ – فَاطِمَةُ اَمَةُ اللّٰهِ – عَلٰی بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ

اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ علیؑ اللہ کے حبیب ہیں۔ حسنؑ و حسینؑ اللہ کے منتخب ہیں۔ فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہیں اور ان سب کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (مناقب خوارزمی)

افتخار قریش

جبریل امین پیغمبر اسلامؐ کے پاس یہ پیغام لے کر آئے کہ مالک نے بعد سلام فرمایا ہے کہ:

اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ النَّارَ عَلٰی صُلْبٍ اَنْزَلَکَ وَ بَطْنٍ حَمَلَکَ وَ حِجْرٍ کَفَلَکَ

میں نے جہنم کو حرام کر دیا ہے اس صلب پر جس سے تم کو نازل کیا ہے اور اس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا ہے اور اس آغوش پر جس نے تمھاری پرورش کی ہے۔

رسول اکرمؐ نے دریافت کیا کہ ان صفات سے مراد کون سے افراد ہیں تو جبریل نے کہا کہ صلب سے مراد عبداللہ بن عبدالمطلبؑ، بطن سے مراد آمنہٴ بنت وہب اور آغوش سے مراد ابو طالبؑ بن عبدالمطلب اور فاطمہٴ بنت اسد ہیں۔ (معانی الاخبار، امالی صدوقؒ)

مومن قریش

اِنَّ اَهْلَ الْکَهْفِ اَسَرُّوْا الْاِیْمَانَ وَ اَظْهَرُوا الشِّرْکَ فَآتَاهُمُ اللهُ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ وَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ

اَسَرَّ الْاِیْمَانَ وَ اَظْهَرَ الشِّرْکَ فَآتَاهُ اللهُ اَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ

اصحاب کہف نے اپنے ایمان کو چھپا کر شرک کا اظہار کیا تو خدا نے انھیں دُہرا اجر عطا فرمایا اور ابو طالب نے اپنے ایمان کو چھپا کر مشرکین کے ساتھ زندگی گذاری تو خدا نے انھیں بھی دُہرا اجر عنایت فرمایا۔ (الرد علی الذاہب الیٰ تکفیر ابی طالبؑ)

نام علیؑ

جناب فاطمہٴ بنت اسد اپنے فرزند کو لے کر خانہ کعبہ سے نکلنے لگیں تو آواز آئی کہ مالک نے اس کا نام علیؑ رکھا ہے اور اس کا ارشاد ہے:

شَقَقْتُ اِسْمَهُ مِنْ اِسْمِیْ وَ اَدَّبْتُهُ بِاَدَبِیْ وَ اَوْقَفْتُهُ عَلٰی غَامِضِ عِلْمِیْ وَ هُوَ الَّذِیْ یُکَسِّرُ

الْاَصْنَامَ فِیْ بَیْتِیْ وَ هُوَ الّذِیْ یُؤَذِّنُ ظَهْرَ بَیْتِیْ وَ یُقَدِّسُنِیْ وَ یُمَجِّدُنِیْ فَطُوْبٰی لِمَنْ اَحَبَّهُ وَ

اَطَاعَهُ وَ وَیْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَهُ وَ عَصَاهُ

میں نے اس کے نام کو اپنے نام سے نکالا ہے اور اسے اپنا ادب سکھایا ہے اور اپنے علم کی باریکیوں سے آگاہ کیا ہے۔ یہ میرے گھر میں بتوں کو توڑے گا اور میرے گھر کی چھت پر اذان کہے گا، میری تقدیس اور تمجید کرے گا۔ خوشا بحال اس کے چاہنے والوں اور اطاعت کرنے والوں کے لئے اور جہنم اس کے دشمن اور نافرمان افراد کے لئے ہے۔ (معانی الاخبار، امالی صدوقؒ)

شبِ ہجرت

حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ ہجرت کی رات بستر پیغمبرؐ پر لیٹ گئے تو پروردگار نے جبریل و میکائیل سے خطاب کیا:

اِنِّیْ قَدْ آخَیْتُ بَیْنَکُمَا وَ جَعَلْتُ عُمْرَ اَحَدِکُمَا اَطْوَلَ مِنْ عُمْرِ الْآخَرِ فَاَیُّکُمَا یُؤْثِرُ صَاحِبَہُ بِالْحَیٰوۃِ

میں نے تم دونوں میں ایک کی عمر کو دوسرے سے بڑھا دیا ہے، تو کون ہے جو اضافی زندگی کو دوسرے پر قربان کر دے؟

یہ سن کر دونوں فرشتوں نے زندگی کو پسند کیا تو ارشاد ہوا:

اَلَّا کُنْتُمَا مِثْلَ عَبْدِیْ عَلیٍ ؑآخَیْتُ بَیْنَہُ وَ بَیْنَ نَبِیِّی مُحَمَّدٍ ؑفَبَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ یُفْدِیْہِ بِنَفْسِہٖ وَ یُؤْثِرُہُ بِالْحَیٰوۃِ-اِھْبِطَااِلَیْہِ فَاحْفَظَاہُ مِنْ عَدُوِّہٖ

تم دونوں میرے بندہ علیؑ جیسے کیوں نہ ہو گئے کہ میں نے اس کے اور اپنے پیغمبرؐ کے درمیان برادری قائم کردی تو اس نے اس کے بستر پر لیٹ کر اپنے کو قربان کر دیا۔ اب تم دونوں جا کر اسے دشمن کے شر سے بچاؤ۔ (احیاء علوم الدین غزالی)

عقد فاطمہؑ و علیؑ

قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیٍّ ؑفَزَوِّجْھَا مِنْہُ وَ قَدْ اَمَرْتُ شَجَرَۃَ طُوْبٰی اَنْ تَحْمِلَ الدُّرَّ وَ الْیَاقُوْتَ وَالْمَرْجَانَ وَ اِنَّ اَھْلَ السَّمآءِ قَدْ فَرِحُوْا بِذٰلِکَ وَ سَیُوْلَدُ مِنْھُمَا وَلَدَانِ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَ بِھِمَا تُزَیَّنُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ

میں نے فاطمہؑ کا رشتہ علیؑ سے کر دیا ہے لہٰذا آپ بھی انھیں سے عقد کر دیں اور میں نے درخت طوبیٰ کو موتی، مونگے اور یاقوت نچھاور کرنے کا حکم دے دیا ہے اور اہل آسمان اس رشتہ سے بیحد مسرور ہیں اور عنقریب اس سے دو سرداران جنت پیدا ہوں گے جو اہل جنت کی زینت بنیں گے۔

فَابْشِرْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّکَ خَیْرُالْاَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ

اے محمدؐ! تمھارے لئے یہ بشارت ہے کہ تم (اس اعتبار سے بھی) اولین و آخرین سے بہتر ہو۔ (عیون اخبارالرضاؑ، مناقب خوارزمی)

سدِّ بابِ مسجد پیغمبرؐ

اَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَکَ وَ اَخْرِجْ مَنْ کَانَ بِالْمَسْجِدِ مِمَّنْ یَرْقَدُ فِیْهِ بِاللَّیْلِ وَ مُرْ بِسَدِّ اَبْوَابِ مَنْ کَانَ لَهُ فِیْ مَسْجِدِکَ بَابٌ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ وَمَسْکَنَ فَاطِمَةَ وَ لَا یَمُرَّنَّ فِیْهِ جُنُبٌ وَ لَا یَرْقَدُ فِیْهِ غَرِیْبٌ

اے محمدؐ! میری مسجد کو پاکیزہ رکھو، اور اس میں رات کو سونے والوں کو نکال باہر کرو، اور علیؑ و فاطمہؑ کے علاوہ جس کا بھی دروازہ مسجد میں کھلتا ہو اسے بند کر دو۔ اور خبردار! نہ کوئی مجنب مسجد سے گذرنے پائے اور نہ کوئی مسافر یہاں سونے پائے۔ (اصول کافی)

حیا و غیرت

مَا اَنْصَفَنِیْ عَبْدِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَحْیِی اَنْ اَرُدَّهُ وَ یَعْصِیْنِیْ وَ لَا یَسْتَحْیِی مِنِّیْ

میرے بندہ نے مجھ سے انصاف نہیں کیا۔ وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو مجھے رد کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور وہ گناہ کرتا ہے تو اسےمجھ سے شرم نہیں آتی ہے۔ (ارشادالقلوب دیلمیؒ)

خُلّت ابراہیمؑ

اِنَّکَ لَمَّا سَلَّمْتَ مَا لَکَ لِلضَّیْفَانِ وَ وَلَدَکَ لِلْقُرْبَانِ وَ نَفْسَکَ لِلنِّیْرَانِ وَ قَلْبَکَ لِلرَّحْمٰنِ اِتَّخَذْنَاکَ خَلِیْلاً

ابراہیمؑ جب تم نے اپنا مال مہمانوں کو دے دیا، اپنے فرزند کو قربان کر دیا، اپنے لئے آگ میں جانا گوارا کر لیا اور اپنے دل کو رحمان کے حوالہ کر دیا، تو میں نے بھی تمھیں اپنا خلیل بنا لیا۔ (اخبارالزمان مسعودی)

نتیجہ اطاعت

عَبْدِیْ اَطِعْنِیْ اَجْعَلَکَ مَثَلِیْ۔ اَنَا حَیٌّ لَا اَمُوْتُ اَجْعَلُکَ حَیّاً لَا تَمُوْتُ اَنَا غَنِیٌّ لَا اَفْتَقِرُ اَجْعَلُکَ غَنِیّاً لَا تَفْتَقِرُ اَنَا مَهْمَا اَشَاءُ اَکُوْنُ اَجْعَلُکَ مَهْمَا تَشَاءُ تَکُوْنُ

میرے بندے! میری اطاعت کر، تاکہ میں تجھے اپنی مثال بنا دوں۔میں زندہ ہوں جسے موت نہیں آتی ہے۔ تجھے وہ زندہ بنا دوں گا جسے موت نہ ہو۔ میں غنی ہوں جو فقیر نہیں، تجھے

بھی ایسا ہی غنی بنا دوں گا جو فقیر نہ ہو۔ میں جہاں چاہوں وہاں رہ سکتا ہوں تجھے بھی ایسا ہی بنا دوں گا کہ جہاں چاہے وہاں رہے۔ (عدة الداعي، مشارق انوارالیقین، ارشادالقلوب دیلمیؒ)

شکر نعمت

اُشْکُرْ مَنْ اَنْعَمَ عَلَیْکَ وَ اَنْعِمْ عَلٰی مَنْ شَکَرَکَ فَاِنّهُ لَا زَوَالَ لِلنَّعْمَاءِ اِذَا شَکَرْتَ وَ لَا بَقَاءَ لَهَا اِذَا کَفَرْتَ

جو تمھیں نعمت دے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو شکریہ ادا کرے اسے نعمت دو کہ شکریہ کے بعد نعمت کو زوال نہیں، اور کفران نعمت کے بعد اسے بقاء نہیں ہے۔

اَلشُّکْرُ زِیَادَةٌ فِی النِّعَمِ وَ اَمَانٌ مِنَ الْغِیَرِ

شکر، نعمت کی زیادتی اور تغیرات زمانہ سے امان کی ضمانت ہے۔ (کافی)

ذکرِ خدا

اُذْکُرُونِیْ اَذْکُرُکُمْ بِنِعْمَتِیْ اُذْکُرُوْنِیْ بِالطَّاعَةِ وَ الْعِبَادَةِ اَذْکُرُکُمْ بِالنِّعَمِ وَ الْاِحْسَانِ وَالرَّحْمَةِ وَ الرِّضْوَانِ

میرے بندو! مجھے یاد کرو میں تمھیں نعمتوں کے ساتھ یاد کروں گا۔ تم مجھے اطاعت و عبادت کے ذریعہ یاد کرو میں تمھیں نعمت و احسان اور رحمت و رضا کے ذریعہ یاد کروں گا۔ (عدة الداعی)

مَنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَکَرْتُهُ فِیْ مَلَأٍ مَنَ الْمَلَائِکَةِ

جو مجھے لوگوں کے مجمع میں یاد کرے گا میں اسے ملائکہ کے مجمع میں یاد کروں گا۔ (کافی)

تعلیم و تعلم

تَعَلَّمِ الْخَیْرَ وَ عَلِّمْهُ مَنْ لَا یَعْلَمُهُ فَاِنِّیْ مُنَوِّرٌ لِمُعَلِّمِی الْخَیْرِ وَ مُتَعَلِّمِیْهِ قُبُوْرَهُمْ حَتّٰی لَایَسْتَوْحِشُوْا بِمَکَانِهِمْ

خیر سیکھو، اور نہ جاننے والوں کو سکھاؤ کہ میں خیر کے سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن بنا دیتا ہوں تاکہ اس جگہ سے وحشت نہ ہو۔ (ارشادالقلوب دیلمیؒ)

دنیا دار عالم

لَاتَجْعَلْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ عَالِماً مَفْتُوْناً بِالدُّنْیَا فَیَصُدَّکَ عَنْ طَرِیْقِ مَحَبَّتِیْ فَاِنَّ اُوْلٰئِکَ قُطَّاعُ طَرِیْقِ عِبَادِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ اَدْنٰی مَا اَنَا صَانِعٌ بِهِمْ اَنْ اَنْزَعَ حَلَاوَۃَ مُنَاجَاتِیْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ

خبردار! اپنے اور میرے درمیان کسی فریفتہ دنیا عالم کو نہ قرار دینا کہ تمھیں محبت کے راستہ سے الگ کر دے کہ ایسا عالم میرے بندگانِ مومنین کا رہزن ہے، اور میں اسے کم سے کم یہ سزا دوں گا کہ اس کے دل سے اپنی مناجات کی شیرینی اور لذت کو نکال لوں گا۔ (علل الشرائع، کافی)

دنیا طلب فقہاء

قُلْ لِلَّذِیْنَ یَتَفَقَّهُوْنَ لِغَیْرِ الدِّیْنِ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ لِغَیْرِالْعَمَلِ وَ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا لِغَیْرِ الْاٰخِرَۃِ یَلْبَسُوْنَ لِبَاسَ مُسُوْکِ الْکِبَاشِ وَ قُلُوْبُهُمْ کَقُلُوْبِ الذِّئَابِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ اَعْمَالُهُمْ اَمَرُّ مِنَ الصبرِ اِیَّایَ تُخَادِعُوْنَ وَ بِیْ تَسْتَهْزِؤُنَ لَاُتِیْحَنَّ لَکُمْ فِتْنَۃً تَذَرُ الْحَلِیْمَ حَیْرَاناً

ان لوگوں سے کہہ دو جو دین کسی اور مقصد کے لئے سیکھتے ہیں اور عمل کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے سادہ لباس پہنتے ہیں اور دل بھیڑیوں کے جیسے رکھتے ہیں، زبانیں شہد سے زیادہ شیریں ہوتی ہیں اور اعمال مبصر سے زیادہ تلخ ہوتے ہیں۔ کہدو کہ تم مجھے دھوکہ دے رہے ہو اور میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ میں تمھیں ایسے امتحان میں مبتلا کروں گا جو ہر عقلمند کو حیرت میں ڈال دے گا۔ (عدۃ الداعی)

تخلیق انسان

عَبْدِیْ! خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لِاَجْلِکَ وَ خَلَقْتُکَ لِاَجْلِیْ وَ هَبْتُکَ الدُّنْیَا بِالْاِحْسَانِ وَ الْاٰخِرَۃَ بِالْاِیْمَانِ

میرے بندے! میں نے تمام چیزوں کو تیرے لئے پیدا کیا ہے اور تجھے اپنے لئے بنایا ہے۔ میں نے تجھے دنیا اپنے احسان سے دی ہے، لیکن آخرت تیرے ایمان سے دونگا۔ (مشارق انوارالیقین برسیؒ)

سیاسیات

اِذَا عَصَانِیْ مِنْ خَلْقِیْ مَنْ یَّعْرِفُنِیْ سَلَّطْتُ عَلَیْهِ مَنْ لَّا یَعْرِفُنِیْ

اگر میرے بندوں میں سے وہ میری نافرمانی کرتا ہے جو مجھے پہچانتا ہے تو میں اس پر اسے مسلّط کر دیتا ہوں جو مجھے نہیں پہچانتا ہے۔ (کافی)

اَلظَّالِمُ سَیْفِیْ اَنْتَقِمُ بِهٖ وَ اَنْتَقِمُ مِنْهُ

ظالم میری تلوار ہے جس کے ذریعہ میں دوسروں سے بھی انتقام لیتا ہوں اور اس سے بھی انتقام لیتا ہوں۔

دشمنوں سے مشابہت

قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ لَا یَلْبَسُوْا لِبَاسَ اَعْدَائِیْ وَ لَایَطْعَمُوْا مَطَاعِمَ اَعْدَاءِیْ وَ لَایَسْلُکُوْا مَسَالِکَ

اَعْدَاءِی وَ لَایُشَاکِلُوْا بِمَا شَاکَلَ اَعْدَاءِیْ فَیَکُوْنُوْا اَعْدَاءِیْ کَمَاھُمْ اَعْدَاءِیْ

میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ میرے دشمنوں جیسا لباس نہ پہنیں اور ان کے جیسا کھانا نہ کھائیں اور ان کے راستہ پر نہ چلیں اور ان کی شکل اختیار نہ کریں کہ ان کا بھی شمار انھیں دشمنوں کی طرح دشمنوں میں ہو جائے۔ (علل الشرائع، من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب)

گناہگاروں سے تعلّقات

اِنِّیْ مُعَذِّبٌ مِنْ قَوْمِکَ مِأَةَ اَلْفٍ، اَرْبَعِیْنَ اَلْفاً مِنْ شِرَارِھِمْ وَ سِتِّیْنَ اَلْفاً مِنْ خِیَارِھِمْ

شعیبؑ! میں تمھاری قوم میں سے ایک لاکھ افراد پر عذاب کروں گا، جن میں سے 40 ہزار اشرار ہوں گے اور 60 ہزار نیک کردار۔

جناب شعیبؑ نے عرض کی خدایا! یہ نیک کرداروں پر کیوں عذاب ہو گا؟ فرمایا:

اِنَّھُمْ دَاھَنُوْا اَھْلَ الْمَعَاصِیْ وَ لَمْ یَغْضِبُوْا بِغَضَبِیْ

ان لوگوں نے بدکرداروں کیساتھ نرمی کا برتاؤ کیا ہے اور میری نارضگی سے ناراض نہیں ہوئے ہیں۔ (کافی)

سماجیات

اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَۃِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعَوَّجِ اِنْ اَقَمْتَہُ کَسَرْتَہُ وَ اِنْ تَرَکْتَہُ اِسْتَمْتَعْتَ بِہٖ، اِصْبِرْ عَلَیْھَا

عورت کی مثال ایک ٹیڑھی پسلی کی ہے کہ اگر اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے، اور یونہی چھوڑ دو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے، لہٰذا صبر کرو۔ (کافی)

بیٹیاں

اِنَّ الْاَبْکَارَ بِمَنْزِلَۃِ الثَّمرِ عَلَی الشَّجرِ اِذَا اَدْرَکَ ثِمَارُھَا فَلَمْ تُجْتَنْ اَفْسَدَتْہُ الشَّمْسُ وَ نَثَرَتْہُ الرِّیَاحُ فَکَذٰلِکَ الْاَبْکَارُ اِذَا اَدْرَکْنَ مَا یُدْرِکُ النِّسَاءُ فَلَیْسَ لَھُنَّ اِلَّا الْبُعُوْلَۃُ وَ اِلَّا لَمْ یُوْمَنْ عَلَیْھِنَّ الْفَسَادُ لِاَنَّھُنَّ بَشَرٌ

کنواری لڑکیاں درختوں پر میوے جیسی ہوتی ہیں کہ اگر وقت آ جانے پر اسے توڑ نہ لیا جائے تو سورج کی گرمی اسے برباد کر دے گی اور ہوا، اُڑا لے جائے گی۔ اسی طرح جب لڑکیاں عورتوں کی منزل میں آ جائیں تو ان کا کوئی علاج شوہر کے علاوہ نہیں ہے۔ ورنہ فساد سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا ہے کہ بالآخر وہ بھی بشر ہیں۔ (کافی)

زوجہ صالحہ

اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَجْمَعَ لِلْمُسْلِمِ خَیْرَ الدُّنْیَا وَ خَیْرَ الآخِرَۃِ جَعَلْتُ لَہُ قَلْباً خَاشِعاً وَ لِسَاناً ذَاکِراً وَ جَسَداً عَلَی الْبَلَاءِ صَابِراً وَ زَوْجَۃً مُؤْمِنَۃً تُسِرُّہُ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَ تَحْفَظُہُ اِذَا غَابَ عَنْھَا فِیْ نَفْسِھَا وَ مَالِہٖ

جب میں کسی بندہ مسلم کو دنیا و آخرت کی نیکی دینا چاہتا ہوں تو اسے خشوع والا دل، یادِ خدا والی زبان، بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم، اور وہ مومن زوجہ دے دیتا ہوں جو شوہر کو ایک نظر میں خوش کر دے اور اس کی غیبت میں اپنے نفس اور اس کے مال کا تحفظ کر سکے۔ (کافی)

پاکدامنی

یَا موسٰی مَنْ زَنٰی زُنِیَ بِہٖ وَلَوْ فِی العَقِبِ مِنْ بَعْدِہٖ

اے موسٰی! جو زنا کرے گا اس کے ساتھ زنا کیا جائے گا چاہے اس کی اگلی نسلوں میں کیوں نہ ہو۔

يَا مُوْسٰى عُفَّ يَعَفُّ اَهْلُكَ

موسٰی! پاکدامن بنو، تاکہ تمھارے اہلبیت بھی پاکدامن بنیں۔

يَا مُوْسٰى اِنْ اَرَدْتَ اَنْ يَكْثُرَ خَيْرُ اَهْلِ بَيْتِكَ فَاِيَّاكَ وَالزِّنَا

موسٰی! اگر چاہتے ہو کہ تمھارے گھر والوں کا خیر زیادہ ہو تو خبردار زنا نہ کرنا۔

يَابْنَ عِمْرَانَ كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ

فرزند عمران! جو جیسا کرے گا ویسا ہی برداشت کرنا پڑے گا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

بدکاری

وَعَزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَايَقْعُدُ عَلٰى اِسْتَبْرَقِهَا وَ حَرِيْرِهَا مَنْ يُؤْتٰى فِيْ دُبُرِهٖ

میرے عزت و جلال کی قسم! جنت کے فرش پر وہ شخص نہیں بیٹھ سکتا ہے جس کے ساتھ اغلام بازی کی جائے۔ (محاسن برقیؒ، عقاب الاعمال، کافی)

حق ہمسایہ

مَا آمَنَ بِيْ مَنْ بَاتَ شَبْعَاناً وَ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ طَاوٍ

وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جو سیر ہو کر سو جائے اور اس کا برادر مسلم بھوکا ہو۔ (عقاب الاعمال)

حرام خوری

اَلْعَمَلُ مَعَ اَكْلِ الْحَرَامِ كَنَاقِلِ الْمَاءِ فِى الْمُنْخُلِ

حرام خوری کیساتھ عمل خیر کرنے والا چھلنی میں پانی لے جانے والے کے مانند ہے۔ (عدة الداعی)

اخلاقیات

صبر

مَا مِنْ عَبْدٍ اِبْتَلَیْتُهُ بِبَلَاءٍ فَلَمْ یَشْکُ ذٰلِکَ اِلٰی عُوَّادِهٖ ثَلاثاً اِلَّا اَبْدَلْتُهُ لَحْماً خَیْراً مِنْ لَحْمِهٖ وَ دَماً خَیْراً مِنْ دَمِهٖ وَ بَشَراً خَیْراً مِنْ بَشَرِهٖ فَاِنْ قَبَضْتُهُ قَبَضْتُهُ اِلٰی رَحْمَتِیْ وَ اِنْ عَاشَ عَاشَ وَ لَیْسَ لَهُ ذَنْبٌ

جب میں کسی بندہ کو بلا میں مبتلا کر دیتا ہوں اور وہ تین دن تک عیادت کرنے والوں سے فریاد نہیں کرتا ہے تو اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور خون سے بہتر خون اور جِلد سے بہتر جِلد عطا کر دیتا ہوں، اور اگر اٹھا لیتا ہوں تو اپنی رحمت میں لے جاتا ہوں، اور اگر زندہ رہتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں رہتا ہے۔ (کافی)

تواضع

یَا مُوْسٰی أَتَدْرِیْ لِمَا اصْطَفَیْتُکَ لِوَحیِی وَ کَلَامِیْ دُوْنَ خَلْقِیْ

موسٰی! تمھیں معلوم ہے کہ میں نے اپنی وحی اور کلام کے لئے تمھارا انتخاب کیوں کیا ہے؟

عرض کی پروردگار تو بہتر جانتا ہے۔ ارشاد ہوا:

یَا مُوْسٰی اِنِّی قَلَّبْتُ عِبَادِیْ ظَهْراً لِبَطْنٍ فَلَمْ اَجِدْ فِیْهِمْ اَحَداً اَذَلَّ نَفْساً لِیْ مِنْکَ فَمِنْ ثَمَّ خَصَّصْتُکَ بِوَحْیِی وَ کَلَامِیْ دُوْنَ خَلْقِیْ

موسٰی! ہم نے تمام بندوں کے ظاہر و باطن کو دیکھ لیا مگر تم سے زیادہ خاکسار کوئی نظر نہیں آیا تو ہم نے تمھیں وحی دے کر کلیم بنا دیا۔

یَا مُوْسٰی اِنَّکَ اِذَا صَلَّیْتَ وَضَعْتَ خَدَّکَ عَلَی التُّرَابِ

موسٰی! یہ تمھارا کردار ہے کہ تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے رخساروں کو خاک پر رکھ دیتے ہو۔ (کافی، علل الشرائع، من لا یحضرہ الفقیہ، مجالس طوسیؒ)

شان عمل صالح

عملك الصَّالِحُ! عَلَیْکَ اِخْفَائُهُ وَ عَلَیَّ اِظْهَارُهُ

یہ تمہارا عمل صالح ہے۔ اس کے بارے میں تمہارا فرض یہ ہے کہ اسے چھپا کر رکھو اور میری ذمہ داری ہے کہ میں اس کا اعلان کروں۔ (عدۃ الداعی)

کمزور پر ظلم

اِشْتَدَّ غَضَبِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَا یَجِدُ نَاصِراً غَیْرِیْ

میرا غضب اس پر شدید ہو گا جو اس پر ظلم کرے جس کا میرے علاوہ کوئی مددگار نہ ہو۔ (مجالس طوسیؒ)

حرمت جنت

حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَی الْمَنَّانِ وَ الْبَخِیْلِ وَ الْقَتَّاتِ

جنت کو ان لوگوں پر حرام کر دیا گیا ہے جو احسان جتانے والے، بخیل اور چغلخوری کرنے والے ہیں۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

غیبت

اَلْمُغْتَابُ اِذَا تَابَ فَهُوَ اٰخِرُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ اِنْ لَمْ یَتُبْ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ النَّارَ

غیبت کرنے والا اگر توبہ کر لے تو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہو گا۔ (الغیبہ شہید ثانیؒ، ارشادالقلوب دیلمیؒ)

استعمال منشیات

مَنْ شَرِبَ مُسْکِراً اَوْ سَقَاهُ صَبِیًّا لَا یَعْقِلُ سَقَیْتُهُ مِنْ مَاءِ الْحَمِیْمِ مَغْفُوْراً لَهُ اَوْ مُعَذَّباً وَمَنْ تَرَکَ الْمُسْکِرَ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِیْ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ سَقَیْتُهُ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ وَ فَعَلْتُ بِهٖ مَا فَعَلْتُ بِاَوْلِیَائِی

جو شخص نشہ آور چیز کو استعمال کرے گا، یا نا فہم بچہ کو پلائے گا، میں اسے جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا، چاہے اس کے گناہ معاف ہوں یا عذاب میں رہے۔ اور جو میری رضا کے لئے نشہ آور چیزوں کو چھوڑ دے گا اسے جنت میں داخل کر دوں گا اور شراب جنت سے سیراب کروں گا اور وہ برتاؤ کروں گا جو میں اپنے دوستوں کے ساتھ کرتا ہوں۔ (کافی)

عبادات

اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْنِیْ وَ الْمُنْفِقُ یُقْرِضُنِیْ فِی الْغِنٰی وَ الصَّائِمُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ

نمازی ہم سے راز کی گفتگو کرتا ہے اور انفاق کرنے والا ہمیں قرض د یتا ہے اور روزہ دار ہماری قربت چاہتا ہے۔ (ارشادالقلوب دیلمیؒ)

نماز پنجگانہ

هٰذِهِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ مَنْ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لَقِيَنِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ عِنْدِیْ عَهْدٌ اُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ

یہ پانچ نمازیں ہیں، جو انھیں وقت پر ادا کرے گا اور ان کی پابندی کرے گا وہ ہم سے روز قیامت یوں ملاقات کرے گا کہ ہمارا اس کا عہد ہو گا کہ ہم اسے داخلِ جنت کریں گے۔

وَ مَنْ لَمْ يُصَلِّهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَذٰلِکَ اِلَیَّ اِنْ شِئْتُ عَذَّبْتُهُ وَ اِنْ شِئْتُ غَفَرْتُ لَهُ

اور جو وقت سے ادا نہ کرے گا اور ان کی پابندی نہ کرے گا اس کا اختیار میرے ہاتھ میں ہے، چاہے عذاب کروں یا معاف کر دوں۔ (من لا یحضرہ الفقیہ)

نماز شب

يَابْنَ عِمْرَانَ كَذِبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِیْ فَاِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ نَامَ عَنِّیْ أَلَيْسَ كُلُّ مُحِبٍّ يُحِبُّ خَلْوَةَ حَبِيْبِهٖ

موسٰی! وہ شخص جھوٹا ہے جس کا خیال ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور رات کو نماز سے غافل ہو کر سو جائے۔ کیا دوست تنہائی میں اپنے دوست سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا ہے۔ (ارشادالقلوب دیلمیؒ)

مساجد

اَلَا اِنَّ بُیُوْتِیْ فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدِ تُضِیْئُ لِاَھْلِ السَّمٰوَات کَمَا تُضیْئُ الْکَوَاکِبُ لِاَھْلِ الْاَرْضِ

آگاہ ہو جاؤ کہ روئے زمین پر ہمارے گھر یہ مسجدیں ہیں جو آسمان والوں کے لئے اسی طرح چمکتی ہیں جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

اَلَا طُوْبٰی لِمَنْ کَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُیُوْتُہٗ

خوشا بحال ان لوگوں کا جن کا گھر مسجد ہو۔

اَلَا طُوْبٰی لِمَنْ تَطَھَّرَ فِیْ بَیْتِہٖ ثُمَّ زَارَنِیْ فِیْ بَیْتِیْ

طوبٰی ان کے لئے ہے جو اپنے گھر میں وضو کریں اور ہم سے ہمارے گھر میں ملاقات کریں۔

اَلَا اِنَّ عَلَی الْمَزُوْرِ کَرَامَۃُ الزَّائِرِ

آگاہ ہو جاؤ کہ جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر اس کے زائر کا احترام فرض ہو جاتا ہے۔

اَلَا بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلُمَاتِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

لہٰذا میری طرف سے رات میں مسجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے چمکتے نور کی بشارت دے دو۔ (محاسن برقیؒ، ثواب الاعمال)

روزہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

روزہ صرف میرے لئے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (کافی، تہذیب)

دعا

ترک دعا

مَنْ أَحْدَثَ وَلَمْ يتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَانِي وَ مَنْ أَحْدَثَ وَ تَوَضَّأَ وَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقَدْ جَفَانِیْ وَمَنْ أَحْدَثَ وَتَوَضَّأَ وَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَدَعَانِیْ فَلَمْ أُجِبْهُ فِیْ مَايُسْئَلُ عَنْ أَمْرِ دِينِهٖ وَدُنْيَاهُ فَقَدْجَفَوْتُهُ وَ لَسْتُ بِرَبٍّ جَافٍ

جو حدث کے بعد وضو نہ کرے اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھے اور دعا نہ کرے اس نے بھی مجھ پر ظلم کیا۔ اور جو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول نہ کروں تو گویا میں نے اس پر ظلم کیا ہے، اور میں ظلم کرنے والا خدا نہیں ہوں۔ (ارشاد دیلمیؒ)

لَا تَمَلَّ مِنَ الدُّعَاءِ فَاِنِّیْ لَا اَمَلُّ مِنَ الْاِجَابَةِ

خبردار دعا کرنے سے نہ تھکنا کہ میں قبول کرنے سے نہیں تھکتا ہوں۔ (عدۃ الداعی)

نا انصافی

عَبْدِیْ مَا اَنْصَفْتَنِیْ اَذْكُرُکَ وَ تَنْسٰى ذِكْرِیْ وَ اَدْعُوْکَ اِلٰى عِبَادَتِیْ وَ تَذْهَبُ اِلٰى غَيْرِیْ وَ اَرْزُقُکَ مِنْ خَزَائِنِیْ وَ آمُرُکَ لِتَتَصَدَّقَ لِوَجْهِیْ فَلَا تُطِيْعُنِیْ وَ اَفْتَحُ عَلَيْکَ اَبْوَابَ الرِّزْقِ وَ اَسْتَقْرِضُکَ مِنْ مَالِیْ فَتَجْبَهُنِیْ وَ اُذْهِبُ عَنْکَ الْبَلَاءَ وَ اَنْتَ مُعْتَكِفٌ عَلٰى فِعْلِ الْخَطَايَا- يَابْنَ اٰدَمَ مَا يَكُوْنُ جَوَابُکَ لِیْ غَداً اِذَا اَجَبْتَنِیْ

میرے بندے! تو نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھول جاتا ہے۔ میں اپنی عبادت کے لئے بلاتا ہوں اور تو غیر کی طرف جاتا ہے اور میں تجھے اپنے خزانوں سے روزی دے کر صدقہ کا حکم دیتا ہوں لیکن تو اطاعت نہیں کرتا ہے۔ اور میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول کر قرض مانگتا ہوں تو تو ٹھکرا دیتا ہے اور تجھ سے بلاء کو دور کر دیتا ہوں، تو مسلسل گناہوں پر اڑا رہتا ہے۔

فرزند آدمؑ! اگر تو کل آنے والے دن میں جواب دینا بھی چاہے تو تیرا جواب کیا ہو گا؟ (ارشاد دیلمیؒ)

تین احسانات

یَابْنَ اٰدَمَ! تَطَوَّلْتُ عَلَیْکَ بِثَلاثٍ: سَتَرْتُ عَلَیکَ مالَوْ یَعْلَمُ بِہٖ اَھْلُکَ ما وارُوْکَ، وَ اَوْسَعْتُ عَلَیْکَ فَاْسْتَقْرَضْتُ مِنْکَ فَلَم تُقَدِّمْ خَیْراً، وَ جَعَلْتُ لَکَ نَظْرَۃً عِنْدَ مَوْتِکَ فِیْ ثُلُثِکَ فَلَمْ تُقَدِّمْ خَیْراً

فرزند آدمؑ! میں نے تجھ پر تین احسانات کئے ہیں، تیرے ان عیوب کو چھپا دیا ہے جو گھر والوں کو معلوم ہو جاتے تو ہر گز نہ چھپاتے اور تجھ کو رزق وسیع دے کر تجھ سے قرض مانگا ہے لیکن تو نے کوئی خیر نہیں کیا ہے، اور موت کے وقت بھی 1/3 مال کا اختیار دے دیا ہے لیکن تو نے کار خیر نہیں انجام دیا ہے۔

معاملات زندگی

سلام

اَلْبَخِیْلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ

اصلی بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بھی کنجوسی کرے۔ (کافی)

تہمت سے بچاؤ

جناب موسیٰؑ نے گزارش کی کہ خدایا مجھے لوگوں کے الزامات سے محفوظ بنا دے، تو ارشاد ہوا:

یَا مُوْسٰی مَا فَعَلْتُ ھٰذا لِنَفْسِیْ فَکَیْفَ لِنَفْسِکَ؟

یہ میں نے اپنے لئے نہیں کیا ہے تو تمہارے لئے کس طرح ہو گا؟ (ارشاد دیلمیؒ)

آدابِ طعام

اِبْدَءْ بِالْمِلْحِ وَاخْتِمْ بِالْمِلْحِ فَاِنَّ فِی الْمِلْحِ دَوَاءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ دَاءاً

کھانے کی ابتدا بھی نمک سے کرو اور انتہاء بھی نمک پر کرو کہ نمک میں 70 امراض کی دوا ہے۔ (محاسن برقیؒ)

انگوٹھی

اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِی مِنْ عَبَدٍ یَرْفَعُ یَدَہُ وَ فِیْھَا خَاتَمُ فِیْرُوْزَجٍ فَاَرُدُّھَا خَائِبَۃً

مجھے شرم آتی ہے کہ بندہ فیروزہ کی انگوٹھی پہن کر دعا کرے اور میں خالی ہاتھ واپس کر دوں۔ (عدۃ الداعی)

یادِ خدا

اُذْکُرْنِیْ فِی اَیَّامِ سَرَّائِکَ حَتّٰی اَسْتَجِیْبَ لَکَ فِیْ اَیَّامِ ضَرَّائِکَ

مجھے راحت کے دنوں میں یاد کرو، تاکہ میں پریشانی کے دنوں میں تمہارے کام آؤں۔ (بحار، 26/17)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(سورہ ہاے توریت)

پہلی سورت

قالَ اللّٰہُ تَعَالَیٰ: عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْموْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالحِسَابِ كَيفَ يَجْمَعُ الْمَالَ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَبْرِ كَيْفَ يَضْحَكُ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِزَوَالِ الدُّنْيَا كَيْفَ يَطْمَئِنُّ إِلَيْهَا، وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِبَقَاءِ الآخِرَةِ وَنَعِيمِهَاكَيْفَ يَسترِيحُ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ عَالِمٌ بَاللِّسَانِ وَجَاهِلٌ بِالْقَلْبِ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ هُوَ مُطَهِّرٌ بِالْمَاء وَغَيْرُ طَاهِرٍ بِالْقَلْبِ، وَعَجِبْتُ لِمَنِ اشْتَغَلَ بِعُيُوبِ النَّاسِ وَهُوَ غَافِلٌ عَنْ عُيُوبِ نَفْسِهِ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰہَ تَعَالَی مُطَّلِعٌ عَلَيْهِ كَيْفَ يَعْصِيهِ، وَعَجِبْتُ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَمُوتُ وَحْدَهُ وَيَدْخُلُ الْقَبْرَ وَحْدَهُ وَيُحَاسَبُ وَحْدَهُ كَيْفَ يَسْتأنِسُ بِالنَّاسِ، وَيَقُولُ اللّٰہُ تَعَالَی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰہُ حَقّاً حَقّاً مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي.

ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ مجھے اس شخص پر تعجّب ہوتا ہے جو موت کا یقین رکھتا ہے کہ وہ خوش کس طرح ہوتا ہے، اور جو حساب کا یقین رکھتا ہے وہ مال کیوں جمع کرتا ہے۔ اور جو قبر کا یقین رکھتا ہے وہ ہنستا کس طرح ہے اور جو دنیا کے زوال کا یقین رکھتا ہے وہ اس سے مطمئن کس طرح ہوتا ہے اور جو آخرت کی بقا اور نعمتوں کا یقین رکھتا ہے وہ آرام کس طرح کرتا ہے۔

مجھے اس شخص سے بھی تعجب ہوتا ہے جو زبان کا عالم ہوتا ہے اور دل کا جاہل ہوتا ہے یا بدن کو پانی سے پاک کر لیتا ہے اور دل کو اخلاص کے ذریعہ پاک نہیں کرتا ہے۔ یا لوگوں کے عیب تلاش کرنے میں مصروف رہتا ہے اور اپنے عیوب کی طرف سے غافل ہو جاتا ہے۔

یا یہ جانتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے اور پھر بھی گناہ کر رہا ہے۔

یا اسے معلوم ہے کہ تنہا مرنا ہے، تنہا قبر میں رہنا ہے اور تنہا منزلِ حساب میں کھڑا ہونا ہے، وہ لوگوں سے دل کس طرح لگاتا ہے۔ نیز ارشاد احدیت ہے: حرف حق یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

دوسری سورت

شَهِدَتْ نَفْسِي لِنَفْسِي أَنْ لَاإِلهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيْكَ لِي، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَبْدِي وَ رَسُولِي، مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَ لَمْ يَشْكُرْ عَلَى نَعْمَائِي وَ لَمْ يَقْنَعْ بِعَطَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبّاً سِوَائِي وَلْيَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ سَمَائِي، وَ مَنْ أَصْبَحَ حَزِيناً عَلَى الدُّنْيَا فَكَأَنَّمَا أَصْبَحَ سَاخِطاًعَلَيَّ، وَ مَنِ اشْتَكَى مُصِيبَةً نَزَلَتْ بِهِ إِلَى غَيْرِي فَقَدْ شَكَانِي، وَ مَنْ دَخَلَ عَلى غَنِيٍّ فَتَوَاضَعَ لَهُ مِنْ أَجْلِ غِنَائِهِ ذَهَبَ ثُلُثُ دِينِهِ، وَ مَنْ لَطَمَ وَجْهَهُ عَلى مَيِّتٍ فَكَأَنَّمَا أخَذَ رُمْحاً يُقَاتِلُنِي بِهِ، وَ مَنْ كَسَرَ عُوْداً عَلى قَبْرِ مَيِّتٍ فَكَأَنَّمَا هَدَمَ كَعْبَتِي بِيَدِهِ، وَ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ أَيْنَ يَأْكُلُ لَمْ أُبَالِ بِهِ مِنْ أَيِّ بَابٍ أُدْخِلُهُ فِي جَهَنَّمَ، وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي الزِّيَادَةِ فِي دِينِهِ فَهُوَ فِي النُّقْصَانِ، وَ مَنْ كَانَ فِي النُّقْصَانِ فَالْمَوْتُ خَيْرٌ لَهُ، وَ مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ زِدْتُهُ عِلْماً إِلَى عِلْمِهِ.

میں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے علاوہ نہ کوئی معبود ہے اور نہ میرا کوئی شریک ہے۔ محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

اور یاد رکھو! جو میرے فیصلہ سے راضی نہ ہو اور میرے امتحان پر صبر نہ کرسکے اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرے اور میری عطا پر قناعت نہ کرے اسے میرے علاوہ دوسرا خدا ڈھونڈھ لینا چاہئے اور میرے آسمان کے سایہ سے نکل جانا چاہئے۔

اور جو دنیا کے بارے میں محزون ہو، وہ گویا مجھ سے ناراض ہے اور جو کسی مصیبت کی فریاد میرے غیر سے کرے اس نے میری شکایت کی ہے۔ اور جو کسی مالدار کا دولت کی بنا پر احترام کرے اس کا ایک تہائی دین برباد ہے۔ اور جو کسی کی موت پر منھ پر طمانچے مارے اس نے گویا مجھ سے جنگ کرنے کے نیزہ اٹھا لیا ہے اور جو کسی قبر کی تختی کو توڑ دے اس نے میرے کعبہ کو ڈھا دیا ہے۔

اور جسے اس کی پرواہ نہ ہو کہ کہاں سے کھا رہا ہے مجھے بھی اُس کی پرواہ نہیں ہے کہ کس دروازہ سے جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اپنے دین میں ترقی نہ کرے وہ نقصان میں ہے۔ اور جو نقصان میں رہے اس کے لئے موت ہی بہتر ہے۔

(یاد رکھو) جو اپنے علم پر عمل کرے گا میں مسلسل اس کے علم میں اضافہ کرتا رہوں گا۔

تیسری سورت

يَابْنَ آدَمَ!! مَنْ قَنَع اسْتَغْنَى، وَ مَنْ رَضِيَ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الدُّنْيا فَقَدْ وَثَقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

يَابْنَ آدَمَ!! مَنْ تَرَكَ الْحَسَدَ اسْتَرَاحَ، وَ مَنِ اجْتَنَبَ الْحَرَامَ خَلّصَ دِيْنَهُ، وَ مَنْ تَرَكَ الغِيْبَةَ ظَهَرَتْ مَحَبَّتُهُ فِي الْقُلُوبِ، وَ مَنِ اْعَتَزَلَ عَنِ النّاسِ سَلِمَ مِنْهُمْ، وَ مَنْ قَلَّ كَلَامُهُ كَمُلَ عَقْلُهُ، وَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْقَلِيلِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ.

يَابْنَ آدَمَ!! أَنْتَ بِمَا تَعْلَمُ لا تَعْمَلُ كَيْفَ تَطْلُبُ مَا لَا تَعْلَمُ.

يَابْنَ آدَمَ!! أَفْنَيتَ عُمْرَكَ فِي طَلَبِ الدُّنْيا فَمَتَى تَطْلُبُ الآخِرَة.

فرزند آدمؑ! جس نے قناعت اختیار کی وہ سب سے بے نیاز ہو گیا۔ اور جو تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو گیا اس نے خدا پر بھروسہ کر لیا۔

فرزند آدمؑ! جس نے حسد کو چھوڑ دیا وہ مطمئن ہو گیا، اور جس نے حرام سے پرہیز کر لیا اس نے اپنےدین کو خالص بنا لیا۔

جس نے غیبت کرنا چھوڑ دی اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ظاہر ہو گئی اور جو لوگوں سے الگ ہو گیا اس نے اپنے کو لوگوں سے محفوظ بنا لیا۔

جس کا کلام مختصر ہو گیا اس کی عقل کامل ہو گئی، اور جو تھوڑے سے رزق پر راضی ہو جائے گا خدا اس کے مختصر عمل سے بھی راضی ہو جائے گا۔

فرزند آدمؑ! تو جس قدر جانتا ہے اس پر بھی عمل نہیں کرتا ہے تو اب علم کے لئے کیوں پریشان ہے۔

فرزند آدمؑ! تو نے ساری زندگی تو دنیا طلب کرنے میں گذار دی تو اب آخرت طلب کرنے کا کام کب انجام دے گا۔

چوتھی سورت

يَابْنَ آدَمَ!! مَنْ أَصْبَحَ حَرِيصاً عَلَى الدُّنْيا لَمْ يَزِدْ مِنَ اللَّهِ إِلا بُعْداً، وَ فِي الآخِرَةِ إِلَّا جُهْداً، وَ أَلْزَمَ اللَّهُ تَعَالَى قَلْبَهُ هَمّاً لَا يَنْقَطِعُ أَبَداً وَ فَقْراً لَا يَنَالُ غِنَاهُ أَبَداً، وَ أَمَلاً لَا يَنَالُ مُنَاهُ أَبَداً.

يَابْنَ آدَمَ!! كُلَّ يَوْمٍ يَنْقُصُ مِنْ عُمْرِكَ وَ أَنْتَ لَا تَدْرِي، وَ يَأْتِي كُلَّ يَوْمٍ رِزْقُكَ مِنْ عِنْدِي وَ أَنْتَ لَا تَحْمَدُهُ، فَلَا بِالْقَلِيلِ تَقنَعُ وَ لَا بِالكَثِيرِ تَشْبَعُ .

يَابْنَ آدَمَ!! مَا مِنْ يَوْمٍ جَدِيدٍ إِلَّا وَيَأْتِيكَ مِنْ عِنْدِي رِزْقٌ جَدِيدٌ، وَ مَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلّا وَ يَأْتِينِي مَلاَئِكَتِي مِنْ عِنْدِكَ بِعَمَلٍ قَبِيحٍ، تَأْكُلُ رِزْقِي وَ تَعْصِيْنِي وَ أَنْتَ تَدْعُوِنِي فَأَسْتَجِيبُ لَك!. خَيْرِي إِلَيْكَ نَازِلٌ وَ شَرُّكَ إِلَيَّ صَاعِدٌ، فَنِعْمَ الْمَوْلَى أَنَا وَ بِئْسَ الْعَبْدُ أَنْتَ، تَسْأَلُنِي فأعْطِيكَ وَ أَسْتُرُ إِلَيْكَ سُوءاً بَعْدَ سوءٍوَ قَبِيحاً بَعْدَ قَبِيحٍ، أنَا أَسْتَحْيِي مِنْكَ وَ أنْتَ لَا تَسْتَحْيِي مِنّي وَ تَنْسَانِي وَ تَذْكُرُ غَيْرِي وَ تَخَافُ النّاسَ وَ تَأْمَنُ غَضَبِي.

فرزند آدمؑ! جو دنیا کا حریص ہو جائے گا وہ خدا سے دورتر ہو جائے گا اور دنیا میں پریشانی اور آخرت میں مشقت کے علاوہ کچھ نہ پا سکے گا اور پروردگار بھی اس کے دل پر ایسا رنج مسلّط کر دے گا جو کبھی ختم نہ ہو گا اور ایسی فقیری دیدے گا کہ کبھی بے نیازی حاصل نہ کر سکے، اور ایسی امیدمیں مبتلا ہو جائے گا جس کا مدعا کبھی حاصل نہ ہو سکے۔

فرزند آدمؑ! تیری عمر روزانہ کم ہوتی جا رہی ہے اور تجھے خبر بھی نہیں ہو رہی ہے اور تیرا رزق روزانہ آ رہا ہے اور تو شکر خدا بھی نہیں کر رہا ہے۔ نہ تو قلیل پر قناعت کرتا ہے اور نہ کثیر سے شکم سیر ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو تیرے پاس میری طرف سے نیا رزق بھی آ جاتا ہے۔ مگر جب کوئی رات آتی ہے تو فرشتے تیری طرف سےتیری برائیوں کا دفتر لے کر آ جاتے ہیں۔ تو میرا ہی رزق کھاتا ہے اور میری ہی نافرمانی کرتا ہے۔ مگر اس کے بعد بھی جب تو دعا کرتا ہے تو میں قبول کر لیتا ہوں۔

میرا خیر تیری طرف آ رہا ہے اور تیرا شر میری طرف آ رہا ہے۔ دیکھ میں کیا بہترین مولا ہوں اور تو کتنا بدترین بندہ ہے۔ تو مجھ سے مانگتا ہے تو عطا کر دیتا ہوں اور پھر تیری برائیوں کو چھپاتا بھی رہتا ہوں۔

میں تیرے حالات سے شرماتا ہوں اور تو اپنے گناہوں سے نہیں شرماتا ہے۔ مجھے بھول جاتا ہے اور غیروں کو یاد رکھتا ہے۔ بندوں کے عتاب سے خوفزدہ رہتا ہے اور میرے غضب کی طرف سے اپنے کو بالکل مطمئن بنا لیا ہے۔

پانچویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! لَا تَكُنْ مِمَّنْ يَطْلُبُ التَّوْبَةَ بِطُولِ الأَمَلِ وَيَرْجُو الآخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ، يَقُولُ قَوْلَ الزَّاهِدِينَ وَ يَعْمَلُ عَمَلَ الْمُنَافِقِينَ، إنْ أُعْطِيَ لَا يَقْنَعُ وَ إِنْ مُنِعَ لَا يَصْبِرُ، يَأمُرُ بِالْخَيْرِ وَ لَا يَفْعَلُهُ، وَ يَنْهَى عَنِ الشَّرِّ وَ لاَ يُنْهَى عَنْهُ، وَ يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَ لَيْسَ مِنْهُمْ، وَ يُبْغِضُ الْمُنَافِقِينَ وَ هُوَ مِنْهُمْ. يَابْنَ آدَمَ!! مَا مِنْ يَوْمٍ جَدِيدٍ إِلَّا وَ الأَرْضُ تُخَاطِبُكَ وَ تَقُولُ: يَابْنَ آدَمَ، تَمْشِي عَلى ظَهْرِي وَ مَصِيرُكَ فِي بَطْنِي وَتُذْنِب عَلَى ظَهْرِي وَ تُعَذَّبُ فِي بَطْنِي؛

يَابْنَ آدَمَ، أَنا بَيْتُ الوَحْدَةِ وَ أنَا بَيْتُ الْوَحْشَةِ وَ أَنَا بَيْتُ الظُّلْمَةِ وَ أَنَا بَيْتُ العَقَارِبِ وَ الْحَيَّاتِ وَ أَنَا بَيْتُ الهَوانِ، فَاعْمُرِنِي وَ لَا تُخْرِبْنِي.

فرزند آدمؑ! ان لوگوں میں نہ ہو جا جو لمبی لمبی امیدوں کے ساتھ توبہ کے طلبگار ہیں اور بغیر عمل کے آخرت حاصل کر لینا چاہتے ہیں۔ دنیا میں باتیں زاہدوں جیسی کرتے ہیں اور کام منافقوں جیسا انجام دیتے ہیں اور روک لیا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتے ہیں۔ دوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں اور خود چھوڑتے نہیں ہیں۔ نیک بندوں سے محبت کرتے ہیں مگر خود نیک نہیں بنتے ہیں اور منافقین سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں مگر خود بھی ویسے ہی ہیں۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی نیا دن آتا ہے تو زمین تجھے آواز دیتی ہے کہ تو آج میری پشت پر چل رہا ہے، لیکن کل تجھے میرے شکم میں آنا ہے۔

فرزند آدمؑ! یاد رکھنا، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں وحشت کا گھر ہوں، میں تاریکیوں کا گھر ہوں، میں سانپوں اور بچھوؤں کا گھر ہوں، میں بڑی ذلّت کا گھر ہوں لہٰذا مناسب ہے کہ مجھے آباد کر لے اور برباد نہ کر۔

چھٹی سورت

يَابْنَ آدَمَ!! مَا خَلَقْتُكُمْ لِأَسْتَكْثِرَ بِكُمْ مِن قِلَّةٍ، وَ لَا لِأَسْتَأْنِسَ بِكُمْ مِنْ وَحْشَةٍ، وَ لَا لِأَسْتعِينَ بِكُمْ عَلَى أَمْرٍ عَجَزْتُ عَنْهُ، وَ لَا لِأَجْلِ مَنْفَعَةٍ وَ لَا لِدَفْعِ مَضَرَّةٍ، بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُونِي طَوِيلاً وَ تَشْكُرُونِي كَثِيراً وَ تُسَبِّحُونِي بُكْرَةً وَ أَصِيلاً، وَ لَو أَنَّ أَوَّلَكُم وَ آخِرَكُمْ وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ صَغِيرَكُمْ وَ كَبِيرَكُمْ وَحُرَّكُمْ وَ عَبْدَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ اجْتَمَعْتُمْ عَلَى طَاعَتِي لَمَا زَادَ ذلِكَ فِي مُلْكِي مِثْقَالَ ذَرَّةٍ، وَ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَ حَيَّكُمْ وَ مَيِّتَكُمْ وَ صَغِيرَكُمْ وَ كَبِيرَكُمْ وَ حُرَّكُمْ وَ عَبْدَكُمْ وَ إِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمَ اجْتَمَعتُمْ عَلَى مَعْصِيَتِي مَا نَقَصَ ذلِكَ مِنْ مُلْكِي مِثْقَالَ ذَرَّةٍ، وَ مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ، إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ العَالَمِينَ.

فرزند آدمؑ! میں نے تجھے اس لئے نہیں بنایا ہے کہ اپنی قلّت کو کثرت میں تبدیل کر دوں یا اپنی وحشت کے لئے انس کا سامان فراہم کر لوں، یا کسی کام کے انجام دینے میں کمزور ہوں تو طاقت کا انتظام کر لوں، یا تجھ سے کوئی فائدہ حاصل کر لوں یا کسی خطرہ کا دفاع کر لوں۔ میں نے تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ہمیشہ میری عبادت کرتے رہنا اور صبح و شام میری پاکیزگی کی تسبیح پڑھتے رہنا۔

یاد رکھو! اگر تمھارے اول و آخر، زندہ و مردہ، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام سب مل کر میری اطاعت کرنے لگیں تو میرے ملک میں ذرّہ برابر اضافہ نہیں ہو گا اور اگر اول و آخر، زندہ و مردہ، صغیر و کبیر، غلام و آزاد سب نافرمانی پر اتر آئیں تو میری سلطنت میں ذرّہ برابر کمی نہیں ہو گی۔

جو شخص بھی کوشش کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے کرتا ہے۔ خدا تمام عالمین سے مستغنی اور بے نیاز ہے۔

ساتویں سورت

يَا عَبِيدَ الدَّنَانِيرِ وَ الدَّرَاهِمِ!! إِنِّي مَا خَلَقْتُ لَكُمُ الدَّرَاهِمَ وَ الدَّنَانِيرَ إِلَّا لِتَأْكُلوا بِهَا رِزْقِي وَ تَلْبَسُوا بِهَا ثِيَابِي وَ تُنْفِقُوا بِهَا فِي سَبِيلِي، فَأَخَذْتُمْ كِتَابِي فَجَعَلْتُمُوهُ تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ، وَ أَخَذْتُمُ الدُّنْيَا فَجَعَلْتُمُوهَا فَوْقَ رُؤُوسِكُمْ، وَ رَفَعْتُمْ بُيُوتَكُمْ وَ خَفَضْتُمْ بُيُوتِي، وَ آنَسْتُمْ بُيُوتَكُمْ وَ أَوْحَشْتُمْ بُيُوتِي، فَلَا أَنْتُمْ عَبِيدَ أَحرَارٌ أَبْرَارٌ.

يَا عَبِيْدَ الدُّنْيَا!! إِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَالقُبُورِ الْمُجَصَّصَةِ يُرَى ظَاهِرُهَا مَلِيحاً وَ بَاطِنُهَا قَبِيحاً.

يَابْنَ آدَمَ!! كَمالَا يُغْنِي الْمِصْبَاحُ فَوْقَ الْبَيْتِ عَنِ الظُّلْمَةِ الدّاخِلَةِ عَلَيْهِ، كَذلِكَ لَا يُغْنِي كَلَامُكُمُ الطَّيِّبُ مَعَ أَفْعَالِكُمُ الرَّدِيَّةِ.

يَابْنَ آدَمَ!! أَخْلِصْ عَمَلَكَ وَ لَا تَسْأَلْنِي فَإِنِّي أُعْطِيْكَ أَكْثَرَ مِمَّا يَطْلُبُ السَّائِلُونَ.

اے درہم و دینار کے بندو! میں نے درہم و دینار کو صرف اس لئے پیدا کیا تھا کہ اس کے ذریعہ میرا رزق کھا سکو۔ میرے لباس پہن سکو، اور میری راہ میں خرچ کر سکو۔ مگر تم نے میری کتاب کو اپنے قدموں کے نیچے ڈال دیا اور دنیا کو اپنے سروں پر اٹھا لیا۔ اپنے واسطے اونچے اونچے گھر بنائے اور میرے گھر کو پست بنا دیا۔ اپنے گھروں سے مانوس ہو، اور میرے گھروں سے گھبراتے ہو۔ تم واقعاً نیک کردار اور آزاد بندے نہیں ہو۔

اے دنیا کے بندو! تمہاری مثال ان پختہ قبروں جیسی ہے جو باہر سے خوبصورت دکھائی دیتی ہے، لیکن اندر کا معاملہ بہت برا ہے۔

فرزند آدمؑ! جس طرح گھر کے اوپر جلنے والا چراغ اندر کو روشن نہیں کر سکتا ہے اسی طرح تمہاری بہترین گفتگو برے کردار کے ساتھ تمہارے کام نہیں آ سکتی ہے۔

فرزند آدمؑ! پنے عمل کو خالص بنا لے اور پھر مجھ سے سوال بھی نہ کر، میں تجھے سوال کرنے والوں سے زیادہ ہی عطا کر دوں گا۔

آٹھویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! إِنِّي لَمْ أَخْلُقْكُمْ عَبَثاً وَ لَا جَعَلْتُكُمْ سُـــدَىً وَ لَا أَنَا بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ، وَ إِنَّكُمْ لَنْ تَنَالُوا مَا عِنْدِي إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلى مَا تَكْرَهُونَ فِي طَلَبِ رِضَائِي، وَالصَّبْرُ عَلى طَاعَتِي أَيْسَرُ عَلَيْكُمْ مِنَ الصَّبْرِ عَلى حَرِّ النَّارِ، وَ عَذَابُ الدُّنْيَا أَيْسَرُ عَلَيْكُمْ مِنْ عَذَابِ الآخِرَةِ.

يَابْنَ آدَمَ!! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، وَ كُلكُمْ مَرِيضٌ إِلَّا مَنْ شَفَيْتُهُ، وَ كُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أغْنَيْتُهُ، وَ كُلُّكُمْ هَالِكٌ إِلَّا مَنْ أَنْجَيْتُهُ، وَ كُلُّكُمْ مُسِيءٌ إِلَّا مَنْ عَصَمْتُهُ، فَتُوبُوا إِلَيَّ أَرْحَمْكُمْ وَ لَا تَهْتِكُوا أَسْتَارَكُمْ عِنْدَ مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَسْرَارُكُمْ.

فرزند آدمؑ! میں نے تجھے بیکار نہیں پیدا کیا ہے اور نہ مہمل چھوڑ دیا ہے، اور نہ تیرے عمل سے غافل ہوں۔ تو میرے اجروثواب کو اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا ہے، جب تک میری رضا کی تلاش میں ناخوشگوار حالات پر صبر نہ کر لے۔ کہ میری اطاعت کی راہ میں زحمتیں برداشت کر لینا جہنم کی آگ کو برداشت کرنے سے آسان تر ہے اور دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت کمتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تم سب بھٹکے ہوئے ہو جب تک میں ہدایت نہ دیدوں۔ اور سب مریض ہو، جب تک میں شفا نہ دیدوں۔ اور سب فقیر ہو جب تک میں غنی نہ بنا دوں۔ اور سب ہلاک ہونے والے ہو، جب تک میں نجات نہ دیدوں۔ اور سب برائیوں کی زد پر ہو جب تک میں محفوظ نہ بنا دوں۔ لہٰذا موقع غنیمت ہے میری بارگاہ میں توبہ کرو تا کہ میں مہربانی کروں اور کم سے اس کے سامنے تم اپنے پردہ شرم و حیا کو چاک نہ کرو جس پر کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے۔!

نویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! لَا تَلْعَنُوا الْمَخْلُوقِيْنَ فَتَرْجِعَ اللَّعْنَةُ عَلَيْكُمْ .

يَابْنَ آدَمَ!! اسْتَقَامَتْ سَمٰوَاتِي فِي الْهَوَاءِ بِلَا عَمَدٍ بِاسْمٍ مِنْ أَسْمَائِي، وَ لَا تَسْتَقِيمُ قُلُوبُكُمْ بِأَلْفِ مَوْعِظَةٍ مِنْ كِتَابِي.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ!! كَما لَا يَلِينُ الْحَجَرُ فِي الْمَاءِ كَذَلِكَ لَا تُفِيدُ الْمَوْعِظَةُ فِي الْقُلُوبِ الْقَاسِيَةَ .

يَابْنَ آدَمَ!! كَيْفَ لَا تَجْتَنِبُونَ الْحَرَامَ، وَ لَا اكْتِسَابَ الْآثامِ، وَ لَا تَخَافُونَ النِّيْرَانَ، وَ لَا تَتَّقُونَ غَضَبَ الرَّحْمٰنِ! فَلَوْلَا مَشَائِخُ رُكَّعٌ وَ أَطْفَالٌ رُضَّعٌ وَ بَهَائِمُ رُتَّعٌ وَ شَبَابٌ خُشَّعٌ لَجَعَلْتُ السَّمَاء فَوْقَكُمْ حَدِيداً وَ الْأَرْضَ صُفْراً وَ التُّرَابَ جِمَاراً، وَ لَا أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً وَ لَا أَنْبَتُّ لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَبَّةً وَ صَبَبْتُ عَلَيْكُمُ العَذَابَ صَبّاً.

فرزند آدمؑ**!** لوگوں کو برا بھلا نہ کہو کہ یہ لعنت پلٹ کر تمھاری طرف آ جائے۔

فرزند آدمؑ**!** میرے ایک نام کے سہارے فضاؤں میں آسمان ٹھہر گئے مگر میری کتاب کے ہزار موعظوں کے بعد بھی تمھارے دل سیدھے نہ ہو سکے۔

ایہاالناس**!** جس طرح پتھر پانی میں رہ کر نرم نہیں ہو جاتا ہے اسی طرح وعظ و نصیحت بھی سنگدل انسانوں پر اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔

فرزند آدمؑ**!** آخر تم حرام اور گناہ سے پرہیز کیوں نہیں کرتے ہو؟ تمھیں جہنم کی آگ اور خدائے رحمٰن کے غضب کا خوف کیوں نہیں ہے؟

یاد رکھو**!** اگر رکوع کرنے والے بوڑھے، دودھ پیتے بچے، صحراؤں میں چرنے والے جانور اور خوفِ خدا رکھنے والے نوجوان نہ ہوتے تو میں تمھارے سروں پر آسمان کو لوہا اور تمھارے نیچے زمین کو پیتل اور خاک کو پتھر بنا دیتا کہ نہ آسمان سے ایک قطرہ پانی برستا اور نہ زمین سے ایک دانہ پیدا ہوتا اور میں تمھارے سروں پر عذاب کو انڈیل دیتا۔

دسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! قَد جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ، وَ مَنْ شَاءِ فَلْيَكْفُرْ، وَ إِنَّكُمْ لَا تُحْسِنُونَ إِلَّا بِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكُمْ وَ لَا تَصِلُونَ إِلَّا لِمَنْ وَصَلَكُمْ وَ لَا تُكَلِّمُونَ إِلَّا لِمَنْ كَلَّمَكُمْ، وَ لَا تُطْعِمُونَ إِلّا لِمَنْ أَكْرَمَكُمْ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَ رَسُولِهِ الّذِينَ يُحْسِنُونَ إِلَى مَنْ أسَاء إِلَيْهِمْ، وَيَصِلُونَ إِلَى مَنْ قَطَعَهُمْ وَ يُعْطُونَ إِلَى مَنْ حَرَمَهُمْ، وَ ينْصِفُونَ مَنْ خَانَهُمْ، وَ يُكَلِّمُونَ إِلَى مَنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ وَ يُكَرِّمُونَ مَنْ أَهَانَهُمْ.

فرزند آدمؑ! تمھارے پاس پروردگار کی طرف سے حق آ چکا ہے۔ اب جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔ جب تم اس کے ساتھ نیکی کرتے ہو جو تمھارے ساتھ نیکی کرتا ہے اور اسی سے تعلّقات رکھتے ہو جو تمھارے ساتھ تعلقات رکھتا ہے، اور اسی سے بات چیت کرتے ہو جو تم سے ہمکلام ہوتا ہے اور اسی کو کھلاتے ہو جو تم کو کھلاتا ہے، اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہو جو تمھارے ساتھ انصاف کرتا ہے، اور اسی کا احترام کرتے ہو جو تمھارا احترام کرتا ہے، تو ایک دوسرے کا فضل ہی کیا ہے؟

واقعی خدا اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والے تو وہ ہیں جو برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے ہیں اور قطع تعلق کر لینے والوں کے ساتھ بھی تعلقات برقرار رکھتے ہیں اور محروم کر دینے والوں کو بھی عطا کرتے ہیں اور خیانت کرنے والوں کے ساتھ بھی انصاف کرتے ہیں اور بول چال بند کردینے والوں کے ساتھ بھی بات چیت جاری رکھتے ہیں اور توہین کرنے والوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔

گیارہویں سورت

يَا أَيُّها النَّاسُ!! إِنَّما الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لاَ دَارَ لَهُ وَ مَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لاَ عَقْلَ لَهُ وَبِهَا يَفْرَحُ مَنْ لاَ يَقِينَ لَهُ وَعَلَيْها يَحْرِصُ مَنْ لاَ تَوَكُّلَ لَهُ وَيَطْلُبُ شَهَوَاتِها مَنْ لاَ مَعْرِفَةَ لَهُ؛ فَمَنْ أَخَذَ نِعْمَةَ زَائِلَةَ وَ حَياة مُنْقَطِعَة وَ شَهْوَةً فِانِيَة ظَلَمَ نَفْسَهُ وَ عَصَى رَبَّهُ وَ نَسِيَ آخِرَتَهُ وَ غَرَّتْهُ حَيَاتَهُ.

لوگو**!** یہ دنیا ان کا گھر ہے جن کا کوئی گھر نہیں ہے اور ان کا مال ہے جن کا کوئی مال نہیں ہے۔ یہاں وہ شخص مال جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہے، اور وہ شخص اکڑتا ہے جسے آخرت کا یقین نہیں ہے، اور وہ شخص لالچ کرتا ہے جسے خدا پر بھروسہ نہیں ہے، اور اس کے خواہشات کو وہ شخص طلب کرتا ہے جس کے پاس معرفت نہیں ہے۔

(یاد رکھو**!**) جس شخص نے اس زوال پذیر نعمت، اس چند روزہ زندگی اور اس دار فانی کی خواہش کو اپنا لیا اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا، اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، اپنی آخرت کو بھول گیا اور اسے دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیدیا۔

بارہویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! أُذْكُروا نِعْمَتِي الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ؛ كَما لاَ تَهْتَدُونَ السَّبِيلَ إِلَّا بِالدَّلِيْلِ فَكَذلِكَ لاَ تَهْتَدُونَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ إِلَّا بِالْعِلْمِ وَ كَمَا لا تَجْتَمِعُونَ الْمَالَ إِلّا بِالتَّعَبِ وَ كَذلِكَ لا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلاّ بِالصَّبْرِ عَلى الْعِبَادَةِ فَتَقَرَّبُوا بِالنَّوافِلِ وَاطْلُبُوا رِضَائِي بِرَضاءِ الْمَساكِيْنِ فَإِنَّ رَحْمَتِي لا تُفَارِقُهُمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ أَبَداً.

يَا مُوسَى!! اسْمَعْ مَا أَقُولُ وَالْحَقُّ مَا أَقُولُ إِنَّهُ مَنْ تَكَبَّرَ عَلى مِسْكِيْنٍ حَشَرْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلى صُورَةِ ذَرَّةٍ تَحْتَ أَقْدَامِ النَّاسِ وَمَنْ تَعَرَّضَ بِهَتك سِتْرِ مُسْلِمٍ أَهْتِكُ سِتْرَهُ سَبْعِيْنَ مَرَّة وَمَنْ تَوَاضَعَ لِعَالِمٍ أَوْ وَالِدَيْهِ رَفَعْتُهُ فِي الدَّارَيْنِ وَمَنْ أَهَانَ مُؤْمِناً مُسْلِماً لِفَقْرِهِ فَقَدْ بَارَزَنِي فِي الْمُحَارَبَةِ، وَمَنْ أَحَبَّ مُؤْمِناً مِنْ أَجْلِي صَافَحَتْهُ الْمَلائِكَةُ فِي الدَّارَيْنِ فِي الدُّنْيا سِرّاً وَفِي الآخِرَةِ جَهْراً.

فرزند آدمؑ! ہماری نعمتوں کو یاد کرو، جو ہم نے تمھیں عنایت کی ہیں اور یاد رکھو کہ جس طرح بغیر رہنما کے راستہ نہیں پا سکتے ہو، اسی طرح بغیر علم کے جنت کا راستہ نہیں مل سکتا ہے۔ اور جس طرح بغیر زحمت کے مال جمع نہیں کر سکتے ہو اسی طرح عبادت کی مشقت برداشت کئے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ہو۔ لہٰذا مستحب نمازوں کے ذریعہ قرب خدا حاصل کرو اور غریب بندوں کو خوش کر کے میری رضا تلاش کرو کہ میری رضا میرے مسکین بندوں کی رضا سے ایک لمحہ کے لئے جدا نہیں ہو سکتی ہے۔

علماء کی محفل میں حاضری کی رغبت پیدا کرو کہ میری رحمت ایک لمحہ کو بھی ان سے جدا نہیں ہوتی ہے۔

موسیٰ! میری بات غور سے سنو کہ میری بات ہمیشہ حرف حق ہوتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص بھی کسی مسکین کے سامنے غرور کا مظاہرہ کرے گا میں اسے روزِ قیامت ایک ذرہ کی شکل میں محشور کروں گا جو ہر ایک کے قدموں کے نیچے ہو گا۔ اور جو کوئی بندہ مسلم کی ایک مرتبہ ہتک حرمت کرے گا، میں 70 مرتبہ اسے ذلیل کروں گا۔ اور جو کسی عالم یا اپنے والدین کے سامنے تواضع سے پیش آئے گا اسے دنیا و آخرت میں سربلند کر دوں گا۔ اور جو کسی مومنِ مسلم کی غربت کی بنا پر توہین کرے گا وہ گویا مجھ سے اعلانِ جنگ کرے گا۔ اور جو کسی مومن سے میری خاطر محبت کرے گا اس سے دنیا میں باطنی طور پر اور آخرت میں علی الاعلان میرے ملائکہ مصافحہ کریں گے۔

تیرہویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! أطِيْعُونِي بِقَدْرِ حَوَائِجِكُمْ إلَيَّ وَاعْصُونِي بِقَدْرِ صَبْرِكُمْ عَلى النَّارِ وَتَزَوَّدُوا مِنَ الدُّنْيَا بِقَدْرِ مَسْكَنِكُمْ فِيْهَا وَتَزَوَّدُوا للآخِرَةِ بِقَدْرِ مَسْكَنِكُمْ فِيهَا وَلا تَنْظُرُوا إلى آجَالِكُمُ الْمُتَأخَّرَةِ وَأَرزَاقِكُمُ الْحَاضِرَةِ وَ ذُنُوبِكُمُ الْمَسْتُورَةِ؛ وَ كُلُّ شَيءٍ هَالِكٌ إلّا وَجْهِي وَ لَوْ خِفْتُمْ مِنَ النَّارِ كما خِفْتُمْ مِنَ الفَقْرِ لأغْنَيْتُكُمْ مِنْ حَيْثُ لا تَحْتَسِبُونَ وَ لو رَغِبْتُمْ فِي الجَنَّةِ كما رَغِبْتُمْ فِي الدُّنْيَا لأسْعَدْتُكُمْ فِي الدَّارَينِ وَ لا تُمِيْتُوا قُلُوبَكُمْ بِحُبِّ الدُّنْيَا فَزَوَالُهَا قَرِيبٌ.

فرزند آدمؑ! جس قدر مجھ سے حاجتیں رکھتے ہو اسی قدر میری اطاعت کرو، اور جس قدر جہنم کی آگ برداشت کر سکتے ہو اسی قدر میری نافرمانی کرو۔ اور جس قدر آخرت میں رہنا ہے اسی قدر سامان اس دنیا سے لے کر چلو۔ اپنی اس موت پر نظر نہ کرو جو دیر میں آنے والی ہے، نہ اس رزق کو دیکھو جو سامنے موجود ہے اور نہ ان گناہوں کو دیکھو جو لوگوں کی نگاہوں سے مخفی ہیں۔

میرے علاوہ ہر شے فنا ہونے والی ہے۔ اگر تم جہنم سے اتنا ہی ڈرتے جتنا فقیری سے ڈرتے ہو، تو میں تمھیں اس طرح غنی بنا دیتا جس کا تمھیں خیال بھی نہ ہوتا۔ اور اگر تمھارے اندر جنت کی اتنی ہی رغبت ہوتی جتنی دنیا کی ہے، تو میں تمھیں دنیا و آخرت دونوں میں نیک بخت بنا دیتا۔

دیکھو دنیا کی محبت پیدا کر کے اپنے دلوں کو مردہ نہ بناؤ کہ یہ عنقریب فنا ہو جانے والی ہے۔!

چودھویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! كَمْ مِنْ سِرَاجٍ أَطْفَأَتْهُ الرِّيحُ؟ وَكَمْ مِنْ عَابِدٍ أَفْسَدَهُ العُجْبُ؟ وَكَمْ مِنْ فَقِيرٍ أَفْسَدَهُ الفَقْرُ؟ وَكَمْ مِنْ غَنِيّ أَفْسَدَهُ الْغِنَى وَكَمْ مِنْ صَحِيحٍ أَفْسَدَهُ العَافِيَةُ؟ وَكَمْ مِنْ عَالِمٍ أَفْسَدَهُ الْعِلْمُ؟

يَابْنَ آدَمَ!! زَارِعُونِي وَ رَابِحُونِي وَاسْأَلُونِي وَ عَامِلُونِي فَإِنَّ رِبْحَكُمْ عِنْدِي مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ وَ لاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لاَ خَطَرَ عَلى قَلْبِ بَشَرٍ وَلاَ تَنْفَدُ خَزَائِنِي وَلاَ يَنْقُصُ مُلْكِي وَأَنَا الوَهَّابُ.

يَابْنَ آدَمَ!! دِينُكَ لَحْمُكَ وَدَمُكَ، فَإِنْ صَلُحَ دِينُكَ صَلُحَ لَحْمُكَ وَ دَمُكَ وَ إِنْ فَسَدَ دِينُكَ فَسَدَ لَحْمُكَ وَ دَمُكَ، فَلاَ تَكُنْ كالْمِصْبَاحِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَ يُحْرِقُ نَفْسَهُ بِالنَّارِ، وَ أَخْرِجْ حُبَّ الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ فَإِنِّي لاَ أَجْمَعُ حُبِّي وَحُبَّ الدُّنْيَا فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ أَبَداً كما لاَ يَجْتَمِعُ الْمَاءُ وَ النَّارُ فِي إنَاءٍ وَاحِدٍ وَارْفَقْ بِنَفْسِكَ فِي جَمْعِ الرِّزْقِ، فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ والْحَرِيصَ مَحْرُومٌ وَالبَخِيلَ مَذْمُومٌ وَالنِّعْمَةَ لاَ تَدَومُ وَالأَجَلَ مَعْلُومٌ وَ خَيْرُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ اللَّهِ تَعَالَى وَ خَيْرُ الْغِنِى القَنَاعَةُ وَ خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَ شَرُّ صَلاَحِكُمُ الكِذْبُ وَ شَرُّ نَصِيحَتِكُمُ النَّمِيمَةُ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ.

فرزند آدمؑ! کتنے ہی چراغ ایسے ہیں جنھیں ہواؤں نے بجھا دیا، اور کتنے ہی عبادت گذار ایسے ہیں جن کی عبادتوں کو خود پسندی نے برباد کر دیا، اور کتنے ہی فقیر ایسے ہیں جنھیں فقیری نے تباہ کردیا، اور کتنے ہی غنی ایسے ہیں جنھیں مالداری نے برباد کر دیا، کتنے ہی صحتمند ہیں جنھیں صحت و عافیت نے فاسد بنا دیا اور کتنے ہی عالم ہیں جنھیں علم نے تباہ کر دیا۔

لہٰذا ہمارے ساتھ زراعت کرو اور فائدہ حاصل کرو۔ ہم سے سوال کرو اور ہمیں سے معاملہ کرو۔ تمھارے لئے ہمارے پاس وہ فائدہ ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی کے خیال میں گذرا ہے۔

میرے خزانے ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرا ملک کم ہونے والا نہیں ہے۔ میں ہی سب کو عطا کرنے والا ہوں۔

فرزند آدمؑ! تمھارا دین ہی تمھارا گوشت اور خون ہے۔ لہٰذا اگر دین صحیح ہے تو گوشت اور خون بھی صالح ہے، اور اگر دین فاسد ہے تو گوشت اور خون بھی فاسد ہے۔

خبردار! اس چراغ کے مانند نہ ہو جاؤ جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے اور خود اپنے کو جلا لیتا ہے۔ اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دو کہ میری اور اسکی محبت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ہے جس طرح پانی اور آگ کا ایک برتن میں اجتماع محال ہے۔

روزی جمع کرنے میں اپنے حال پر رحم کرو کہ روزی پہلے سے معین ہے، اور لالچی آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ بخیل قابل مذمت ہوتا ہے، اور نعمت بہرحال رہنے والی نہیں ہے اور پھر مدت حیات بھی معین ہے۔

بہترین حکمت خوفِ خدا ہے، اور بہترین مالداری قناعت ہے۔ بہترین زاد راہ تقویٰ ہے اور بدترین سامان جھوٹ ہے اور بدترین اخلاص چغلخوری ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

پندرہویں سورت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ وَ لِمَ تَنْهَوْنَ عَمَّا لاَ تُنْهَوْنَ وَ لِمَ تَأْمُرُنَّ بِمَا لاَ تَعْمَلُونَ وَ لِمَ تَجْمَعُونَ مَا لاَ تَأْكُلُونَ وَلِمَ التَّوْبَةَ يَوْماً بَعْدَ يَوْمٍ تُؤَخِّرُونَ وَبِعَامٍ بَعْدَ عَامٍ تَنْتَظِرُونَ؛ أَلَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ أمانٌ أمْ بِأَيْدِيْكُمْ بَراءَةٌ مِنَ النِّيْرَانِ أَمْ تَحَقَّقْتُمُ الْفَوْزَ بِالْجِنَانِ؛ أنْظَرَتْكُمُ النِّعْمَةُ وَ غَرَّكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى طُولُ الآمَالِ؛ فَلاَ تَغُرَّنَّكُمُ الصِّحَّةُ وَ السَّلامَةُ فَإِنَّ أيَّامَكُمْ مَعْلومَةٌ وَ أَنْفَاسَكُمْ مَعدُودَةٌ وَ سَرائِرَكُمْ مَكْشُوفَةٌ وَأَسْتَارَكُمْ مَهْتُوكَةٌ؛ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا اوْلِي الْأَلْبَابِ وَ قَدِّمُوا مَا فِي ايْدِيكُمْ لِمَا بَيْنَ ايْدِيكُمْ.

يابْنَ آدَمَ!! تَقَدَّمْ فإنَّكَ فِي هَدْمِ عُمْرِكَ وَ مِنْ يَوْمٍ خَرَجْتَ مِنْ بَطْنِ أُمِّكَ تَدْنُو فِي كُلِّ يَوْمٍ قَبْرَكَ فَلاَ تَكُنْ كَالْخَشبِ الَّذِي يُحْرِقُ نَفْسَهُ بِالنَّارِ لِغَيْرِهِ؛ لاَ إِلٰه إِلَّا اللهَ حَقّاً حَقّاً مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي.

ایمان والو! وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اور اس سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو جس سے خود پرہیز نہیں کرتے ہو، اور اس بات کا کیوں حکم دیتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے ہو۔ اس مال کو کیوں جمع کر رہے ہو جس کو کھانے والے نہیں ہو، اور توبہ کو روزانہ کیوں ٹال رہے ہو، اور ہر سال کے بعد ایک نئے سال کا انتظار کیوں کر رہے ہو۔؟

کیا تمھیں موت سے امان مل گئی ہے، یا تمھارے ہاتھ میں جہنم سے برائت کا پروانہ آ گیا ہے، یا تمھارا جنت میں داخلہ یقینی ہو گیا ہے، یا تمھیں نعمتوں نے مہلت دے دی ہے اور لمبی لمبی امیدوں نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔

خبردار! تمھیں صحت اور سلامتی دھوکہ میں نہ رکھے کہ تمھاری مدتِ حیات معلوم ہے، اور تمھاری سانسیں گنی ہوئی ہیں اور تمھارے راز مالک پر کھلے ہوئے ہیں اور تمھارے پردے اس کے سامنے اٹھے ہوئے ہیں۔

عقل والو! اللہ سے ڈرو، اور اپنے ہاتھ کی کمائی کو اپنے مستقبل کے لئے آگے بڑھا دو کہ تمھاری عمر کی عمارت گرتی جا رہی ہے اور پیدائش کے وقت سے آج تک کا ہر دن تمھیں موت سے قریب تر بنا رہا ہے۔

اس لکڑی جیسے نہ ہو جاؤ جو دوسروں کی خاطر اپنے کو جلا لیتی ہے۔

میرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمدؐ میرے بندہ اور رسول ہیں۔

سولھویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! أَنَا حَيٌّ لاَ أَمُوتُ،إعْمَلْ بِما أمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتَّى أَجْعَلَكَ حَيّاً لا تَمُوتُ.

يَابْنَ آدَمَ!! أَنَا مَلِكٌ لاَ أَزُولُ إذا قُلْتُ لِشَـــيءٍ كُنْ فَيَكُونُ أطِعنِي فِيْما أمَرْتُكَ وَانْتَهِ عَمَّا نَهَيْتُكَ حَتَّى تَقُولَ لِشَيءٍ كُنْ فَيَكُونُ.

يَابْنَ آدَمَ!! إذَا كَانَ قَوْلُكَ مَلِيحاً وَ عَمَلُكَ قَبِيْحاً فَأنْتَ رَأْسُ المَنَافِقِيْنَ وَ إنْ كَانَ ظَاهِرُك مَلِيحاً وَ بَاطِنُكَ قَبِيحاً فَأنْتَ أهْلَكُ الْهَالِكِيْنَ.

يَابْنَ آدَمَ!! لا يَدْخُلُ جَنَّتِي إلّا مَنْ تَوَاضَعَ لِعَظَمَتِي وَ قَطَعَ نَهَارَهُ بِذِكْرِي وَ كَفَّ عَنِ الشَّهَوات مِنْ أَجْلِي وَ يُؤَاخِي الغَرِيْبَ وَ يُوَاسِي الفَقِيرَ وَ يَرْحَمُ الْمُصَابَ وَ يُكْرِمِ الْيَتِيمَ وَ يَكُونُ لَهُ كالأبِ الرَّحِيمِ وَ لِلأرَامِلِ كَالزَّوجِ الشَّفِيق، فَمَنْ كَانَ هَذِهِ صِفَتَهُ يَكُونُ إن دَعَانِي لَبَّيْتُهُ وَإنْ سَألَنِي أعْطَيْتُهُ.

فرزند آدمؑ! میں وہ زندہ ہوں جسے موت نہیں ہے۔ تم میرے احکام پر عمل کرو گے اور جس چیز سے منع کر دوں گا اس سے پرہیز کرو گے تو تمھیں بھی وہ زندہ بنا دوں گا جسے موت نہ ہو گی۔

فرزند آدمؑ! میں وہ سلطان ہوں جس کے ملک کو زوال نہیں ہے، اور جس چیز کو کہہ دیتا ہوں وہ ہو جاتی ہے۔ تم بھی میرے امرونہی کی پابندی کرو تا کہ جس چیز سے کہہ دو کہ ہو جائے وہ ہو جائے۔

فرزند آدمؑ! اگر تمھاری باتیں چاشنی والی اور تمھارا عمل قبیح ہے تو تم منافقین کے سردار ہو، اور تمھارا ظاہر بہترین اور باطن بدترین ہے تو تم ہلاکت کے سب سے زیادہ سزاوار ہو۔

فرزند آدمؑ! کوئی شخص جنت میں قدم نہیں رکھ سکتا ہے جب تک میری عظمت کے سامنے سر نہ جھکائے اور اپنے دن کو میری یاد میں نہ گذارے، اپنے نفس کو خواہشات سے روک کر نہ رکھے اور غریبوں کو اپنا بھائی نہ سمجھے، اور مسکینوں سے ہمدردی نہ کرے اور یتیموں کا احترام نہ کرے اور ان کی خاطر مہربان باپ جیسا اور بیواؤں کے لئے ہمدرد شوہر جیسا نہ ہو جائے۔

جو بھی دنیا میں ایسا کردار پیدا کر لے گا میں اس کی آواز پر لبیک کہوں گا اور اس کے مطالبات کو عطا کر دوں گا۔

سترہویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! إلى كَمْ تَشْكُونَنِي وَ إِلَى كَمْ تَنْسُونَنِي وَ إِلَى كَمْ تَكفُرونَنِي وَ لَسْتُ بِظَلّامٍ لِعَبيْدٍ وَ إِلَى مَتَى تَجْحَدُونَ بِنِعْمَتِي وَ رِزْقُكُمْ يَأتِيْكُم فِي كُلِّ يومٍ مِنْ عِنْدِي وَإلى مَتَى تَجْحَدُونَ بِرُبوبِيَّتِي وَ لَيْسَ لَكُم رَبٌّ غَيْرِي وَ إلَى مَتَى تَجْفُونَنِي وَ لَمْ أَجْفُكُمْ وَ إِذا طَلَبْتُمُ الطَّبِيْبَ لِأَبدَانِكُمْ فَمَنْ يَشْفِيكُمْ عَنْ ذُنُوبِكُمْ فَقَدْ شَكَوْتُمْ وَسَخِطتُمْ قَضَائي؛ وَ إِذَا لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ قُوتَ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أَنَا بِشَرٍّ وَ لَسْتُ بِخَيْرٍ فَقَدْ جَحَدَ بِنِعْمَتِي؛ وَ مَنْ مَنَعَ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِهِ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِكِتابِي؛ وَ إذا عَلِم بِوَقْتِ الصَّلاةِ وَ لَمْ يَفْرَغْ لَهَا فَقَدْ غَفَلَ عَنّي؛ وَ إِذا قَالَ إِنَّ الْخَيْرَ مِنْ عِنْدِي وَ الشَّرَّ مِنْ عِنْدِ ابْلِيْسَ فَقَدْ جَحَدَ رُبُوبِيَّتِي وَ جَعَلَ إِبْلِيسَ شَرِيْكاً لِي.

فرزند آدمؑ! کب تک تم میری شکایت کرو گے اور مجھے بھولے رہو گے، اور کب تک میرا انکار کرتے رہو گے، جب کہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ تم کب تک میری نعمتوں کا انکار کرتے رہو گے، جب کہ روزانہ تمھارا رزق میری ہی طرف سے آ رہا ہے۔

اور کب تک میری پرورش کا انکار کرتے رہو گے جب کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا پروردگار نہیں ہے۔

کب تک مجھ پر ظلم کرتے رہو گے جب کہ میں نے تم پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔

اگر تم بدن کے لئےطبیب تلاش بھی کر لو گے تو گناہوں سے شفا دینے والا کون ہے؟

تم مجھ سے شکوہ کرتے ہو اور میرے فیصلوں سے ناراض ہوتے ہو۔ یاد رکھو اگر کسی کو تین دن روزی نہ ملے اور وہ یہ کہہ دے کہ مجھ میں کوئی خیر نہیں ہے تو اس نے بھی میری نعمت کا انکار کیا ہے۔

اور جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی ہے اس نے میری کتاب کو معمولی تصور کر لیا ہے اور جس نے وقت نماز جاننے کے بعد بھی اس کے لئے وقت نہیں نکالا وہ مجھ سے غافل ہو گیا ہے۔

اور اگر کسی کا خیال ہے کہ نعمتیں میرے اختیار میں ہیں اور مصیبتیں ابلیس کے بس میں ہیں تو اس نے میری ربوبیت کا انکار کر دیا ہے اور ابلیس کو میرا شریک خدائی بنا دیا ہے۔

اٹھارہویں سورت

یَابْنَ آدَمَ!!إصْبِرْ وَ تَوَاضِعْ أَرْفَعْكَ وَ اشْكُرْ لِي أَزِدْكَ وَ اسْتَغْفِرْ لِي أغْفِرْ لَكَ وَ أدْعُنِي أَسْتَجِبْ لَكَ وَاسْأَلْنِي أُعْطِكَ وَ تَصَدَّقْ لِي أُبَارِكْ لَكَ فِي رِزْقِكَ وَصِلْ رَحِمَكَ أَزِدْ فِي عُمْرِكَ وَ أُنْسِي أَجَلَكَ وَ اطْلُبْ مِنِّي الْعَافِيَةَ بِطُوْلِ الصِّحَّةِ وَ اطْلُبِ السَّلاَمَةَ فِي الْوَحْدَةِ وَالإِخْلاَصَ فِي الْوَرَعِ وَ الزُّهْدَ فِ التَّوبَةِ وَ العِبَادَةَ فِي العِلْمِ وَ الغِنَى فِي الْقَنَاعَةِ.

یَابْنَ آدَمَ!! كَيْفَ تَطْمَعُ فِي الْعِبَادَةِ مَعَ الشَّبَعِ وَ كَيْفَ تَطْلُبُ جَلاَءَ الْقَلْب مَعَ كَثْرَةِ النَّومِ وَ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى مَعَ خَوْفِ الْفَقْرِ وَ كَيْفَ تَطْمَعُ فِي مَرْضَاةِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَ احْتِقَارِ الْفُقَرَاءِ والْمَسَاكِين.

فرزند آدمؑ**!** صبر اور خاکساری اختیار کرو تاکہ میں تمھیں سربلند بنا دوں اور میرا شکریہ ادا کرو تاکہ نعمتوں میں اضافہ کر دوں۔ مجھ سے معافی طلب کرو تاکہ میں گناہوں کو معاف کر دوں، اور مجھ سے دعا کرو تاکہ میں قبول کروں اور مجھ سے سوال کرو تاکہ میں عطا کروں۔ میری راہ میں صدقہ دو تاکہ میں تمھیں برکت دوں، اور اپنے قرابتداروں سے اچھا برتاؤ کرو تاکہ تمہاری زندگی بڑھا دوں اور موت کو ٹال دوں۔

مجھ سے طول صحت کے ساتھ عافیت طلب کرو اور تنہائی میں سلامتی کے طلبگار بنو۔ تقوی میں اخلاص، توبہ میں زہد اور قناعت میں مالداری تلاش کرو۔

فرزند آدمؑ**!** بھرے پیٹ میں عبادت کی طمع کیوں رکھتے ہو، اور نیند کی زیادتی کے ساتھ روشنی قلب کی توقع کیوں کرتے ہو۔ فقیری کے خوف کیساتھ خوفِ خدا کی امید کیوں رکھتے ہو، اور فقراء و مساکین کو حقیر بنا کر مرضئ الٰہی کی توقع کیوں رکھتے ہو؟

انیسویں سورت

يَا أَيُّها النَّاسُ!! لاَ عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَ لاَ وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنِ الأَذى وَ لاَ حَسَــــبَ أَرْفَعُ مِنَ الأَدَبِ وَ لاَ شَــفِيْعَ كَالتَّوْبَةِ وَ لاَ عِبَادَةَ كَالعِلْمِ وَ لاَ صَــلاَةَ إِلّا مَعَ الْخَشْــيَةِ وَ لاَ فَقْرَ إِلّا مَعَ الصَّــبْرِ وَ لاَ عِبَادَةَ كَالتَّوفِيقِ وَ لاَ قَرِيْنَ أَزْيَنُ مِنَ الْعَقْلِ وَ لاَ رَفِيقَ أَشْيَنُ مِنَ الْجِهْلِ.

يَابْنَ آدَمَ!! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي لَاَمْلَأُ قَلْبَكَ غِنَىً وَ يَدَيْكَ رِزْقاً وَ جِسْمَكَ رَاحَةً؛ وَ لاَ تَغْفُلْ عَنْ ذِكْرِي فَأَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْراً وَ بَدَنَكَ تَعَباً وَ صَدْرَكَ غَمَّاً وَ هَمَّاً وَ جِسْمَك سُقْماً وَ دُنيَاكَ عُسْرَةً.

انسانو! عقل جیسی کوئی تدبیر نہیں ہے اور اذیت و آزار سے ہاتھ روک لینے جیسا کوئی تقویٰ نہیں ہے۔ ادب سے بلند کوئی حسب نہیں ہے، اور توبہ جیسا کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ علم جیسی کوئی عبادت نہیں ہے اور خوفِ خدا کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔ صبر کے بغیر فقیری میں کوئی حسن نہیں اور توفیق کے بغیر عبادت کا کوئی امکان نہیں ہے۔ عقل سے زیادہ خوبصورت کوئی ہمنشین نہیں ہے اور جہالت سے بدتر کوئی ساتھی نہیں ہے۔

فرزند آدمؑ! میری عبادت کے لئے وقت خالی کرو تاکہ میں تمہارے دل کو بےنیازی سے اور تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر کر تمہارے جسم کو راحت دیدوں اور خبردار میری یاد سے غافل نہ ہونا ،کہ میں تمہارے دل کو فقیری سے اور بدن کو رنج و تعب سے اور سینہ کو ہم و غم سے بھر کر جسم کو کمزوری اور دنیا کو تنگدستی میں مبتلا کر دوں۔

بیسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ! اَلْمَوْتُ يَكْشِفُ أَسْرَارَكَ وَالْقِيَامَةُ تَبْلُو أَخْبَارَكَ وَالكِتَابُ يَهْتِكُ أَسْتَارَكَ فَإذا أَذْنَبْتَ ذَنْباً صَغِيراً فَلا تَنْظُرْ إلَى صِغرِهِ وَلَكِن اُنْظُرْ إلَى مَنْ عَصَيْتَهُ وَ إذا رُزِقْتَ رِزْقاً قَلِيلاً فَلاَ تَنْظُرْ إلَى قِلَّتِهِ وَ لَكِنِ اُنْظُرْ إلَى مَنْ رَزَقَكَ.

يَابْنَ آدَمَ! لاَ تَأْمَنْ مِنْ مَكْرِي فَإنَّ مَكْرِي أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ عَلى الصَّفَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ.

يَابْنَ آدَمَ! هَلْ أَدَّيْتُمْ فَرَائِضِي كَما أمرْتُكُمْ وَهَلْ وَاسيْتُمُ الْمَسَاكِينَ بِأَمْوالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَ هَلْ أَحْسَنْتُمْ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكُمْ وَ هَلْ عَفَوْتُمْ عَمَّنْ ظَلَمَكُمْ وَ هَلْ وَصَلْتُمْ مَنْ قَطَعَكُمْ وَهلْ أَنْصَفْتُمْ مَنْ خَانَكُمْ وَهَلْ كَلَّمْتُمْ مَنْ هَاجَرَكُمْ وَ هَلْ أَدَّبْتُمْ أَوْلاَدَكُمْ وَ هَلْ سَأَلْتُمُ الْعُلَمَاءَ مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ وَ دُنْيَاكُمْ؛ فَإِنِّي لاَ أَنْظُرُ إلَى صُوَرِكُمْ وَ لاَ إِلَى مَحاسِنِكُمْ وَ لَكِنْ أَنْظُرُ إلَى قُلُوبِكُمْ وَ أَعْمَالِكُمْ وَ أرْضَى مِنْكُمْ بِهذِهِ الخِصَال.

فرزند آدمؑ! موت تمھارے راز کھول دے گی اور قیامت تمھاری خبروں کو آشکار کر دے گی اور نامہ عمل تمھارے پردوں کو چاک کر دے گا۔ لہٰذا اگر کوئی گناہ صغیرہ بھی کرو تو اس کے چھوٹے ہونے پر نگاہ نہ کرو بلکہ اسے دیکھو جس کا گناہ کیا ہے۔ اور اگر مختصر رزق بھی مل جائے تو اس کی قلّت کو مت دیکھو بلکہ اس پر نگاہ کرو جس نے دیا ہے۔

فرزند آدمؑ! ہماری تدبیرِ عذاب سے مطمئن نہ ہو جانا کہ ہماری تدبیر اندھیری رات میں چکنے پتھر پر چیونٹی کی رفتار سے زیادہ مخفی ہے۔

فرزند آدمؑ! کیا تم نے ہمارے فرائض کو اس طرح ادا کر دیا ہے جیسے ہم نے حکم دیا تھا اور کیا اپنے جان و مال سے غریبوں سے ہمدردی کی ہے اور کیا برائی کرنے والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا ہے اور کیا ظلم کرنے والوں کو معاف کیا ہے اور کیا قطع تعلق کرنے والوں سے تعلقات رکھے ہیں اور کیا خیانت کرنے والوں کے ساتھ انصاف کیا ہے اور کیا ترک کلام کرنے والوں کے ساتھ کلام جاری رکھا ہے اور کیا اپنی اولاد کو ادب سکھایا ہے اور کیا دین و دنیا کے بارے میں علماء سے سوال کیا ہے؟

یاد رکھو! میں تمھاری شکل اور خوبصورتی کو نہیں دیکھتا ہوں۔ میں تمھارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتا ہوں اور پھر انھیں خصلتوں کی بنا پر راضی ہوتا ہوں۔

اکیسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ! انْظُرْ إِلَى نَفْسِكَ وَإِلَى جَمِيعِ خلْقِي فَإِنْ وَجَدْتَ أَحَداً أَعَزَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَاصْرِفْ كَرَامَتَكَ إِلَيْهِ وَ إِلَّا فَأَكرِمْ نَفْسَكَ بِالتَّوْبَةِ وَ العَمَلِ الصَّالِحِ إِنْ كانَتْ عَلَيْكَ عَزِيزَةً، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّهَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَوْمِ الوَاقِعَةِ وَ يَوْمِ التَّغَابُنِ وَ يَوْمِ الْحَاقَّةِ وَ يَوْمٍ كانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ يَوْمٍ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ وَ يَوْمِ الطَّامَّةِ، وَ يَوْمِ الصَّاخَّةِ وَ يَوْمٍ عَبُوسٍ قمطَرِيرٍ وَ يَوْمٍ لَّا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئاً وَ يَوْمِ الدَّمدَمَةِ وَ يَوْمِ الزَّلْزَلَةِ وَ يَوْمِ القَارِعَةِ، فَاتَّقُوا اللّهَ لِيَوْمِ مَوَاقِعِ الجْبَالِ قَبْلَ الصَّيْحَةِ وَالزِّلْزَالِ إِذَا شَابَ مِنْ هَوْلِهِ الْأَطْفَالُ وَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِيْنَ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا.

فرزند آدمؑ! اپنے نفس اور میری دیگر مخلوقات پر نگاہ کر کے دیکھو۔ اگر کسی کو اپنے سے زیادہ صاحب عزت دیکھو تو اس کا احترام کرو، ورنہ خود اپنے نفس کا احترام کرو لیکن توبہ اور عمل صالح کے ساتھ!

ایمان والو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کا خوف پیدا کرو قیامت کے دن سے پہلے اور اس دن سے پہلے جو واقعہ کا دن ہے، خسارہ کا دن ہے، عذاب برحق کا دن ہے، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، جس دن کسی کو بولنے کی تاب نہ ہوگی اور معذرت کی اجازت نہ ہو گی۔ وہ عظیم مصیبت کا دن ہو گا، چیخ پکار کا دن ہو گا، اس دن کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ وہ ہلاکت کا دن ہو گا، زلزلہ کا دن ہو گا، کھڑکھڑانے والی مصیبت کا دن ہو گا۔

اللہ سے ڈرو اس دن کے بارے میں جب پہاڑ گر پڑیں گے، صور اسرافیل اور زلزلہ سے پہلے۔ جس دن کے ہول سے بچے بوڑے ہو جائیں گے۔

خبردار، ان لوگوں جیسے مت ہو جانا جن کا کہنا ہے کہ ہم نے سن لیا تھا مگر نافرمانی کی تھی۔

بائیسویں سورت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكراً كثِيراً، يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ يَا صَاحِبَ البَيَانِ اسْمَعِ كَلَامِي أَلْوَاناً أَلْوَاناً إِنِّي أَنا اللَّهُ الْمَلِكُ الدّيّانُ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ تَرْجُمَانٌ، بَشِّرْ آكِلَ الرِّبَا وَ العَاقَّ لِوَالِدَيْهِ بِغَضَبِ الرَّحمنِ وَ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ، يَابْنَ آدَمَ إِذَا وَجَدْتَ قَسَاوَةً فِي قَلْبِكَ وَ سُقْماً فِي بَدَنِكَ أَوْ حِرْمَاناً فِي رِزْقِكَ. فَاعْلَمْ يَابْنَ آدَمَ لَا يَسْتَقِيمُ دِيْنُكَ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُكَ وَ قَلْبُكَ وَ لّا يَسْتَقِيمُ قَلْبُكَ حَتَّى يَسْتَقِيمَ لِسَانُكَ وَ لَا يَسْتَقِيمُ لِسَانُكَ حَتَّى تَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّكَ، وَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى عُيُوبِ النَّاسِ وَ نَسِيْتَ عُيُوبَكَ فَقَدْ أَرْضَيْتَ الشَّيْطَانَ وَ أَغْضَبْتَ الرَّحمنَ، يَابْنَ آدمَ لِسَانُكَ أَسَدٌ إنْ أَطْلَقْتَهُ أَهْلَكَكَ وَ هَلَاكُكَ فِي طَرَفِ لسَانك.

ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کیا کرو۔

اے موسیٰؑ بن عمران! اے صاحب بیان، میرے مختلف قسم کے بیانات کو سنو! میں جزا دینے والا حاکم ہوں اور میرے اور تمھارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہے۔

دیکھو! سود کھانے والے اور ماں باپ کی نافرمان اولاد کو اللہ کے غضب اور جہنم کی آگ کی خبر سنا دو۔

فرزند آدمؑ! جب اپنے دل میں سختی، بدن میں بیماری اور روزی میں محرومی دیکھو تو سمجھ لو کہ تم نے غیر ضروری باتوں میں حصہ لیا ہے۔

اولاد آدمؑ! دین درست نہیں ہو سکتا ہے جب تک دل سیدھا نہ ہو اور دل سیدھا نہیں ہو سکتا ہے جب تک زبان درست نہ ہو اور زبان پر قابو نہیں ہو سکتا ہے جب تک اپنے پروردگار سے شرم نہ کرو۔

دیکھو جب تم لوگوں کے عیوب پر نگاہ کرو اور اپنے عیوب کو بھول جاؤ تو سمجھ لو کہ تم نے شیطان کو خوش کیا ہے اور رحمان کو ناراض کیا ہے۔

فرزند آدمؑ! تیری زبان ایک درندہ شیر کے مانند ہے کہ اگر اسے آزاد چھوڑ دیا تو تجھے ہلاک کر دے گی کہ انسان کی ہلاکت اس کی نوکِ زبان سے وابستہ ہے۔

تیئسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ! إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِيْنٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوّاً فَاعْمَلُوا لِلْيَوْمِ الَّذِي تُحْشَرُوْنَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَوْجاً فَوْجاً. وَتَقِفُونَ بَيْنَ يَدَي اللهِ صَفّاً صَفّاً وَتَقْرَئوْنَ الكِتَابَ حَرْفاً حَرْفاً وَتُسْأَلُونَ عَمَّا تَعْمَلُونَ سِرّاً وَجَهْراً، ثُمَّ يُسَاقُ الْمُتَّقُونَ إِلَى الْجِنَانِ وَفْداً وَفْداً وَالْمُجْرِمُونَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْداً وِرْداً كَفَاكُمْ مِنَ اللَّهِ وَعْداً وَ وَعِيداً، أَنَّكَ تكلَّمْتَ فِيما لَا يَعْنِيكَ،

فَأنا اللَّهُ فَأعرِفُونِي، وَ أَنَا الْمُنْعِمُ فَاشْكُرُونِي، وَ أَنَا الغَفَّارُ فاسْتَغْفِرُونِي وَ أَنَا الْمَقْصُودُ فَاقْصِدُونِي، وَ أَنَا الْعَالِمُ بِالسَّرائِرِ فَاحْذَرُونِي.

اولاد آدم! شیطان تمهارا کهلا ہوا دشمن ہے، اسے اپنا دشمن قرار دو۔ اور اس دن کے لئے کام کرو جس دن گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے اور اس کے سامنے صف باندھ کر کهڑے ہو گے اور اپنے نامہ اعمال کا ایک ایک حرف پڑھو گے، اور ظاہر و باطن جو بهی عمل کیا ہے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اس کے بعد پرہیزگار افراد گروہ در گروہ مالک کی بارگاہ میں حاضر کئے جائیں گے اور مجرم افراد جہنم میں پهینک دئے جائیں گے۔ اللہ کی طرف سے وعدہ و وعید کے لئے یہی بات کافی ہے۔

میں اللہ ہوں مجهے پہچانو۔ میں محسن ہوں میرا شکریہ ادا کرو۔ میں غفّار ہوں مجه سے بخشش طلب کرو۔ میں مقصود و مطلوب ہوں میرا ارادہ کرو، اور میں ظاہر و باطن کا جاننے والا ہوں لہٰذا مجه سے ڈرو۔!

چوبیسویں سورت

شَـهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلهَ إِلَّا هُوَ وَ الْمَلَائِكَةُ وَ أُولُوا العِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْـطِ لَا إِلهَ إِلَّا هُوَ العَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ بَشِّرْ كُلَّ محسِنٍ بِالْجَنَّةِ وَ كُلُّ مُسِيءٍ هَالِكٌ خَاسِرٌ وَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ فَأَطَاعَهُ نَجَا وَ مَنْ عَرَفَ الشَّـيْطَانَ فَعَصَـاهُ سَـلِمَ وَ مَن عَرَفَ الْحَقَّ فَاتَّبَعَهُ أَمِنَ وَ مَنْ عَرَفَ الْباطِلَ فَاتّقَاهُ فَازَ وَ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيا فَرَفَضَـها خَلَصَ وَ مَنْ عَرَفَ الآخِرَةَ فَطَلَبَهَا وَصَـلَ إِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَـاءُ وَ إِلَيْهِ تُقْلَبُونَ،

يَابْنَ آدَمَ!! إذَا كانَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَكَفَّلَ لَكَ بِرِزْقِكَ فَطُولُ اهْتِمامِكَ لِماذَا، وَإِذَا كانَ الخَلْقُ مِنِّي حَقّاً فَالْبُخْلُ لِماذا وَ إِذا كَانَ ابْلِيسُ عَدُوّاً لِي فَالْغَفْلَةُ لِماذا وَ إِذا كانَ الْحِسَابُ وَ الْمُرُورُ على الصِّرَاطِ حَقًّا فَجَمْعُ الْمَالِ لِماذَا وَ إِنْ كَانَ عِقَابُ اللَّهِ حقّاً فَالْمَعْصِيَةُ لِماذَا وَ إِنْ كانَ ثَوَابُ اللَّهِ تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ حَقًّا فَالاستِرَاحَةُ لِمَاذَا وَ إِنْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَضَائِي وَ قَدَرِي فَالْجَزْعُ لِماذَا لِكَيلا تَأْسَوا عَلى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوا بِما آتِيكُمْ.

اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کے ملائکہ اور عدل کے ساتھ قیام کرنے والے اہل علم بھی اس کی توحید کے گواہ ہیں۔

بیشک اس خدائے عزیز و حکیم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور دین اس کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

نیک کرداروں کو جنت کی بشارت دے دو، اور بدکرداروں کو ہلاکت اور خسارہ کی خبر سنا دو۔

جو اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو شیطان کو پہچان کر اس کی نافرمانی کرے گا وہ سلامت رہ جائے گا۔

حق کو پہچان کر اس کا اتباع کرنے والا محفوظ ہے، اور باطل کو پہچان کر اس سے الگ رہنے والا کامیاب ہے۔ دنیا کو پہچان کر اسے ترک کر دینے والا چھٹکارا پا جائے گا، اور آخرت کو پہچان کر اس کا طلب کرنے والا مقصد تک پہنچ جائے گا۔

اللہ جسے چاہتا ہے منزل تک پہنچا دیتا ہے اور تم سب کو پلٹ کر اسی کی بارگاہ میں جانا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب خدا نے تیرے رزق کی ضمانت لے لی ہے تو اسقدر طویل اہتمام کیوں ہے؟ اور جب خرچ کی تلافی برحق ہے تو بخل کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب ابلیس تیرا دشمن ہے تو پھر یہ غفلت کیوں ہے؟ اور جب حساب اور صراط سے گزرنا برحق ہے تو مال جمع کرنے کا سبب کیا ہے؟ جب عذاب الہٰی برحق ہے تو معصیت کا جواز کیا ہے؟ اور جب ثواب خدا طے شدہ ہے تو آرام کیوں کیا جا رہا ہے؟ اور جب ہر شے کا تعلق میرے فیصلوں سے ہے تو یہ فریاد کیوں ہے؟

بات تو جب ہے کہ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، اور جو مل جائے اس پر اکڑ نہ جاؤ۔

پچیسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! أَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَإِنَّ الطَّرِيْقَ بَعِيدٌ بَعِيدٌ وَجَدِّدِ السَّفِينَةَ فإِنَّ البَحْرَ عَمِيقٌ عَمِيقٌ وَ خَفِّفِ الحْمْلَ فَإِنَّ الصِّراطَ دقِيقٌ دَقِيقٌ وَ أَخْلِصِ الْعَمَلَ فَإِنَّ النَّاقِدَ بَصِيرٌ بَصِيرٌ وَ أَخِّرْ نَوْمَكَ إِلَى الْقَبْرِ وَ فَخْرَكَ إِلَى الْمِيْزانِ وَ شَهْوَتَكَ إلَى الجْنَّةِ وَ رَاحَتَكَ إِلَى الآخِرَةِ وَ لَذّتَكَ إلَى الحُورِ الْعِينِ وَ كُنْ لي أَكُنْ لَكَ وَ تَقَرَّبْ إِلَيَّ باستِهانَةِ الدُّنْيا وَ تَبَعَّدْ عَنِ النَّارِ لِبُغْضِ الفُجّارِ وَ حُبِّ الأَبْرَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ.

فرزند آدمؑ! زاد راہ زیادہ فراہم کرو کہ راستہ بہت دور کا ہے، اور کشتی کو درست رکھو کہ سمندر بہت گہرا ہے۔ بوجھ کو ہلکا رکھو کہ صراط بہت باریک ہے اور عمل کو خالص رکھو کہ پرکھنے والا بہت باریک نظر رکھنے والا ہے۔

اپنی نیند کو قبر کے لئے اور اپنے فخر کو میزانِ حساب کے لئے اٹھا رکھو۔ اپنی خواہشات کو جنت کے لئے اور اپنی راحت کو آخرت کے لئے اور اپنی لذت کو حورالعین کے لئے اٹھا کے رکھو۔

تم میرے ہو جاؤ تاکہ میں تمہارا ہو جاؤں۔ دنیا کو حقیر سمجھ کر مجھ سے قریب ہو جاؤ اور فاسقوں سے نفرت اور نیک کرداروں سے محبت کر کے جہنم سے دور ہو جاؤ کہ اللہ نیک عمل کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

چھبیسویں سورت

يَا بَنِي آدَمَ!! كَيفَ تَعْصُونِي وَ أَنْتُمْ تَجْزَعُونَ مِنْ حَرِّ الشَّمْسِ وَ الرَّمْضَاء وَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَهَا سَبْعُ طَبَقَاتِ فِيْهَا نِيْرَانٌ تَأْكُلُ بَعْضُهَا بَعْضاً وَ فِي كُلِّ مِنْهُ سَبْعُونَ أَلْفَ وَادٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ وَادٍ سَبْعُونَ أَلْفَ شُعْبَةٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ شُعْبَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَدِيْنَةٍ مِنَ النارِ وَ فِي كُلِّ مَدِيْنَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ قَصْرٍ مِنَ النّارِ وَ فِي كُلِّ قَصْرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ دَارٍ أَلْفَ بَيْتٍ مِنَ النّارِ وَ فِي كل بَيْتٍ سَبْعُونَ أَلْفَ بِئْرٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ بِئْرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ تابوتٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ تابُوتِ سَبْعُونَ أَلْفَ شَجَرَةٍ مِنَ الزَّقُّومِ وَتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ وَتَدٍ مِنَ النَّارِ مَعَ كُلِّ وَتَّدٍ سَبْعُونَ أَلْفَ سِلْسِلَةٍ مِنَ النَّارِ وَ فِي كُلِّ سِلْسِلَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ ثُعْبَانٍ مِنَ النّارِ وَطُولُ كُلِّ ثُعْبَانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ ذراعٍ وَ فِي جَوْفِ كُلِّ ثُعْبانٍ بَحْرٌ مِنَ السَّمِّ الأَسْودِ وَ فِيْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ عَقْرَبٍ مِنَ النّارِ وَ لِكُلِّ عَقْرَبٍ سَبْعُونَ أَلْفَ ذَنبٍ مِنَ النّارِ وَطُوْلُ كُلِّ ذَنبٍ سَبْعُونَ أَلْفَ فَقَارَةٍ وَ فِي كُلِّ فَقَارَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ رطْلٍ مِنَ السّمِّ الأَحْمَرِ فَبِنَفْسِي أَحْلِفُ وَ الطورِ وَ كِتَابٍ مَسْطُورٍ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ وَ البَيْتِ الْمَعمُورِ وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوعِ والْبَحْر الْمَسْجُورِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! مَا خَلَقتُ هَذِهِ النّيْران إِلَّا لِكُلِّ كَافِرٍ وَ بَخِيلٍ وَ نَمّامٍ وَ عَاقٍ لِوالدَيْه وَ مَانِعِ الزّكَاةِ وَ آكِلِ الرِّبا وَ الزَّانِي وَ جَامِعِ الْحَرَامِ وَ نَاسِي الْقُرآنِ وَ مؤذِي الْجِيْرَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمل صَالِحاً فَارْحَمُوا أنْفُسَكُمْ يَا عَبِيدِي فَإِنَّ الْأَبْدَانَ ضَعِيْفَةٌ وَالسَّفرُ بَعيدة والْحِمْلُ ثَقِيلٌ وَ الصِّرَاطُ دَقِيقُ وَالنَّارُ لظى وَالْمُنَادِي إسرافيلُ والقَاضِي رب العالَمين-

اے اولاد آدمؑ! تم میری نافرمانی کی جرأت کس طرح کرتے ہو جب کہ آفتاب کی گرمی اور ریت کی تپش سے بھی گھبرا جاتے ہو۔

یاد رکھو جہنم کے سات طبقات ہیں اور ان میں ایسی آگ ہے جو ایک دوسرے کو کھا جاتی ہے۔

جہنم کے ہر طبقہ میں ۷۰ ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں آگ کے ۷۰ہزار شعبے ہیں، اور ہر شعبے میں آگ کے ۷۰ ہزار شہر ہیں، اور ہر شہر میں آگ کے ۷۰ ہزار قصر ہیں، اور ہر قصر میں آگ کے ۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں آگ کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں اور ہر کمرہ میں آگ کے ۷۰ ہزار کنویں ہیں، اور ہر کنویں میں آگ کے ۷۰ ہزار صندوق ہیں اور ہر صندوق میں آگ کے ۷۰ ہزار درخت ہیں اور ہر درخت کے نیچے آگ کی ۷۰ ہزار میخیں ہیں اور ہر میخ کے ساتھ آگ کی۷۰ ہزار زنجیریں ہیں اور ہر زنجیر میں ۷۰ ہزار سانپ لپٹے ہوئے ہیں، اور ہر سانپ کی لمبائی ۷۰ ہزار ہاتھ کی ہے اور ہر سانپ کے پیٹ میں سیاہ زہر کا ایک سمندر ہے جس میں ۷۰ ہزار بچّھو ہیں اور ہر بچّھو کی آگ کی ۷۰ ہزار دُم (ڈنک)ہیں اور ہر دُم(ڈنک) کی لمبائی ۷۰ ہزار فقارہ (ریڑھ کی ہڈی) کے برابر ہے، اور ہر فقارہ میں ۷۰ ہزار رطل سرخ زہر ہے۔

میں اپنی ذات اقدس، کوہ طور اور اس کتاب مسطور کی قسم کھا کر کہتا ہوں جسے کشادہ کاغذ پر لکھا گیا ہے، اور بیت معمور، بلند ترین آسمان اور بھڑکتے ہوئے سمندر کی قسم کہ میں نے یہ ساری سزا کافر، کنجوس، چغل خور، والدین کے نافرمان، زکوٰۃ نہ دینے والے، سود کھانے والے، زنا کار، حرام جمع کرنے والے، قرآن کو بھلا دینے والے اور ہمسایہ کو اذیت دینے والے افراد کے لئے جمع کی ہے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں۔

لہٰذا، اپنے نفسوں پر رحم کرو، کہ تمھارے بدن بہت کمزور ہیں۔ سفر بہت طولانی ہے، بوجھ بہت بھاری ہے، راستہ بہت باریک ہے، آگ بھڑکتی ہوئی ہے۔ آواز دینے والے اسرافیل ہیں اور فیصلہ کرنے والا رب العالمین ہے۔

ستائیسویں سورت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ!! كَيْفَ رَغِبْتُمْ وَ رَضِيْتُمْ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهَا فَانِيَةٌ وَنَعِيْمُهَا زَائِلَةٌ وَ حَيَاتُهَا مُنْقَطِعَةٌ فَإِنَّ عِنْدِي لِلْمُطِيْعِيْنَ الْجِنَانَ بِأَبْوَابِهَا الثَّمانِيَةِ فِي كُلِّ جَنَّةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ رَوْضَةٍ مِنَ الزَّعْفَرَانِ، وَ كُلّ رَوْضَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَدِينَةٍ مِنَ اللُّؤلُوءِ والْمَرجَانِ، وَ فِي كُلِّ مَدِينَة سَبْعُونَ أَلْفَ قَصْرٍ مِنَ اليَاقُوتِ، وَ فِي كُلّ قَصرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ مِنَ الزَّبَرْجدِ، وَ فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفَ بَيْتٍ مِنَ الذَّهَبِ، وَ فِي كُلّ بَيْتٍ سَبْعُؤنَ أَلْفَ دُكَّانٍ مِنَ الفِضَّةِ، وَ فِي كُلِّ دُكَّانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَائِدَةٍ وَ عَلى كُلِّ مَائِدَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ صَبْحَةٍ مِنَ الْجَوْهَرِ، وَ فِي كُلِّ صَفْحَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الطَّعَامِ، وَ عَلى حَوْلِ كُلِّ دُكَّانٍ سَبْعُونَ أَلّفَ سَرِيرٍ مِنَ الذَّهَبِ الأَحْمَرِ، وَعَلى كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ فِرَاشٍ مِنَ الْحَرِيرِ وَ الدِّيْبَاجِ وَالإِسْتَبْرَقِ، وَ عَلى حَوْلِ كُلِّ سَرِيرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ نَهْرٍ مِنْ مَاءِ الْحَيَوَانِ واللَّبَنِ والْخَمْرِ والْعَسَلِ الْمُصَفَّى، وَ فِي كُلِّ نَهْرٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لَوْنٍ مِنَ الثِّمَارِ وَ كَذَلِكَ فِي كُلِّ بيتٍ سَبْعُونَ أَلْفَ خَيْمَةٍ مِنَ الأَرْغَوَانِ، وَفِي كُلّ خَيْمَةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ فِرَاشٍ، وَعَلى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُونَ أَلْفَ حَوْرَاء مِنَ الْحُوْرِ العِيْنِ بَيْنَ يَدَيها سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيْفَةٍ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ، وَ عَلى رَأْسِ كُلِّ قَصْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُصُورِ سَبْعُونَ أَلْفَ قُبَّةٍ مِنَ الْكَافُورِ، وَ فِي كُلِّ قُبَّةٍ سَبْعُونَ أَلْفَ هَدِيَّةٍ مِنَ الرَّحمنِ الَّتِي لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَا خَطَرَ عَلى قَلْبِ بَشَرٍ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخيرُونَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ وَ حُورٌ عِيْنٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُونِ جَزَاءَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَ لَا يَمُوتُونَ وَ لَا يَبْكُونَ وَ لَا يَحْزَنُونَ وَ لَا يَهْرَمُونَ وَ لَا يَتَعَبَّدُونَ وَ لَا يَصُومُونَ وَ لَا يُصَلُّونَ وَ لَا يَمْرَضُونَ وَ لَا يَبولُونَ وَ لَا يَتغَوَّطُونَ وَ لَا يَنْمُونَ وَ لَا يَمَسَّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ، فَمَنْ طَلَبَ رِضَائِي وَ دَارَ كَرَامَتِي وَ جوارِي فَلْيَطْلُبها بِالصَّدَقَةِ والاستِهَانَةِ بِالدُّنْيَا وَالْقَنَاعَةِ بِالقَلِيْلِ شَهِدت نَفْسِي أنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنَا وَ عِيْسىٰ وَ عُزَيْرٌ عَبْدَانِ مِنْ عِبَادِي وَ رَسُولَانِ مِنْ رُسُلِي.

اے لوگو! تم دنیا کی طرف کس طرح راغب ہو گئے اور اس سے کس طرح خوش ہو گئے جب کہ وہ فنا ہونے والی، اس کی نعمتیں زائل ہونے والی اور اسکی زندگی ختم ہونے والی ہے۔

ہمارے پاس اطاعت گذاروں کے لئے آٹھ دروازوں والی جنتیں ہیں۔ ہر جنت میں زعفران کے ۷۰ ہزار باغات ہیں اور ہر باغ میں لولؤ و مرجان کے ۷۰ ہزار شہر ہیں، اور ہر شہر میں یاقوت کے ۷۰ ہزار قصر ہیں اور ہر قصر میں زمرّد کے ۷۰ ہزار مکانات ہیں اور ہر مکان میں سونے کے ۷۰ ہزار کمرے ہیں، اور ہر کمرہ میں چاندی کے ۷۰ ہزار مرکز ہیں اور ہر مرکز میں ۷۰ ہزار دسترخوان ہیں، اور ہر دسترخوان پر جواہرات کی ۷۰ ہزار کشتیاں ہیں اور ہر کشتی میں ۷۰ ہزار قسم کے کھانے ہیں، اور ہر مرکز کے گرد ۷۰ ہزار سرخ سونے کے تخت ہیں اور ہر تخت پر ریشم و دیبا کے ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر تخت کے گرد ۷۰ ہزار آب حیات، دودھ، شراب اور شہد کی نہریں جاری ہیں اور ہر نہر میں ۷۰ ہزار قسم کے پھل ہیں۔

اور اسی طرح ہر گھر میں ۷۰ ہزار کافوری رنگ کے خیمے ہیں اور ہر خیمہ میں ۷۰ ہزار بستر ہیں اور ہر بستر پر ۷۰ ہزار کشادہ چشم حوریں ہیں اور ہر حور کے سامنے ۷۰ ہزار کنیزیں ہیں جیسے سفید انڈے۔

اس کے بعد ہر محل کے اوپر ۷۰ ہزار کافور کے قبے ہیں اور ہر قبہ میں پروردگار کے وہ ۷۰ ہزار ہدیہ ہیں جنھیں نہ کسی نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سُنا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آیا ہے۔

پھر وہ میوے ہیں جنھیں وہ پسند کرتے ہیں۔ اور پرندوں کا گوشت ہے جس کی وہ خواہش رکھتے ہیں اور کشادہ چشم حوریں ہیں جو سربستہ موتیوں کی طرح چمکدار ہیں اور یہ نیک عمل کرنے والوں کا بدلہ ہے، جو نہ مریں گے، نہ روئیں گے، نہ رنجیدہ ہوں گے، نہ بوڑھے ہوں گے، نہ وہاں عبادت کریں گے، نہ وہاں روزہ و نماز کریں گے، نہ بیمار ہوں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے، نہ سوئیں گے، نہ انھیں رنج و غم ہو گا اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

لہٰذا جو شخص میری رضا، میری کرامت کی منزل اور میرا ہمسایہ بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اس مرتبہ کو صدقہ کے ذریعہ، دنیا کو حقیر سمجھ کر اور تھوڑے سے مال پر قناعت کر کے حاصل کر لے۔

میں خود اپنی ذات کے لئے گواہ ہوں کہ میرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ عیسیٰ اور عُزیر دونوں میرے بندے اور میرے رسولوں میں سے رسول ہیں۔

اٹھائیسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! اَلْمَالُ مَالِي وَ أَنْتَ عَبْدِي وَ مَالَكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ وَ مَا لَبِسْـــتَ فَأَبْلَيْتَ وَ مَا تَصَـدَّقْتَ فَأَبْقَيْتَ وَ مَا ذَخَرْتَ فَحَظكَ مِنْهُ الْمقتُ وَ إِنَّمَا أَنْتَ عَلى ثَلَاثَةِ أَقْسَـامٍ فَوَاحِدٌ لِي وَ وَاحِدٌ لَكَ ذَخَرْتَ فَحَظكَ مِنْهُ الْمقتُ وَ إِنَّمَا أَنْتَ عَلى ثَلاثَةِ أَقْسَامٍ فَوَاحِدٌ لِي وَ وَاحِدٌ لَكَ وَ وَاحِدٌ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَأَمَّا الَّذِي لِي فَرُوحُكَ وَ أَمَّا الَّذِي لَكَ فَعَمَلُكَ وَ أَمَّا الَّذِي بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَمِنْكَ الدُّعَاءُ وَ مِنِّي الإِجَابَةُ.

يَا بْنَ آدَمَ!! تَوَرَّعْ تَعْرِفْنِي وَ تَجَوَّعْ تَرَنِي وَاعْبُدنِي تَجِدْنِي وَ تَفَرَّدْ تَصِلْنِي. يَا بْنَ آدَمَ!! إذا كانَتِ الْمُلُوكُ تَدْخُلُ النَّارَ بِالْجَوْرِ وَالْعَرَبُ بِالْعَصَبِيَّةِ وَ الْعلَمَاءُ بِالْحَسَدِ وَالْفُقَراءُ بِالْكِذْبِ وَ التُّجّارُ بِالْخِيَانَةِ وَ الْحُرَّاثُ بِالْجَهَالَةِ وَ الْعُبَّادُ بِالرِّيَاءِ وَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْكِبْرِ وَ الْقُرّاءُ بِالْغَفْلَةِ وَ الصُبَّاغُ بِالْغشِّ وَ مَانِعُ الزَّكاةِ بِمَنْعِ الزَّكاةِ فَأَيْنَ مَنْ يَطْلُبُ الْجَنَّةَ.

فرزند آدمؑ! سارا مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے۔ تیرا حصہ صرف اتنا ہی ہے جتنا کھا کر فنا کر دیا ہے اور پہن کر پرانا کر دیا ہے یا صدقہ دے کر محفوظ کر لیا ہے ورنہ جو ذخیرہ کر لیا ہے اس کا انجام صرف غیظ و غصّہ ہے۔

تمھاری زندگی کے تین حصّے ہیں۔ ایک میرے لئے ہے، ایک تمھارے لئے ہے اور ایک مشترک ہے۔

جو میرے لئے ہے وہ تمھاری روح ہے، اور جو تمھارے لئے ہے وہ تمھار عمل ہے اور جو مشترک ہے وہ تمھاری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت ہے۔

فرزند آدمؑ! تقویٰ اختیار کر، تا کہ مجھے پہچان لے، اور بھوک برداشت کر، تاکہ مجھے دیکھ لے اور میری عبادت کر، تاکہ مجھے حاصل کر لے۔

فرزند آدمؑ! اگر بادشاہ اپنے ظلم کی بنا پر جہنم میں جائیں گے اور عرب اپنے تعصب کی بناپر – اور علماء اپنے حسد کی بنا پر – اور فقراء اپنے جھوٹ کی بنا پر– اور تاجر اپنی بی ایمانی کی بنا پر – اور کسان اپنی جہالت کی بنا پر – اور عبادت گذار ریاکاری کی بنا پر – اور مالدار اپنے تکبر کی بنا پر – اور قاریانِ قرآن غفلت کی بنا پر – اور زرگر ملاوٹ کی بنا پر اور زکوٰۃ نہ دینے والے زکوٰۃ ادا نہ کر کے جہنم میں چلے جائیں گے تو جنت کا طلبگار کون ہو گا؟

انتیسویں سورت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَ لاَ تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسلِمُونَ.

يَابْنَ آدَمَ!! مَثَلُ الْعَمَلِ بِلاَ عِلْمٍ كَمَثَلِ الرَّعْدِ بِلاَ مَطَرٍ وَ مَثَلُ الْعِلْمِ بِلاَ عَمَلٍ كَمَثَلِ الشَّجَرِ بِلاَ ثَمَرٍ وَ مَثَلُ الْعِلْمِ بِلاَ زُهْدٍ وَ خَشْيَةٍ كَالْمَالِ بِلاَ زَكَاةٍ وَالطَّعَامِ بِلاَ مِلْحٍ وَ كَزَرْعٍ عَلى الصَّفَا وَ مَثَلُ الْعِلْمِ عِنْدَ الْأَحْمَقِ كَمَثَلِ الدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ عِنْدَ البَهِيْمَةِ وَ مَثَلُ الْقُلُوبِ القَاسِيَةِ كَمَثَلِ الْحَجَرِ الثَّابِتِ فِي الْمَاءِ وَ مَثَلُ الْمَوْعِظَةِ عِنْدَ مَنْ لاَ يَرْغَبُ فِيهَا كَمَثَلِ الْمِزْمَارِ عِنْدَ أَهْلِ الْقُبُورِ وَ مَثَلُ الصَّدَقَةِ بِالْحَرَامِ كَمَثَلِ مَنْ يَغْسِلُ الْعَذَرَةَ بِبَوْلِهِ وَ مَثَلُ الصَّلَاةِ بِلاَ زَكَاةِ الْمَالِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ بِلاَ رُوحٍ وَ مَثَلُ الْعَمَلِ بِلاَ تَوْبَةٍ كَمَثَلِ البُنْيَانِ بِلاَ أَسَاسٍ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا القَوْمُ الْخَاسِرُونَ.

ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے۔ اور خبردار اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گذار نہ بن جانا۔

فرزند آدمؑ! علم کے بغیر عمل وہ گرج ہے جس میں بارش نہ ہو، اور عمل کے بغیر علم وہ درخت ہے جس میں پھل نہ ہو۔ خوف خدا، اور پرہیزگاری کے بغیر علم وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے، یا وہ کھانا ہے جس میں نمک نہ ہو، اور وہ زراعت ہے جو چکنے پتھر پر کی جائے۔

احمق کے پاس علم وہ یاقوت اور موتی ہے جو کسی جانور کے ہاتھ لگ جائے۔ سنگدل انسان کی مثال اس پتھر کی ہے جسے پانی میں ڈال دیا جائے۔ رغبت نہ رکھنے والے کو نصیحت کرنا قبرستان میں بانسری بجانے کے مانند ہے اور مال حرام کا صدقہ نکالنا پیخانہ کو پیشاب سے دھونے کے مرادف ہے۔ مال بلا زکوٰۃ مثل جسم بلا روح ہے اور عمل بلا توبہ مثل عمارت بلا اساس ہے۔

کیا یہ لوگ الہٰی تدبیر(عذاب) کی طرف سے مطمئن ہو گئے ہیں جب کہ یہ اطمینان صرف خسارہ والوں کو حاصل ہوتا ہے۔

تیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! بِقَدْرِ مَا يَمِيْلُ قَلْبُكَ إِلَى الدُّنْيَا أَخْرِج مَحَبَّتِي عَنْ قَلْبِكَ فَأَنِّي لاَ أَجْمَعُ حُبِّي وَ حُبَّ الدُّنْيا فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ أَبَداً تَجَرَّدْ لِعِبَادَتِي وَ أَخْلِصْ مِنَ الرِّيَاءِ عَمَلَكَ حَتَّى أُلْبِسَكَ لِبَاسَ مَحَبَّتِي أَقْبِلْ إِلَيَّ وَ تَفَرَّغْ لِذِكْرِي أَذْكُرْكَ عِنْدَ مَلاَئِكَتِي، يَا بْنَ آدَمَ أذْكُرْنِي تَذَلُّلا أَذْكُرْكَ تَفَضُّلاً أذْكُرْنِي بِمُجَاهَدَةٍ اذْكُرْكَ بِمُشَاهَدَةٍ اذْكُرْنِي فِي فَوْقِ الأَرْضِ أَذْكُرْكَ تَحْتَ الأَرْضِ اذْكُرْنِي فِي النِّعْمَةِ وَ الصِّحَّةِ أَذْكُرْكَ فِي الشِّدَّةِ وَ الْوَحْدَةِ أذْكُرْنِي بِالطَّاعَةِ أذْكُرْكَ بِالْمَغْفِرَةِ أذْكُرنِي فِي الصِّحَّةِ وَ الْغِنَاءِ أَذْكُرْكَ فِي الْفَقْرِ وَ الْغِنَاءِ عناءِ أذْكُرْنِي بِالصِّدْقِ وَ الصَّفَاءِ أَذْكُرْكَ بِالْمَلإِ الأَعْلَى اذْكُرْنِي بِالْإِحْسَانِ إِلَى الفُقَراء أُذْكُرْنِي بِالتَّضَرُّعِ أَذْكُرْكَ بالتَّكَرُّمِ أذْكُرْنِي بِالْعُبُودِيَّةِ أَذْكُرْكَ بِالرُّبُوبِيَّةِ أُذْكُرْنِي بِالتَّضَرُّعِ أَذْكُرْكَ بِالتَّكَرُّمِ أُذْكُرْنِي بِالتَّلَفظِ أَذْكُرْكَ بِالتَّلَطفِ اذْكُرْنِي بِتَرْكِ الدُّنْيَا أَذْكُرْكَ بِنَعِيْمِ الْبَقَاءِ اذْكُرْنِي فِي الشِّدَّةِ الْهَالِكَةِ أَذْكُرْكَ بِالنَّجَاةِ الْكَامِلَةِ.

فرزند آدمؑ! جس قدر تیرا دل دنیا کی طرف مائل ہو اسی قدر میری محبّت کو اپنے دل سے نکال دے کہ میں اپنی محبّت کو محبّتِ دنیا کے ساتھ کسی دل میں جمع نہ ہونے دوں گا۔ میری عبادت کے لئے دنیا سے الگ ہو جا، اور عمل کو ریاکاری سے خالص بنا لے تاکہ میں تجھے اپنی محبّت کا لباس پنھا دوں۔

میری طرف متوجہ ہو جا اور میری یاد کے لئے فراغت پیدا کر لے، تاکہ میں ملائکہ کے درمیان تیرا ذکر کروں۔

فرزند آدمؑ! مجھے تواضع و خاکساری کے ساتھ یاد کر تاکہ میں تیرا ذکر خوبیوں کیساتھ کروں ۔ اور مجھے جہاد نفس کے ساتھ یاد کر تاکہ میں تجھے مشاہدہ کے ساتھ یاد کروں۔

تو مجھے زمین کے اوپر یاد کر میں تجھے زمین کے نیچے یاد رکھوں گا۔ تو مجھے نعمت اور صحت میں یاد کر میں تجھے شدت اور تنہائی میں یاد رکھوں گا۔

تو مجھے اطاعت کے ساتھ یاد کر میں تجھے مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے صحت اور مالداری میں یاد کر میں تجھے فقیری اور مصیبت میں یاد کروں گا۔

تو مجھے صدق و صفا کے ساتھ یاد کر میں تجھے آسمان کی فضاؤں میں یاد کرونگا۔ تو مجھے غریبوں کے ساتھ احسان کر کے یاد کر میں تجھے جنت الفردوس کے ساتھ یاد کروں گا۔

تو مجھے بندگی کے ساتھ یاد کر میں تجھے ربوبیت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے گڑگڑا کر یاد کر میں تجھے کرامت کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے الفاظ سے یاد کر، میں تجھے لطف و کرم سے یاد کروں گا۔ تو مجھے ترک دنیا کے ذریعہ یاد کر، میں تجھے نعمتِ بقا کے ساتھ یاد کروں گا۔ تو مجھے ہلاک کرنے والی شدت میں یاد کر میں تجھے کامل نجات کے ساتھ یاد کروں گا۔!

اکتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! أُذْكُرْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ؛ ادْعُونِي بِلَا غَفْلَةٍ أَسْتَجِبْ لَكُمْ بِلاَ مُهْلَةٍ، أُدْعُونِي بِالْقُلُوبِ الْخَالِيَةِ أَسْـــتَجِبْ لَكُمْ بِالدَّرَجَاتِ العَالِيَةِ، أُدْعُونِي بِالْإِخْلاَصِ وَ التَّقْوَى أَسْـــتَجِبْ بِالْجَنَّةِ الْمَأْوَى، أُدْعونِي بِالْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ أَجْعَلْ لَكُمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ فَرَجاً وَ مَخرَجاً، ادْعُونِي بِالْأَسْمَاءِ الْعُلْيَا أَسْـتَجِبْ لَكُمْ بِبُلُوغِ الْمَطَالِبِ الْأَسْنَاءِ، أُدْعُونِي فِي دَارِ الْخَرَابِ وَ الْفَنَاءِ أَسْتَجِبْ لَكُمْ فِي دَارِ الثَّوابِ وَ البَقَاءِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! كَمْ تَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ وَ فِي قَلْبِكَ غَيْرُ اللَّهِ وَ لِسَانُكَ يَذْكُرُ اللَّهَ وَ تَخَافُ غَيْرَ اللَّهِ وَ تَرْجُو غَيْرَ اللَّهِ وَ لَوْ عَرَفْتَ اللَّهَ لَما أَهَمَّكَ غَيْرُ اللَّهِ وَ تُذْنِبُ وَ لاَ تَسْتَغْفِرُ فَأَنَّ الاِسْتِغْفَارَ مَعَ الْإِصْرَارِ تَوْبَةُ الكَاذِبِيْنَ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ.

فرزند آدمؑ! مجھے یاد کر میں قبول کر لوں گا۔ اور مجھ سے غفلت کے بغیر دعا کر میں تیری دعا کو فوراً مستجاب کر لوں گا۔

تم مجھے خالی دلوں سے یاد کرو میں تمھیں بلند درجات کے ذریعہ یاد کروں گا۔ تم مجھے اخلاص اور تقویٰ کے ساتھ یاد کرو میں تمھیں جنت الفردوس کے ذریعے یاد کروں گا۔ تم مجھے امید و خوف کے ذریعہ یاد کرو میں تمھارے لئے ہر مشکل سے نکلنے کے راستے بنا دوں گا۔

تم مجھے بلند ترین ناموں سے یاد کرو میں بلند ترین مقاصد تک پہنچانےکے ذریعہ تمھیں یاد کروں گا۔

تم مجھے تباہی اور فنا کے گھر میں یاد کرو میں تمھیں ثواب اور بقا کی منزل پر یاد رکھوں گا۔

فرزند آدمؑ! کب تک تو اللہ اللہ کہتا رہے گا اور تیرے دل میں غیر خدا کی بستی رہے گی اور کب تک تیری زبان نام خدا لیتی رہے گی اور تیرے دل میں غیر خدا کا خوف رہے گا اور تو غیر خدا سے امید رکھے گا۔

اگر تو نے خدا کو پہچان لیا ہوتا تو غیر خدا کی کوئی اہمیت نہ ہوتی۔ مگر مشکل یہ ہے کہ تو گناہ کرتا ہے اور استغفار نہیں کرتا ہے۔ جب کہ استغفار اصرارِ گناہ کیساتھ جھوٹوں کی توبہ کے مرادف ہے۔ اور تیرا خدا، اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

بتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! أَجَلُكَ يَضْحَكُ بِأَمَلِكَ وَ قَضَائِي يَضْحَكُ مِنْ حَذَرِكَ وَ تَقْدِيرِي يَضْحَكُ مِنْ تَدْبِيْرِكَ وَ آخِرَتِي تَضْحَكُ مِنْ دُنْيَاكَ وَ قِسْمَتِي تَضْحَكُ مِنْ حِرْصِكَ فَإِنَّ رِزْقَكَ مَوْزُونٌ مَعْرُوفٌ مَكْتُوبٌ مَخْزُونٌ؛ فَبَادِرْ لِلْمَوْتِ بِعَمَلِكَ الْخَيْرَ قَبْلَ الْمَوْتِ فَإِنَّ رِزْقَكَ لاَ يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الآيَة).

يَا بْنَ آدَمَ!! الدُّنْيَا مُرٌّ عَلى أَوْلِيَائِي لَكِنْ يُحِبُّونَ لِقَائِي وَ حُلْوٌ لِأَعْدَائِي وَ لَكِنْ يَكْرَهُونَ لِقَائِي.

يَا بْنَ آدَمَ!! المَوتُ نَازِلٌ بِكَ وَ إِنْ كَرِهْتَ وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ مَبْعُوثٌ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُومُ وَ مِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ إِدْبَارَ النُّجُومِ.

فرزند آدمؑ! تیری موت تیری امیدوں پر ہنس رہی ہے اور میرا فیصلہ تیری احتیاط پر ہنس رہا ہے۔ میری تقدیر تیری تدبیر پر خندہ زن ہے اور میری تقسیم تیری لالچ پر ہنس رہی ہے۔

تیرا رزق نپا تُلا، مشہور و معروف، مضمون اور خزانہ میں محفوظ ہے لہٰذا اپنے عمل خیر کے ذریعہ موت کا استقبال کرو قبل اس کے کہ وقت نکل جائے۔ تمھارا رزق کوئی دوسرا نہیں کھا سکتا ہے۔ میں نے زندگانی دنیا میں سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا ہے۔

فرزند آدمؑ! دنیا میرے دوستوں کے لئے تلخ ہے لیکن وہ میری ملاقات کے مشتاق ہیں اور میرے دشمنوں کے لئے شیریں ہے لیکن وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔

فرزند آدمؑ! موت بہرحال نازل ہونے والی ہے چاہے تمھیں ناپسند ہو۔ حکم خدا پر صبر کرو کہ ایک دن قبر سے بہرحال نکالا جائے گا۔ جب بستر سے اٹھو تو اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو اور رات کے وقت اور ستاروں کے غروب ہوتے وقت بھی تسبیح کرتے رہو۔

تینتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! تُرِيدُ وَ أُرِيدُ وَ لاَ يَكُونُ إِلَّا مَا أُرِيدُ فَمَنْ قَصَـدَنِي عَرَفَنِي وَ مَنْ عَرَفَنِي أَرَادَنِي وَ مَنْ أَرَادَنِي طَلَبَنِي وَ مَنْ طَلَبَنِي وَجَدَنِيوَ مَنْ وَجَدَنِي خَدَمَنِي وَ مَنْ خَدَمَنِي ذَكَرَنِي وَ مَنْ ذَكَرَنِي ذَكَرْتُهُ بِرَحْمَتِي.

يَابْنَ آدَمَ!! لا يَخْلُصُ عَمَلُكَ حَتَّى تَذُوقَ أَرْبَعَ مَوتَاتٍ: الْمَوتَ الْأَحمَرَ وَ الْمَوتَ الْأَصْفَرَ وَ الْمَوتُ الْأَسْوَدُ وَ الْمَوتَ الْأَبْيَضَ: أَلْموتُ الْأَحْمَرُ احتمالُ الْجَفَاءِ وَ كَفُّ الْأَذَى وَ الْمَوتُ الْأَصْفَرُ الْجُوعُ وَ الْإِعْسَارُ وَ الْمَوتُ الْأَسْوَدُ مُخَالِفَةُ النَّفْسِ وَ الْهَوَى فَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللَّهِ وَ الْمَوتُ الْأَبْيَضُ الْعُزْلَةُ.

فرزند آدمؑ**!** ایک تیرا ارادہ ہے، اور ایک میرا ارادہ ہے۔ مگر ہوتا وہی ہے جو میرا ارادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جس نے میری طرف رُخ کیا اس نے مجھے پہچان لیا۔ اور جس نے پہچان لیا اس نے میرا ارادہ کیا۔ اور جس نے میرا ارادہ کیا اس نے مجھے طلب کیا۔ اور جس نے مجھے طلب کیا اس نے مجھے پا لیا۔ اور جس نے مجھے پا لیا اس نے میری خدمت کی۔ اور جس نے میری خدمت کی اس نے مجھے یاد رکھا۔اور جس نے مجھے یاد رکھا میں نے اپنی رحمت سے اسے یاد رکھا۔

فرزند آدمؑ**!** تیرا عمل خالص نہیں ہو سکتا ہے جب تک چار موت کا مزہ نہ چکھ لے۔ سرخ موت، زرد موت، سیاہ موت اور سفید موت۔

سرخ موت کا مطلب ظلم کو برداشت کرنا اور لوگوں کو اذیت نہ دینا ہے۔ اور زرد موت کا مفہوم بھوک اور تنگدستی ہے۔ سیاہ موت نفس اور خواہشات کی مخالفت ہے کہ نفس کا اتباع راہ خدا سے بھٹکا دیتا ہے۔ اور سفید موت لوگوں سے کنارہ کشی ہے۔

چونتیسویں سورت

يَابْنَ آدَمَ!! مَلاَئِكَتِي يَتَعَاقَبُونَ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ لِيَكْتُبُوا عَلَيْكَ مَا تَقُولُ وَ تَفْعَلُ مِنْ قَلِيْلِكَ وَ كَثِيْرِكَ، فَالسَّـمَاءُ تَشْـهَدُ بِما رَأَتْ مِنْكَ الأَرْضُ تَشْـهَدُ عَلَيْكَ بِما عَمِلْتَ عَلى ظَهْرِهَا وَ الشَّـمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُومُ يشـــهَدْنَ عَلَيْكَ بِما تَقُولُ وَ تَفْعَلُ وَ أَنَا مُطَّلِعٌ عَلى مُخْفِيَّاتِ خَطَرَاتِ قلْبِكَ وَ لاَ تَغْفَلْ عَنْ نَفْسِـكَ فَإِنَّ لَكَ فِي الْمَوتِ شُـغْل شَـاغِل وَ عَنْ قَلِيْلٍ أَنْتَ احلٌ وَ كُلُّ مَا قَدَّمْتَهُ مِنَ الْخَيْرِ وَ الشَّـرِّ حاصِلٌ بِلاَ زِيَادَةٍ وَ نُقْصانٍ وَ تَسْتَوفِي غَداً مَا كُنْتَ فَاعِلاً.

يَا بْنَ آدَمَ!! إِنَّ الْحَلاَلَ لَيسَ يَأتِيكَ إِلَّا قَطْرَةً قَطْرَةً وَ الْحَرَامُ يَأتِيكَ كَالسَّيْلِ فَمَنْ صَفَا عيشُهُ صَفَا دِينُهُ.

فرزند آدمؑ! میرے فرشتے صبح و شام تیرے پاس آتے رہتے ہیں تا کہ تھوڑا بہت جو عمل بھی کرے اسے لکھ لیں۔ آسمان تیرے جن اعمال کو دیکھ رہا ہے ان کا وہ گواہ ہے اور زمین تیری جن حرکات کو دیکھ رہی ہے ان کی وہ گواہ ہے۔

آفتاب و ماہتاب بھی تیرے اقوال و افعال کے گواہ ہیں، اور میں تو تیرے دل کے اندر چھپے ہوئے اسرار کو بھی جانتا ہوں۔

خبردار اپنے نفس کی طرف سے غافل نہ ہو جانا کہ موت ہی مشغول کر لینے کیلئے بہت کافی ہے اور عنقریب تو اس دنیا سے جانے والا ہے۔ اور جو خیر و شر پہلے بھیج دیا ہے وہ سامنے آنے والا ہے، اس میں نہ کوئی کمی ہونے والی ہے اور نہ زیادتی۔ اور جس قدر کام کر رہا ہے سب مکمل طور سے ملنے والا ہے۔

فرزند آدمؑ! یاد رکھ کہ خیر تیرے پاس قطرہ قطرہ بن کر آتا ہے اور شر سیلاب کی طرح امنڈ پڑتا ہے لہٰذا جس کی زندگی صاف ہو گی اس کا دین بھی پاک اور صاف ہو گا۔

پینتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! لَا تَفْرَحْ بالْغِنَاءِ فَلَيْسَ بِمُخَلَّدٍ وَ لَا تَجْزَعْ مِنَ الفَقْرِ فليْس عَلَيْكَ حتماً، وَاجِباً وَ لَا تَقْنَطْ بِالْبَلَاءِ فَإِنَّ الذَّهَبَ يُجَرَّبُ بِالنَّارِ وَ الْمُؤْمِنُ يَجَرَّبُ بِالْبِلاءِ فَإِنَّ الغَنِيَّ عَزِيزٌ فِي الآخِرَةِ إِنَّ الآخِرَةِ أَبْقَى وَ أَبْهَى.

يَا بْنَ آدَمَ!! إذا رَأَيْتَ الضَّيْفَ عِنْدَك مَحْبُوساً أَكْثَرَ مِنْ تِسْعَةِ أَيَّامٍ فَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اَلْمَالُ مَالِي وَ أَنْتَ عَبْدِي وَ الضَّـيْفُ رَسُـولِي فَإِنْ مَنَعْتَ مَالِي مِنْ رَسُـولِي فَلَا تَطْمَعْ فِي جَنَّتِي وَ نِعْمَتِي، يَا بْنَ آدَمَ، اَلْمالُ مَالِي مِنْ رَسُولِي فَلاَ تَطْمَعْ فِي جَنَّتِي وَ نِعْمَتِي.

يَا بْنَ آدَمَ!! اَلْمَالُ مَالِي وَ الأَغْنياءُ وَ كُلَائِي وَ الْفُقَرَاءُ عِيَالِي فَمَنْ بَخِلَ عَلى عِيَالِي أُدْخِلْهُ النّارَ وَ لَا أُبَالِي.

يَا بْنَ آدَمَ!! ثَلاثَةٌ وَاجِبَاتٌ عَلَيْكَ زَكَاةُ مَالِكَ وَصِـلَةُ رَحِمِكَ وَ قِرَى ضَـيْفِكَ فَإذَا لَمْ تَفْعَلْ مَا أَوْجَبْتُهُ عَلَيْكَ فَإِنِّي أُجْزِعُكَ إِجْزَاعاً وَ أَجْعَلُكَ نَكَالاً لِلْعَالَمِينَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! إذا لَمْ تَرَ حَقَّ جَارِكَ كَما تَرَى حَقَّ عِيَالِكَ لَمْ أَنْظُرْ إِلَيْكَ وَ لَمْ أَقْبَلْ عَمَلَكَ وَ لَمْ أَسْـتَجِبْ دُعَاءَكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! لَا تَتَكَبَّرْ عَلى مِثْلِكَ فَإِنَّ أَوَّلَكَ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ مِنْ مَنِيٍّ مِنْ أَيِّ وَجْهٍ خَرَجْتَ مِنْ مَخْرَجِ الْبَوْلِ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ التَّرَائِبِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اذْكُرْ ذُلَّ مَوْقِفِكَ غداً بَيْنَ يَدَيَّ فَإِنِّي لَمْ أَغْفُلْ مِنْ سَرَائِرِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ إِنِّي عَلِيْمٌ بِذاتِ الصُّدُورِ.

فرزند آدمؑ! مالداری کا غرور نہ کر کہ یہ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ اور فقیری سے پریشان نہ ہو کہ یہ بھی حتمی اور لازمی نہیں ہے۔ آزمائش میں مایوس نہ ہو کہ سونا آگ ہی پر تپایا جاتا ہے اور مومن بلاؤں ہی سے آزمایا جاتا ہے۔

مالدار انسان دنیا میں صاحبِ عزت اور آخرت میں ذلیل ہوتا ہے، اور فقیر دنیا میں ذلیل اور آخرت میں صاحبِ عزت ہوتا ہے۔ آخرت ہمیشہ رہنے والی بھی ہے اور خوبصورت بھی ہے۔

فرزند آدمؑ! جب نو دس دن تک مہمانوں کا سلسلہ رُک جائے تو غضب پروردگار سے پناہ مانگ۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے اور تو میرا بندہ ہے اور مہمان میرا نمائندہ ہے۔ لہٰذا اگر تو نے میرے مال کو میرے نمائندہ سے روک لیا تو میری جنت و نعمت کی امید نہ رکھنا۔

فرزند آدمؑ! مال میرا مال ہے، اغنیاء میرے وکیل ہیں اور فقراء میرے عیال ہیں، لہٰذا جو میرے عیال سے بخل کرے گا میں اسے جہنم میں ڈھکیل دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! تجھ پر تین چیزیں واجب ہیں۔ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا، اپنے قرابتداروں سے اچھا سلوک کرنا اور مہمانوں کی خاطر کرنا۔

لہٰذا اگر تو نے ان واجبات کو ادا نہیں کیا تو میں تجھے سخت ترین رنج میں مبتلا کر دوں گا اور عالمین کے لئے عبرت بنا دوں گا۔

فرزند آدمؑ! اگر تو نے اپنی اولاد کی طرح اپنے ہمسایہ کا خیال نہ کیا تو میں تیری طرف رُخ بھی نہ کروں گا اور تیرے عمل کو قبول نہیں کروں گا۔ اور تیری دعا کو مستجاب نہیں کروں گا۔

فرزند آدمؑ! اپنے جیسے انسان پر غرور نہ کرنا کہ تیری ابتدا نجس نطفہ ہے اور یہ منی صلب اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے پیشاب کے مقام سے خارج ہوئی ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنی اس ذلت کو یاد کر جب کل روزِ قیامت میرے سامنے کھڑا ہو گا کہ میں تیرے باطن سے ایک لمحہ کے لئے غافل نہیں رہا ہوں اور میں سینہ کے رازوں سے بھی باخبر ہوں۔

چھتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! كُنْ سَخِيّاً فَإِنَّ السَّخَاءَ مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ وَ الْيَقِيْنُ مِنَ الْإِيْمانِ وَ الْإِيْمانُ مِنَ الْجَنَّةِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! إِيَّاكَ وَ الْبُخْلَ فَإِنَّ الْبُخْلَ مِنَ الكُفْرِ وَ الْكُفْر مِنَ النَّارِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اتَّقوا مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلومِينَ فَإِنَّهَا لَا يَحْجُبُها عَنِّي شَـــيءٌ وَ لَوْ لَا أَنِّي أُحِبُّ الصَّـــفْحَ وَ الْمَغْفِرَةَ لَمَا ابْتَلَيْتُ آدَمَ بِالذَّنْبِ ثُمَّ رَدَدْتُهُ إِلَى الْجَنَّةِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! لَوْ لَا أَنَّ العَفْوَ أَحَبُّ شَيءٍ عِنْدِي لَمَا ابتَلَيْتُ أَحَداً بِالذَّنْبِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! أَعْطَيْتُكَ الْإِيمانَ وَ الْمَعْرِفَةَ عَنْ غَيْرِ سُؤالٍ وَ تَضَرُّعٍ فَكَيْفَ أَبْخَلُ عَلَيْكَ بِالْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ مَعَ سُؤالِكَ وَ تَضَرُّعِكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! إِذَا اعْتَصَمَ لِي عَبْدٌ هَدَيْتُهُ وَ إِذا تَوَكَّلَ عَلَيَّ كَفَيْتُهُ وَ إِذَا تَوَكَّلَ عَلى غَيْرِي قَطَعْتُهُ أَسْبَابَ السَّمَواتِ وَ الْأَرْضِ.

يَا بْنَ آدَمَ!! لَا تَدَعْ صَلاَةَ الضُّحَى فَإِنَّ لِمُصَلِّيهَا يَدْعُو مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

يَا بْنَ آدَمَ!! ضَيَّعْتَ أَمْرِي وَ رَكِبْتَ مَعْصِيَتِي فَمَنِ الَّذِي يَمْنَعُكَ مِنْ عَذَابِي يَوْمَ القِيَامَةِ.

فرزند آدمؑ! سخاوت کر، کہ سخاوت حُسنِ یقین سے پیدا ہوتی ہے، اور یقین ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان جنت سے آتا ہے۔

فرزند آدمؑ! بخل سے پرہیز کر کہ بخل کفر سے آتا ہے اور کفر کی جگہ جہنم ہے۔

فرزند آدمؑ! مظلوم کی بد دعا سے ڈر کہ اسے میری بارگاہ تک آنے سے کوئی شے نہیں روک سکتی ہے۔

اگر میں معاف کرنے اور درگذر کرنے کو پسند نہ کرتا تو آدمؑ کو ترک اولیٰ میں مبتلا نہ ہونے دیتا اور اپنے جنت تک ہرگز واپس نہ کرتا۔

فرزند آدمؑ! اگر میری نگاہ میں معافی محبوب ترین شے نہ ہوتی تو میں کسی کو گناہ کے ذریعہ نہ آزماتا۔

فرزند آدمؑ! جب میں نے تجھے بغیر مانگے اور فریاد کئے، ایمان اور معرفت کی دولت دے دی ہے تو سوال اور فریاد کے بعد جنت اور مغفرت سے کس طرح بخل کر سکتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! جب کوئی بندہ میری حفاظت چاہتا ہے تو میں اسے ہدایت دے دیتا ہوں، اور جب مجھ پر بھروسہ کرتا ہے تو میں کافی ہو جاتا ہوں۔ اور جب میرے غیر پر بھروسہ کرتا ہے تو زمین و آسمان کے تمام اسباب کو کاٹ دیتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! نماز ضحیٰ کو ترک نہ کرنا کہ اس کے پڑھنے والے کے لئے وہ تمام چیزیں دعا کرتی ہیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

فرزند آدمؑ! تو نے میرے حکم کو برباد کر دیا اور میری نافرمانی کا مرتکب ہو گیا تو اب روز قیامت تجھے میرے عذاب سے کون بچا سکتا ہے۔

سینتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! أَحْسِنْ خُلْقَكَ مَعَ النَّاسِ حَتَّى أُحِبَّكَ وَ حَبَّبْتُكَ فِي قُلُوبِ الصَّالِحِينَ وَ غَفَرْتُ ذَنْبَكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! ضَعْ يَدَكَ عَلى رَأْسِكَ فَما تُحِبُّ لِنَفْسِكَ فَأَحْبِبْ لِلْمُسْلِمينَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! لَا تَحْزَنْ عَلى مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ لَا تَفْرَحْ بِما أُوتِيتَ مِنْهَا فَإِنَّ الدُّنْيَا اليَوْمَ لَكَ وَ غَداً لِغَيْرِكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اطْلُبِ الْآخِرَةَ وَدَعِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ ذَرَّةً مِنَ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا.

يَا بْنَ آدَمَ!! أَنْتَ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةُ فِي طَلَبِكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! تَهَيَّأ لِلْمَوتِ قَبْلَ وَرُودِكَ وَ لَوْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا لِأَحَدٍ مِنْ عِبَادِي لَتَرَكْتُهَا لِلأَنْبِيَاء حَتَّى يَدْعُوا عِبَادِي إِلَى طَاعَتِي.

يَا بْنَ آدَمَ!! كَمْ مِنْ غَنِيّ قَدْ جَعَلَهُ الْمَوْتُ فَقِيراً، وَ كَمْ مِنْ ضَاحِكٍ قَدْ صَارَ بَاكِياً بِالْمَوْتِ؟ وَ كَمْ مِنْ عَبْدٍ بَسَطْتُ لَهُ الدُّنْيَا فَطَغَىٰ وَ تَرَكَ طَاعَتِي حَتَّى مَاتَ عَلَيْهِ وَ دَخَلَ النَّارَ؟ وَ كَمْ مِنْ عَبْدٍ قَتَرْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَصَبَرَ وَ مَاتَ وَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟

فرزند آدمؑ! لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کو درست کر، تا کہ میں بھی تجھ سے محبت کروں اور اپنے نیک بندوں کا بھی محبوب بنا دوں اور تیرے گناہ بھی معاف کر دوں۔

فرزند آدمؑ! اپنے ہاتھ کو اپنے سر پر رکھ کے انصاف کر اور جو اپنے لئے چاہتا ہے اسے دیگر مسلمانوں کے لئے بھی پسند کر۔

فرزند آدمؑ! جو دنیا ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا، اور جو ہاتھ آ جائے اس پر اکڑ نہ جانا کہ یہ دنیا آج تیرے لئے ہے کل تیرے غیر کے لئے ہو گی۔

فرزند آدمؑ! آخرت کو طلب کر اور دنیا کو ترک کر دے کہ آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

فرزند آدمؑ! تو دنیا کو ڈھونڈھ رہا ہے اور آخرت تجھے تلاش کر رہی ہے۔ موت کے لئے وقت آنے سے پہلے تیاری کر لے۔ اگر میں دنیا کو کسی کے لئے بھی چھوڑ سکتا تو انبیاء کے لئے چھوڑ دیتا تاکہ میرے بندوں کو میری اطاعت کی دعوت دیں۔

فرزند آدمؑ! کتنے مالدار ہیں جنھیں موت نے فقیر بنا دیا ہے، اور کتنے ہنسنے والے ہیں جنھیں موت نے رُلا دیا ہے اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے میں نے دنیا کا دامن پھیلا دیا تو سرکش ہو گئے، اور میری اطاعت کو ترک کر دیا اور اسی حال میں مرکر جہنم واصل ہو گئے۔ اور کتنے بندے ہیں جن کے لئے دنیا کو ترک کر دیا تو انھوں نے صبر کیا اور جنت میں داخل ہو گئے۔

اڑتیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! إِذا أَصْبَحْتَ بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ لَا تَدْرِي أَيَّهُمَا أَعْظَمُ عِنْدَكَ ذُنُوبُكَ الْمَسْتُورَةُ عَنِ النَّاسِ أَوِ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ مِنَ النَّاسِ وَ لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا أَعْلَمُ مِنْكَ مَا سَلَّمَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِي وَ أَخْلِصْ عَمَلَكَ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ فَإِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ لِرَبِّ جَلِيْلٍ مَأمُورٌ لِأَمْرِهِ وَ تَزَوَّدْ فَإِنَّكَ مُسَافِرٌ وَ لَا بُدَّ مِنَ الزَّادِ لِكُلِّ مُسَافِرٍ.

يَا بْنَ آدَمَ!! خَزَائِنِي لا تَنْفَدُ أَبَداً وَ يَمِيْنِي مَبْسُوطَةٌ بِالْعَطَايَا أَبَداً وَ بِقَدْرِ مَا تُنْفِقُ أُنْفِقُ عَلَيْكَ وَ بِقَدْرِ مَا تُمْسِكُ أُمْسِكُ عَلَيْكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! خَوْفُ الْفَقْرِ سُوءُ الظَّنَّ بِاللَّهِ تَعَالَى وَ مِنْ قِلَّةِ الْيَقِيْنِ تَبْخَلُ عَلى الْمَسَاكِيْنِ.

يَابْنَ آدَمَ!! مَنْ أَهَمَّ لِلرِّزْقِ فَقَدْ شَكَّ فِي كِتَابِي وَ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْ أَنْبِيائِي فَقَدْ جَحَدَ رُبُوبِيَّتِي وَ مَنْ جَحَدَ رُبُوبِيَّتِي أَكْبَبْتُهُ فِي النَّارِ عَلى وَجْهِهِ.

فرزند آدمؑ! تیری صبح دو عظیم نعمتوں کے درمیان ہوتی ہے اور تجھے خبر نہیں ہوتی کہ دونوں میں کون سی نعمت عظیم تر ہے۔ وہ گناہ جو لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہیں، یا وہ تعریف جو لوگوں کی زبان پر ہے۔ یاد رکھ تیرے جن گناہوں کا مجھے علم ہے، اگر لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو کوئی تجھے سلام بھی نہ کرے۔

اپنے عمل کو دکھانے اور سُنانے کے جذبہ سے پاک بنا لے کہ تو رب جلیل کے سامنے ایک بندہ ذلیل ہے اور اس کے احکام پر مامور ہے۔ زاد راہ فراہم کر لے کہ تو مسافر ہے اور مسافر کے لئے زاد راہ ضروری ہے۔

فرزند آدمؑ! میرے خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں اور میرے ہاتھ، کرم کے لئے ہمیشہ کھلے ہوئے ہیں۔ تو جس قدر خرچ کرتا ہے میں بھی تجھ پر خرچ کرتا ہوں اور جس قدر روک لیتا ہے میں بھی اپنی عطا کو روک لیتا ہوں۔

فرزند آدمؑ! فقیری کا خوف اللہ کے ساتھ بدگمانی ہے اور تو اپنے یقین کی کمی کی بنا پر مسکینوں پر بخل کرتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جو روزی کے پیچھے پڑ گیا اس نے میری کتاب میں شک کیا اور جس نے میرے انبیاء کی تصدیق نہیں کی اس نے میری خدائی کا انکار کر دیا۔ اور جس نے میری خدائی کا انکار کرد یا میں اسے منہ کے بھل جہنم میں ڈال دوں گا۔

انتالیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! اجْعَلْ قَلبَكَ مُوَافِقاً لِلِسَانكَ وَ لِسَانَكَ مُوَافِقاً لِعَمَلِكَ وَ عَمَلَكَ خَالِصاً مِنْ غَيْرِي فَإِنِّي غَيُورٌ لَا أَقْبَلُ إِلَّا خَالِصاً فَإِنَّ قَلْبَ الْمُنَافِقِ مُخَالِفٌ لِلِسَانِهِ وَ لِسَانُهُ لِعَمَلِهِ وَ عَمَلُهُ لِغَيْرِ اللَّهِ.

يَا بْنَ آدَمَ! مَا تَكَلَّمْتَ بِكَلِمَةٍ وَ لَا نَظَرْتَ بِنَظْرَةٍ وَ لَا خَطَوْتَ بِخَطْوَةٍ إِلَّا وَ مَعَكَ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! مَا خَلَقْتُكُمْ لِتَجْمَعُوا الدُّنْيَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ بَلْ خَلَقْتُكُمْ لِتَعْبُدُونِي عِبَادَةَ الْأَذِلَّاءِ طَوِيْلاً وَ شَكْرُوُنِي جَزِيْلاً وَ تُسَبِّحُونِي بُكْرَةً وَ أَصِيْلاً فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَ الْحَرِيْصُ مَحْرُومٌ وَ الْبَخِيْلُ مَذْمُومٌ وَ الْحَاسِدُ مَغْمُومٌ وَ النَّاقِدُ حَيٌّ قَيُّومٌ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اخْدِمْنِي فَإِنِّي أُحِبُّ مَنْ يَخْدِمُنِي فَإِنَّكَ عَبْدٌ ذَلِيْلٌ عَاجِزٌ وَ أَنَا رَبٌّ جَلِيلٌ قَوِيٌّ لَوْ أَنَّ إِخْوَتَكَ وَجَدُوا رِيْحَ ذُنُوبِكَ لَمَا جَالَسُوكَ فَذُنُوبُكَ كُلَّ يَوْمٍ فِي الزِّيَادَةِ وَ عُمْرُكَ فِي النُّقصَانِ وَ لَا تَهْدِمْ عُمْرَكَ فِي البَاطِلِ وَ الْغَفْلَةِ فَإِنْ أَرَدْتَ الْمَزِيدَ فَاصْحَبْ أَرْبَابَ الْقُلُوبِ وَ احْذَرْ مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا وَ خَالِطِ الْمَسَاكِيْنَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! مَنِ انْكَسَرَ مَرْكَبُهُ وَ عَادَ عَلى لَوْحٍ مِنَ الْخَشَبِ فِي وَسَطِ الْبَحْرِ مَا يَكُونُ بِأَعْظَمَ مُصِيبَةً مِنْكَ لِأَنَّكَ مِنْ ذُنُوبِكَ عَلى يَقِيْنٍ.

يَا بْنَ آدَمَ!! إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ وَ بِسَتْرٍ عَلى ذُنُوبِكَ وَ أَنْتَ تَتَبَغَّضُ إِلَيَّ بِالْمَعاصِي وَ عِمارَتِكَ الدُّنْيَا وَ خَرَابِكَ الْآخِرَةَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! إِذا لَمْ تُجَالِسِ الْمفْلِحِيْنَ وَ الصَّالِحِينَ فَمَتَى تَفْلَحُ يَا مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ اسْمَعْ مَا أَقُولُ إِنَّهُ مَا آمَنَ بِاللَّهِ عَبْدٌ حَتَّى يَأمَنَ النَّاسُ مِنْ شَرِّهِ يَعْنِي يَأْمَنَ مِنْ ظُلْمِهِ وَ كَيْدِهِ وَ مَكْرِهِ وَ نَمِيْمَتِهِ وَ غِيْبَتِهِ وَ

بَغْيِهِ وَ حَسَدِهِ وَ مَضَرَّتِهِ وَ سِرِّهِ وَ عَلَانِيَتِهِ وَ قُلْ يَا مُوسَى لِلظَّلَمَةِ لَا تَذْكُرُونِي فَإِنِّي لَا أَذْكُرُهُمْ فَإِنَّ ذِكْرِي لَهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ.

فرزند آدمؑ! اپنے دل کو زبان سے ہم آہنگ بنا لے اور اپنی زبان کو اپنے عمل کے مطابق کر لے۔ اپنے عمل کو میرے لئے خالص کر لے کہ میں غیرت دار ہوں اور غیر خالص کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

یاد رکھ، منافق کا دل اس کی زبان سے الگ ہوتا ہے اور اس کی زبان اس کے عمل سے الگ ہوتی ہے اور اس کا عمل غیر خدا کے لئے ہوتا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب بھی تیری زبان سے کوئی لفظ نکلتا ہے یا تو نظر اٹھا کر کسی چیز کو دیکھتا ہے یا ایک قدم چلتا ہے تو تیرے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو تیرے عمل کو تیرے حق میں یا تیرے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔

اولاد آدمؑ! ہم نے تمھیں اس لئے نہیں پیدا کیا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے دنیا جمع کرو بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ بندہ ذلیل کی طرح طویل عبادت کرو اور میری نعمتوں کا کثیر شکریہ ادا کرو اور صبح و شام میری تسبیح کرتے رہو۔

یاد رکھو رزق مقدر ہو چکا ہے۔ حریص محروم رہنے والا ہے اور بخیل قابلِ مذمت ہے اور حاسد کے مقدر میں صرف رنج و غم ہے اور پرکھنے والا پروردگار، زندہ اور قیّوم ہے۔

فرزند آدمؑ! میری خدمت کر کہ میں خدمت گذار کو دوست رکھتا ہوں۔ تو میرا بندہ ذلیل و عاجز ہے اور میں تیرا خدائے جلیل و قادر ہوں۔ اگر تیرے بھائیوں کو تیرے گناہوں کی ہوا بھی لگ جائے تو تیرے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دیں گے۔ تیرے گناہ روزانہ بڑھ رہے ہیں اور تیری عمر روزانہ گھٹ رہی ہے۔ خبردار! اپنی عمر کو باطل اور غفلت میں برباد نہ کر دے بلکہ اگر زیادہ زندگی چاہتا ہے تو ارباب دل کی صحبت اختیار کر اور فرزندانِ دنیا سے پرہیز کر کے مساکین کا ساتھ دے۔

فرزند آدمؑ! جس دریائی مسافر کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ ایک تختہ کے سہارے پر باقی رہ جائے اس کی مصیبت بھی تجھ سے زیادہ عظیم نہیں ہے کہ تیرے گناہ یقینی ہیں۔

فرزند آدمؑ! میں تجھے عافیت دے کر اور تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کر کے تجھ سے قریب ہوتا ہوں اور تو گناہ کر کے اور آخرت کو برباد کر کے اور دنیا کو آباد کر کے مجھ سے دور ہو رہا ہے۔

فرزند آدمؑ! جب تو کامیاب اور نیک بندوں کے ساتھ نہ رہے گا تو کامیاب کس طرح ہو سکتا ہے۔

اے موسیٰ بن عمران! میری بات سنو کہ کوئی بندہ صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا ہے، جب تک لوگ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جائیں-یعنی اس کے ظلم، کید و مکر، چغل خوری، غیبت، بغاوت، حسد، نقصان اور ظاہر و باطن سے محفوظ نہ ہو جائیں۔

موسیٰ! ظالموں سے کہہ دو کہ میرا ذکر نہ کریں کہ میں ان کا ذکر نہیں کرتا ہوں اور میرا ذکر ان کے حق میں صرف یہ ہے کہ ان پر لعنت کرتا رہوں، اس کے بعد جس کا جی چاہے ایمان اختیار کرے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے۔

چالیسویں سورت

يَا بْنَ آدَمَ!! لَا تَعْصِنِي وَ لَا تَسْأَلِ الْمَغْفِرَةَ.

يَا بْنَ آدَمَ!! تَضَـرَّعْ لِعِبَادَتِي، وَ إِلَّا أَمْلَأُ قَلْبَكَ فَقْراً وَ يَدَيْكَ سَـعْياً وَ بَدَنَكَ تَعَباً وَ صَـدْرَكَ هَمّاً وَ لَا أُجِيْبُ دُعَاءَكَ وَ أَجْعَلُ دُنْيَاكَ عُسْرَةً وَ رِزْقَكَ قَلِيلاً.

يَا بْنَ آدَمَ!! أَنَا رَاضٍ بِصَلَوَاتِكَ يَوْماً فَيَوْماً فَارْضَ عَنِّي بِقُوتِكَ يَوْماً فَيَوْماً.

يَا بْنَ آدَمَ!! مَهْلاً فَإِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُومٌ وَ الْحَرِيصُ مَحْرُومٌ وَ الْحَاسِدُ مَذْمُومٌ وَ النِّعْمَةُ لَا تَدُومُ.

يَا بْنَ آدَمَ!! اسْتَحْكِمْ سَفِيْنَةً فَإِنَّ الْبَحْرَ عَمِيقٌ وَ أَكْثِرْ مِنَ الزَّادِ فَإِنَّ العَقَبَةَ كَؤُودٌ كَؤُودٌ.

يَا مُوسَى!! إِنَّ العَبْدَ يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَنْدَمُ عَلى مَا سَلَفَ مِنَ الذُنوبِ وَ الْخَطَايَا وَ يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ عَملاً صَالِحاً، رَبَّنَا أَبْصِرْنَا فَأَرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحاً، إِنَّا مُوقِنُونَ فَوَعِزَّتِي وَ جَلَالِي! لَا أَرُدُّ أَحداً أَبداً.

يَا مُوسَى!! مَنْ سَرَّنِي وَ اتَّقَى مِنِّي أَعْطَيْتُهُ الْجَنَّةَ.

يَا مُوسَـــى!! الدُّنْيَا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَ تَفَاخُرٌ وَ لَيْسَ لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا إِلَّا العِبَادَةُ وَ الْهَمُّ وَ الغَمُّ، وَ فِي الْاخِرَةِ الْجَنَّةُ.

يَا مُوسَى!! القِيَامَةُ يَوْمٌ شَدِيدٌ لَا يُغْنِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ شَيْئاً وَ لَا مَوْلُودٌ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئاً، كَمْ مِنْ فَقِيْرٍ تَرَكَ نَقْدَهُ فِي الدُّنْيَا وَ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْآخِرَةِ مَسْرُوراً وَ مَشْكُوراً، وَ كَمْ مِنْ غَنِيّ قَدْ تَرَكَ مَالَهُ فِي الدُّنْيَا وَ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْآخِرَةِ وَ هُوَ فَقِيرٌ وَحِيْدٌ مِنْ مَالِهِ وَ نَادِمٌ عَلى عَمَلِهِ وَ جَمَعَ مَالَهُ لِوَارِثِهِ وَ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ القِيَامَةِ زِدْنَاهُمْ عَذَاباً فَوْقَ العَذَابِ بِما كانُوا يَكْسِبُونَ.

فرزند آدمؑ! نہ میری نافرمانی کر اور نہ مجھ سے بخشش کا سوال کر۔

فرزند آدمؑ! خضوع و خشوع کے ساتھ میری عبادت کر ورنہ میں تیرے دل کو فقیری سے، تیرے ہاتھوں کو سعی پیہم سے، تیرے بدن کو رنج و تعب سے اور تیرے سینہ کو ہم و غم سے بھر دوں گا اور پھر تیری دعا کو بھی قبول نہیں کروں گا اور تیری دنیا کو تنگ کر دوں گا اور تیرے رزق کو کم کر دوں گا۔

فرزند آدمؑ! میں تیری روزانہ کی نماز سے راضی ہوں تو تو میرے روزانہ کے رزق سے راضی ہو جا۔

فرزند آدمؑ! ذرا ٹھہر جا کہ تیرا رزق طے شدہ ہے اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور حاسد قابل مذمت ہوتا ہے اور کوئی نعمت ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔

فرزند آدمؑ! اپنی کشتی کو مستحکم بنا لے کہ سمندر بہت گہرا ہے اور اپنے زاد راہ کو زیادہ کر لے کہ گھاٹیاں بڑی دشوار گذار ہیں۔

موسیٰؑ! بندہ دنیا میں عمل کرتا ہے، اور جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو اپنے گناہوں اور غلطیوں پر شرمندہ ہو کر واپسی کا تقاضا کرتا ہے اور کہتا ہے خدایا! ہمیں بصیرت عطا فرما اور دوبارہ واپس کر دے تا کہ ہم نیک عمل کریں اور ہم آخرت کا یقین رکھنے والے ہیں۔

میری عزت و جلال کی قسم کہ میں کسی کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرتا۔

موسیٰؑ! جو تجھے خوش کرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا، میں اسے جنت دے دوں گا۔

موسیٰؑ! یہ دنیا کھیل تماشہ، لہو و لعب، زینت اور باہمی مفاخرت کا ذریعہ ہے۔ مومن کے لئے اس دنیا میں عبادت اور ہم و غم کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور آخرت میں جنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

موسیٰؑ! قیامت کا دن بہت سخت ہے، جس دن نہ باپ بیٹے کے کام آنے والا ہے اور نہ بیٹا باپ کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

کتنے ہی ایسے فقیر ہیں جو دنیا میں اپنی محتاجی کو چھوڑ گئے اور آخرت کی طرف مشکور و مسرور ہو کر چلے گئے۔ اور کتنے ہی ایسے مالدار ہیں جنھوں نے اپنے مال کو دنیا میں چھوڑ دیا اور آخرت کی طرف فقیر اور تنہا ہو کر چلے گئے جہاں اپنے مال اور اعمال پر شرمندگی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مال کو ورثہ کے لئے چھوڑ گئے اور روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہو گئے جہاں ہم نے ان کے اعمال کی بنا پر ان کے عذاب میں مسلسل اضافہ کر دیا۔!

والسّلام علیٰ من اتبع الھدیٰ